امیر تیمور

۱۲۹۶ھ

۵۵۲

مطبع محمل

سید سعید احمد

١٢٩٧

تالیف سید احمد اسعد خلف الصدق مولوی سید احمد علی صاحب

بمطبع محمدی بمبئی باهتمام ملک غلام علی البخاری طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد وثنا اوس خداوند ارض وسما کو سزاوار ہی جس کا کوئی ہمسر
و شریک نہین اور ظاہر و باطن سائر ممکنات پر اوس کو احاطہ و
اختیار ہی اوسنی اپنی تمام مخلوقات مین انسان کو انفس و اکرم بنایا
اور فرمان عطائی منصب کرامت کو توقیع وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ آدَمَ
سی مسجل فرمایا پھر بنی آدم مین شرافت نسب اور کرامت حسب سی
ایک کو دوسرے پر فضیلت بخشی اور اونکی پیکر وجود کو زیور جوہر

دی اور مولف حقیر کو کہ سعید احمد اسعد ابن مولوی سید احمد علی
حسینی الحسنی البخاری قدیمی نمک پروردہ اس سرکار عظمت مدار
کا ہی اسی فیاض کی فیض وانعام سی بہرہ مند وکامیاب رکھی

باب اول ابتدای کتاب مین مع ذکر نسب نامہ امیر شجاعت تخمیر اور بیان مختصر فروع واصول قوم افغان حضرت ابو البشر آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام تک

چونکہ طلوع ولموع اس اختر اقبال اور نیر اجلال کا برج افغانی اور
اوج خانی سی ہی اسواسطی ضرور ہوا کہ پہلی تقریر حالات اور تحریر
واقعات امیر مبارک تقدیر سی کچھ ذکر حسب ونسب فرقہ افغان
کیا جای اور سبب تقرر لقب پٹھان وخان لکھا جای سو خلاصہ
ان باتون کا تواریخ سابقہ مثل مخزن افغانی وغیرہ سی جو مشتمل اوپر
احوال طبقات افغانان لودہی اور سوری کی ہی کہ پہلی سلطنت
ہندوستان انہی خاندان مین تہی یون معلوم ومفہوم ہوا کہ سلسلہ انساب

اقوام افغان کا آخرین بادشاہ ظل اللہ قاتل جالوت ملک طالوت
پر منتہی ہوتا ہی اور یہہ ایک بڑا بادشاہ تھا قوم بنی اسرائیل کا موصوف
بصفات پسندیدہ و اخلاق سنجیدہ چنانچہ ذکر خیر اوس کا قرآن
منزل من الرحمن مین موجود ہی قال اللہ تبارک و تعالی
وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا قَالُوا
أَنَّى يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ
سَعَةً مِنَ الْمَالِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً
فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ وَاللَّهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ
عَلِيمٌ ۝ ترجمہ اور کہا اون بنی اسرائیل سی اونکی نبی نی کہ تحقیق
اللہ تعالی نی بہیجا ہی واسطی تمہاری طالوت کو بادشاہ جواب دیا
بنی اسرائیل نی کہ کیونکر ہوگا واسطی اوسکی ملک ہمپر اور حالانکہ ہم
مستحق تر ہین واسطی ملک کی بہ نسبت اوسکی او نہین دیگئی اوس
طالوت کو فراخی مال سی تو کہا اوس نبی نی تحقیق اللہ تعالی نی برگزین

کیا ہے اوسکو تم سب پر اور زیادہ کی ہے فراخی علم اور جسم مین
یعنے بادشاہ ہونے کے واسطے دانش اور تنومندی چاہیے یہہ
دونون باتین اوسمین موجود ہین اور اللہ تعالے دیتا ہے ملک اپنا جسکو
چاہتا ہے اور اللہ تعالے واسع اور علیم ہے * اور اوس بادشاہ
طالوت کے دو بیٹے تھے ایک کا نام برخیا اور دوسرے کا
ارمیا جب حضرت نبی داود علے نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام بعد
طالوت کے بادشاہ بنی اسرائیل کے ہوے تو آپنے اوسکے
ان دونون لڑکون کی خوب تربیت فرماکے بڑے بڑے مرتبے
اون کو عنایت کیے بعد حضرت داود علیہ السلام کے جب
نوبت قہرمانی سلطنت لاثانی حضرت نبی سلیمان علے نبینا
وعلیہ الصلوۃ والسلام کی پہونچی ان کے عہد سعادت مہد مین
ارمیا کے ایک لڑکا ہوا اوسکا افغنہ نام رکھا گیا اور برخیا
کے بھی لڑکا ہوا اوسنے آصف نام پایا حضرت سلیمان علیہ السلام

سے نے اس آصف بن برخیا کو کہ بڑا عالم اور قابل ہو گیا تھا
اپنا وزیر اعظم بنایا تخت ملکہ بلقیس اسی نے اپنے زور
عمل و علم سے انکھہ مارنے مین شہر سبا سے منگوا دیا تھا اور
افغنہ بن ارمیا کو اپنا سپہ سالار مقرر فرمایا سب پٹھان اولاد
اسی افغنہ بن ارمیا کی ہین پس قوم افغان جماعت بنی اسرائیل
سے ہے اول انکی بود و باش ملک شام مین تہی بخت نصر
بادشاہ یہود سے لڑائی مین شکست پاکر اور اوسکے
ظلم و تعدی سے تنگ آکر جلائے وطن اختیار کی اور
سکونت شام سے دست بردار ہوکر وسعت آباد عالم مین
منتشر ہوے ایک جماعت اونمین کی زمین خراسان مین آئی
اور اطراف غور کے پہاڑونمین کہ مقام سخت و استوار اور دشوار گذار
تہا رہنا اختیار کیا زمانہ خلافت عالیہ جناب خلیفہ سوم امیر المومنین
حضرت ذی النورین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالے عنہ

مین کہ شوکت دین محمدی علی صاحبہ الصلوۃ والسلام نے اطراف
عالم کو زیر و زبر کیا اور طنطنۂ کوس اسلام گوش زد ہر نزدیک و دور
ہوا امیر لشکر مسلین نے جو واسطے فتح ملک خراسان کے
آیا تہا ان پٹہانون کے امیر کو جو اوس وقت مین سردار تہا
عنایت نامۂ تقدس ختامہ متضمن دعوت اسلام رقم کیا اوسنے
بمقتضاے فراست مستقیم و فطرت سلیم دین و اسلام قبول
کیا نام نامی اوس امیر کا قیس تہا بعد اسلام کے عبد الرشید
اوس کا لقب ہوا اسواسطے اوسکو قیس عبد الرشید بن عیص کہتے
ہین اور خطاب پٹہان کا اس قوم کو اوسکے سردار کے سبب سے
ملا ہے جیسا کہ آئندہ بیان ہوگا اور سلسلہ نسب اس قیس کا
چہتیس ۳۶ واسطے سے بادشاہ طالوت تک پہونچتا ہے اور
چہیالیس ۴۶ واسطے سے حضرت خلیل اللہ ابراہیم علی نبینا
وعلیہ الصلوۃ والسلام تک اور پینسٹہ ۶۵ واسطے سے حضرت

آدم ابوالبشر علیہ الصلوٰۃ والسلام تک اور بیان و شجرہ نسب قیس

عبدالرشید کہ بخطاب پٹھان مشہور ہوئے اس طرح سے ہے قیس ابن
عیص (۱) ابن سلول (۲) ابن عتبہ (۳) ابن نعیم (۴) ابن مرہ (۵) ابن خنشد (۶) ابن سکند (۷)
ابن زمان (۸) ابن یمین (۹) ابن بہلول (۱۰) ابن سلیم (۱۱) ابن صلاح (۱۲) ابن قارود (۱۳)
ابن اشم (۱۴) ابن بہلول (۱۵) ابن کرم (۱۶) ابن جمال (۱۷) ابن حدیقہ (۱۸) ابن مہیال (۱۹)
ابن قیس (۲۰) ابن عیلم (۲۱) ابن شموئیل (۲۲) ابن ہارون (۲۳) ابن قمرود (۲۴)
ابن ابی (۲۵) ابن صہلب (۲۶) ابن طلل (۲۷) ابن لوئے (۲۸) ابن عاملی (۲۹) ابن
تارخ (۳۰) ابن ارزنج (۳۱) ابن مندول (۳۲) ابن سلیم (۳۳) ابن افغنہ (۳۴) ابن ارمیا (۳۵)
ابن شاؤل الملقب بطالوت (۳۶) ابن قیس (۳۷) ابن اسال (۳۸) ابن صوا (۳۹)
ابن لحوب (۴۰) ابن افح (۴۱) ابن ارشیل (۴۲) ابن بنیامین (۴۳) ابن یعقوب (۴۴)
علیہ السلام ابن اسحق (۴۵) علیہ السلام ابن حضرت ابراہیم (۴۶) علیہ السلام
ابن تارخ (۴۷) مشہور بہ آذر ابن ناخور (۴۸) ابن سروغ (۴۹) ابن رعو (۵۰) ابن
فالغ (۵۱) ابن ہود (۵۲) علیہ السلام ابن شالح (۵۳) ابن ارفخشد (۵۴) ابن سام (۵۵)

ابن نوح[56] علیہ السلام ابن لمک[57] ابن متوشلخ[58] ابن ادریس[59] علیہ
السلام ابن یرد[60] ابن مہلائیل[61] ابن قینان[62] ابن انوش[63]
ابن شیث[64] علیہ السلام ابن آدم[65] علیہ السلام انتہی از نسب نامہ
نواب وزیر الدولہ بہادر مرحوم بعض تواریخ مین مذکور ہے کہ قیس
عبد الرشید آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے عہد
سعادت مہد مین آرزوے حصول دولت قدمبوس سرور
عالم مین بیقرار ہوکر مع جماعت رفقا طرف مدینہ منورہ کے
گیا اور وہان پہلے حضرت خالد ابن ولید رضی اللہ عنہ سے
ملکر موافق اون کی صلاح کے محفل قدس منزل آنحضرت
مین پہونچا اور شرف اسلام سے مشرف ہوا اور جناب
سرور عالم نے اس قیس کو طرح طرح کی دلجوئی اور عنایت سے
ممتاز و مفتخر فرمایا اور نام اوس کا اور اوسکے سب رفیقونکا
دریافت کرکے فرمایا کہ قیس نام زبان عبرانی کا ہے اوہم

عرب مین تمہارا نام ہمنے عبدالرشید رکہا اور ارشاد کیا کہ تم اولاد
ملک طالوت سے ہو اور خداوند کریم سنے اوس کو قرآن شریف مین
بخطاب ملک مخاطب فرمایا ہے پس مناسب یہہ ہے کہ لوگ تمکو
بہی ملک کہا کرین اور جب سرور کائنات نے علیہ السلام والصلوٰۃ
مدینہ منورہ سے واسطے تسخیر مکہ کے عزم بالجزم فرمایا تو اس
سفر مین قیس کو مع اوسکے ہمراہیون کے خالد رضی اللہ تعالے
عنہ کے ہمراہ متعین کیا اور فتح مکہ کے دن قیس کے ہاتہہ سے کارہاے
نمایان دلیری اور مردانگی کے ساتہہ سرزد ہوئے چنانچہ کہتے ہین
کہ ستر کفار قریش اوس روز قیس کے ہاتہہ سے مارے گئے
انحضرت کی زبان گوہر فشان سے بعد سُنّے اس بہادری
وجان فشانی قیس کے ارشاد ہوا کہ اس شخص کی نسل سے ایک
بڑی قوم دلاور خداوند کریم دنیا مین پیدا کریگا اور وہ بدل
دین اسلام کی مددگاری مین کوشش اور جان نثاری کرینگے

اور ارشاد فرمایا کہ مجکو حضرت جبریل علیہ السلام نے اطلاع دی
ہے کہ استحکام اس قوم کا مانند اوس بڑی لکڑی کے کشتی
ہے کہ دو طرف سے اوسپر اور لکڑیان جڑی جاتی ہین پس جیسے
وہ بڑی لکڑی اصل کشتی کی ہے اسیطرح یہہ لوگ اصل اور قوت
اسلام اور مسلمانون کے ہونگے پہر اوس قیس عبد الرشید کو
خطاب پٹھان کا عنایت کیا بنا بر مشابہت ساتھ اصل کشتی کے
کہ اوسکو پٹھان کہتے ہین سو بہ برکت ایسے ارشادات عطوفت
سمات کے اس قوم مین بہت درویش اور زاہد اور اولیا صاحب حال
وجود مین آئے پہر اوس قیس کو جناب سعادت مآب سے حضرت
سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بعد سکہا دینے احکام شریعت
مصطفویہ کے رخصت فرمایا کہ اپنے اوسی وطن کوہستان مین
جاکر اور لوگون کو دعوت اسلام کرے چنانچہ بہت کفار اوس
نواح کے بباعث قیس زمرۂ اہل اسلام مین داخل ہوئے بعد چند

روز کہ ابن قیس ملقب پٹہان نے بقضاے الہی سنہ ہجری
مین جہان فانی سے طرف عالم جاودانی کے کوچ کیا اور وہ
ستاسی برس دنیا مین زندہ رہے مؤلف حقیر کہتا ہے کہ اگرچہ
یہہ قصہ آیات واحادیث سے ثابت کیا بلکہ مستنبط اور ملتقط بہی نہین
کہ معتبر ہو لیکن بعضی تواریخ مین تہا اسوجہہ سے نقل کیا گیا اور ایسے
اکثر قصے کتب تاریخ مین مرقوم ہین کہ وہ احادیث واخبار سے
ثابت نہین جیسے قصہ بہیجنے پیراہن شریف کا طرف حضرت اویس
قرنی کے اور امانت رکہنا آنحضرت صلعم کا شانہ مبارک اپنا
پاس ایک صحابی ابوالرضا نامی کے کہ اوسکو شہر غزنی مین شیخ
علی لالا کو سپرد کرین وغیرہ ذالک واللہ تعالی اعلم ہذا ما نقلنا من کتاب
امیر نامہ فارسی مطابقاً لبیان حیوۃ افغانی ومخزن افغانی القصہ
نسل ابن قیس کی روز بروز بڑہتی گئی اور قیس کے تین بیٹے تہے
ایک کا نام سٹربن[1] دوسرے کا غورغشت[2] تیسرے کا بیٹن[3] اور ہر ایک ان

تینون سے صاحب اولاد ہوا پہر سربن کے دو لڑکے ہوئے
شرخبون اور خرشبون ثانی کے تین فرزند تہے کند جمند یا احمد
کانسی یا کاشی اول کے دو بیٹے تہے خور اور خشی یا شنحی یا
شیخا ثانی کے چار لڑکے ہوئے ترکلانی کلیانی باج عمرو یوسف زئی
ثالث کے ایک لڑکا ہوا منڈر یا مندر اوسنے اپنے چچا کی بیٹی
یعنی دختر یوسف زئی سے نکاح کیا اسی سبب سے اوسکی اولاد
کو بہی یوسف زئی کہتے ہین رابع کے دو لڑکے ہوئے اوسنے
ایک کا نام اپنے نام پر یوسف زئی رکہا اور دوسریکا مندر اور اس
یوسف ابن یوسف زئی کے چار لڑکے ہوئے الیاس اکو ملہی عیسے
پہر اس الیاس کے تین لڑکے ہوئے سالار دواسی گدا آغاز
داستان بزرگان امیر کشور گیر کا ملک خراسان سے
ولایت ہندوستان مین آنا جسوقت مین گلشن ملک ہندوستان
فردوس نشان سلطنت عشرت پناہ محمد شاہ بادشاہ دہلی سے رونق پذیر تہا

سے طالع خان ابن کالیخان بیزوال قوم سالارزئی کہ جد امجد نواب
دولت مآب محمد امیر خان مرحوم کے ہین موضع چوہٹر سے کہ ملک
بنیر مین واقع ہے کربت سفر گوارا کرکے ہندوستان مین آئے
ضلع کٹہیر مین شہر سنبہل کو کہ مجمع اہل اسلام تہا جہت سکونت پسند
کرکے محلہ ترینہ سرائے مین اقامت اختیار کی بود و باش کیطرف
سے مطمئن ہوکر ساتہ ایک شخص زمان خان جمعدار نامی کے موافقت بسیار
کی اور چند افغانان دلاور اپنے ہمراہ متفق کرکے اوس ضلع کی
لوٹ مین مصروف ہوئے جب اوس ضلع کے کسی صاحب علاقہ
کو کوئی مہم جنگ وغیرہ پیش آتی تو یہہ طالع خان وغیرہ کچہہ روپیہ لیکر
عہدہ برآئی اوس کام کی اپنے ذمے پر مقرر کر لیتے اور بخوبی
درستی اوس کام کی کر دیتے تہے چند روز کے بعد طالع خان نے
رفاقت علی محمد خان کی کہ ضلع کٹہیر مین سردار نامی تہا اختیار
کی جبکہ فوج محمد شاہ کی علی محمد خان سے لڑنے کو کٹہیر مین

آئی تو اوس جنگ و جدل مین بہہ طالع خان بمقام ننگدہ متصل
شہر آنولہ بادشاہی لشکر سے محصور ہوئے اور کسی حویلی مین
مع خدمتگار دربند ہوکر آٹھہ دن تک بندوقونسے لڑتے
اور داد شجاعت دیتے رہے جب بسبب فقدان آب و نان ناچار
و بیکار ہوئے تب بطریق دلاوری و مردانگی وہانسے نکلے افسر
لشکر شاہی اونکی جرات و دلیری دیکھکر کمال خوش ہوا لوگونکو
اونکے قتل سے منع کیا اور اونکو پیغام دیا کہ تم ہمارے ساتھہ
چلکر بادشاہی نوکری کرو لیکن طالع خان نے بنظر رفاقت قدیمہ
علی محمد خان وہ بات قبول نہ کی اور گہر چلے آئے بعد تہوڑے
دنون کے علی محمد خان نے عالم فانی سے رحلت کی اور طالع خان
نے بہی نقد حیات سپرد والیان قضا و قدر کیا اوسوقت مین
ان کے فرزند جگر پیوند محمد حیات خان کی عمر بہت کم تہی جب
دوندے خان ضلع کٹہیر کے مختار ہوئے تو طالع خانکی مواقفت

اور وفاداری کا حال سنکر نہایت عنایت سے طالع خان
کے فرزند دلبند محمد حیات خان کو اپنے پاس بلاکر اہل عزت
مین نوکر رکھا بعد ازانکہ دوندے خان نے اس عالم سے طرف
جہان باقی کے انتقال کیا یہہ محمد حیات خان ترینہ سراے مین کہ
وطن اونکا تہا رہنے لگے نوکری چاکری سے برداشتہ خاطر ہوکر
ملازمت کسی امیر کی گوارا نکی اکثر اوقات عزیزہ حیات کو عبادت الٰہی
مین صرف کیا کرتے اور بعض ساعات روز و شب مین حضرت شیخ یحیے
صاحب سے رحمۃ اللہ علیہ ملا کرتے اوس مرد کامل کی صحبت سے فیض حاصل
ہوتا اور دل کو ہر طرح اطمینان رہتا غلام محی الدین خان وغیرہ رؤساے
شہر سے دوستی پیدا کرکے صورت گذر معاش کی زراعت پر
مقرر کی اور مدۃ العمر بہ آسودگی و بیغمی بسر کی یہ محمد حیات خان
علوم فلاسفہ سے حساب ہندسہ نجوم مین مہارت اور
ہنود کے شاستر سے کمال واقفیت رکھتے تہے

بیان ظہور کوکب اقبال نواب امیر الدولہ محمد امیر خان بہادر کا برج عزت حیات خان سے سن بلوغ تک

چونکہ رسم قدیم خداوند روزگار کا یہی ہے کہ عرصہ خاک کو ہمیشہ پرتو دولت سے کسی بلند اختر کے منور و با رونق رکھتا ہے اور نور طلوع کسی نیر سے شبستان جہان کو روشن کرتا ہے بنابران شب فرخ مین سال ایکہزار ایکسو بیاسی کے سنین ۱۱۹۲ھ ہجریہ سے زمان سعید اور آوان حمید مین یہ گوہر درج برتری اور مہر سپہر سروری مصرعہ چو اختر کہ ز برج شرف عیان گردد ٭ خانہ سعادت کاشانہ محمد حیات خان مین جلوہ افروز فرخی و فرخندگی ہوا اور اپنے نور جمال دولت اشتمال سے بزم مرادات والدین کو پر نور کیا آوازہ شادی و مبارکبادی نے ہر طرف سے بلندی پائی

دولت واقبال نے دروازے پر آکر مجرا کیا تہنیت گائی درخت
امید اقربا کا بارآور ہوا بلکہ نخل تمنائے قوم پر ثمر پدر بزرگوار اوس
نوگل حدیقۂ آرزو کو مہد عافیت وراحت مین بہزار گونہ دلجوئی ودلداری
پرورش کرتے اور دیدار فرحت آثار سے اوس نور چشم
کامگار کے ہر دم سرور تازہ اور فرحت بے اندازہ پاتے
بسبب ظہور آثار دولت وامارت اوسکے اطوار سے نام اوس
پسر ارجمند کا محمد امیر خان رکھا مولف حقیر نے جو تواریخ ولادت
نواب محمد امیر خان بہادر لکھی ہین وہ یہ ہین ؛؛

چو نجم طالع بخت حیات خان افغان

عروج کرد کہ فرزند یافت فخر جہان ؛

سروش گفت دو تاریخ دوم بیدل سال

مہ افاغنہ برجیس قدر قوم پٹھان
۱۱۹۳ھ ۱۱۸۲ھ

دیگر

سخاوت نے میار کبادی آکر شجاعت کو

کہ دونوں کے لیے ایک مظہر کامل ہوا پیدا	
	ہوا تاریخ گویا یون سراپا لیکے اندیشہ
جواد بیل نیرو شیر دریا دل ہوا پیدا	

۱۱ ۸۳

نکتہ لفظ امیر امارت سے مشتق ہے اور خان بھی اہل خراسان امیر کو کہتے ہیں پس تکرار الفاظ متحد المعنے مثبت حصول امارت کاملہ ہے واسطے امیر کے اور سلسلۂ اس امیر شرافت مرتبت کا بیس[2] واسطوں سے قیس عبد الرشید تک پہنچتا ہے اسطرح سے امیر خان بن محمد حیات خان ابن طالع خان ابن کلے[4] خان ابن بابو[5] خان ابن مولا[6] خان ابن سید علی[7] خان ابن[8] فتح خان ابن خانخان[9] ابن الہداد[10] خان ابن یوسف[11] خان ابن کرے[12] خان ابن ملہی[13] خان ابن سالار[14] زئی کہ جد[16] قبیلۂ سالارزئی ہے ابن الیاس[15] ابن یوسف کہ بنیائے زمرۂ یوسف زئی ہے ابن شیخا[17] ابن کند[18]

ابن خیر الدین عرف شبون ابن ابراہیم المعروف بہ شرین
ابن قیس عبد الرشید الملقب بہ پٹہان * جبکہ عمر اوس
گوہر تاج بختیاری کی سات برس کو پہنچی تو ہم عمر
ہمگہر لڑکون سے ملاقات اور اونمین نشست و برخاست
شروع کی سیر و تماشا سے دلکو خورسند رکھتے راحت و طرب
مین روزگار بسر کرتے کبہی سیر دریا سے گوہر شادمانی
حاصل کرتے کبہی گلگشت گلزار سے گلہاے مسرت
چُنتے آثار برتری و اطوار بلند اختری اوس صغیرسن
مین اونکی جبین سے نمایان و درخشان تہے اکثر لڑکے
ہمراہ رہا کرتے اور ہر کام مین اونکی رضا مقدم رکھتے
عادت پسندیدہ امیر کی یہ تہی کہ لہو و لعب مین بہی
شغل نوکری و تقسیم ماہواری اطفال ہم عمر سے رہتا
اکثر کوڑیان جمع کرکے لڑکون کو ماہانہ بانٹتے بعض اطفال کو

اونمین سے واسطے عہدے دینے کے چہا نتتے لڑکے امیر کو
اپنے کاندہون پر سوار کر کے آوازہ نواب صاحب بہادر کا گلی
کوچی مین بلند کرتے کوئی چوبدار کوئی نقیب کوئی سپاہی
کوئی افسر کوئی نائب کوئی رسالدار بنتے امیر عالی فطرت
اسیطرح کے کہیل مین خوش رہتے جو کچہہ نقد گہر مین پاتے
والدین سے پوشیدہ باہر لاکر بانٹ جاتے ہرچند محمد حیات خان
والد ماجد امیر کے یہ سخاوت امیر کی دیکہکر کلمات نصیحت آمیز
کہا کرتے کہ بابا تمہارے کہیل کے باعث کوئی چیز گہر مین
نرہیگی اس صرف بیجا سے باز رہو لیکن وہ کریم الطبع
ہرگز اپنے دستور کو نچہوڑتے طریقہ داد و دہش ہمیشہ جاری
رکہتے ایکروز ایک درویش کامل نے کہ ترینہ سرائے مین
رہتے تہے اور ہر خورد و بزرگ اونکی ولایت کا معتقد تہا
امیر کو دیکہکر اپنے پاس طلب کیا اور فرمایا اے طفل ارجمند

دودہ پییگا امیر نے کہا کہ اگر دودہ عنایت ہوگا تیرگا پیلونگا
اوس مجذوب نے پیالہ شراب کا جو سامنے رکہا ہوا تہا اوٹہالیا
اور ایک دو گہونٹ پیکر امیر کو دیا اور کہا اسکو نوش کرجاؤ چونکہ
امیر نے پہلے اس سے کبہی شراب پکہی نہ تہی اور اوسکے بو اور
مزے سے واقف نتہے درویش کے ہاتہہ سے جام لے لیا اور
ارادہ پینے کا کیا قریب مونہ کے لاکر جب اوسکا مزہ اور رنگ
و بو مخالف دودہ اور دوا کے پایا تو زمین پر گرادیا اور اوس
فقیر کو برا بہلا کہکر اوسکے پاس سے چلے گئے درویش نیک
اندیش نے پکار کر کہا اے بیخبر یہ کیا حرکت کی مینے تجہکو
آب حیات دیا تہا افسوس تو اوس سے سیراب نہوا ورنہ مدام کامیاب
رہتا خیر جسقدر تیری قسمت مین تہا اوتنا لیا لیکن امیر کو
بسبب کم عمری کے حاصل اوس مجذوب کے کلام کا بخوبی
نہ دریافت ہوا اور اوسکو سرسری بات سمجہکر چلے گئے

جب زمانہ شباب کا آیا اور گرد عارض کے سبزہ نمودار ہوا تو بمقتضاے
ہمت ارجمند خیالات بلند دل میں آئے عالی فطرتی نے اپنے جوہر
دکھاے دل تہور منزل جنگ و جدل کا طالب ہوا طبیعت نے
ارتقاے مدارج علیا چاہا کہ شاہباز بلند پرواز کو بعد مضبوط
ہونے چنگل و بازو کے گوشہ آشیانہ پسند نہیں آتا اور ہزبر
دلاور بعد حصول قوت سرپنجہ بکنج غار میں نہیں ٹہرتا جب
شوق حد سے بڑہا تو اپنے والد ماجد سے یہ راز دل کہا اور
استدعاے رخصت کر کے اجازت سفر چاہی لیکن پدر
بزرگوار نے بتقاضاے شفقت پدری مفارقت اوس
لخت جگر نور بصر کی نہ گوارا کی رخصت سفر نہ دی چونکہ شوق
سہان دامن کشان تہا اسلیے اجازت پدر پوشیدہ گہر سے نکلے
اول لکھنؤ گئے بعد ازان میرٹھہ مین آکر شامل فوج غلام قادر خان
ہوے واسطے حصول روزگار کے بہت کوشش کی مگر چونکہ

بلندي اونکے طالع کي موقوف اور وقت پر تهي سعے و محنت سے
کچهہ کام نہ نکلا اوس دور نا پرسان مین کوئي قدردان نہ ملا چند روز
پریشان و ابتر پهرے ہر امیر و زیر کے حضور مین گئے کہین دست
تمنا دامن مقصود تک نہ پہنچا شاہد تمنائے مخفي کو کسي رنگ مین
جلوہ گر نپایا تب امیر یہ سوچے کہ ہمنے یہ دورہ بے اجازت والدین
کیا ہے اس مرتبہ ہمین امید طمانیت بیجا ہے نفس حریف نے
بڑا حیلہ تراشا ہمین بلند ہمتي کا دہوکا اور حصول ملک و مال کا
فریب دیکر والدین کي فرمان برداري سے نکالا مفت گردش
اور ابتري مین ڈالا افسوس کہ مجہسا دلاور زبردست رستم
وقت نفس سے زیردست ہو زال دنیا کے کمند مین پہنسے
اب مناسب ہے کہ گہر پہر چلین ماباپ سے عفو خطا چاہین
میري جدائي مین روتے روتے اونکي آنکهین سفید ہو گئي
ہوئین گے اونکو تکلیف دیکر مین کب سرخرو ہو سکتا

ہون لازم تو یہ ہے کہ انسان اگر صاحب تخت و تاج ہو
یا مفلس و محتاج ہو ہر حال مین غلام کی طرح والدین کی
خدمتگذاری مین حاضر رہے اونکے بے حکم کوئی کام نکرے
قابلیت و فضیلت شمشیرزنی تیر افگنی شجاعت سخاوت
کوئی ہنر مایا یکی نارضی کے ساتھہ کام نہین آتا غرضکہ یہہ
سبھہ بوجہکر وطن کی جانب معاودت کی والدین کے قدمبوس
ہوے دوستون عزیزوں سے ملے ساتھہ کھیلنے والے جنکو امیر
ماہانے باسا کرتے تھے سب آئے آپسمین ملاقات کی
اب امیر ہمیشہ مشق فنون جنگ و سپاہگری مین مشغول رہنے
لگے اسباب عیش و عشرت سیر و تماشے سے متنفر ہوے
اگر احباب کھین شادی برات مین لیجاتے انکا دل نہ لگتا
چنگ و سرود کی آواز سے گھبراتے رقص و ترنم سے جی
وحشت کرتا ذکر جنگ و جدال بیان غارت و قتال

مشق اسپ رانی نیزہ بازی شمشیر زنی کشتی ورزش
اس قماش کی باتین خوش آئین سپاہیون کی رسمین
طبیعت کو بھاتین محمد حیات خان نے جب دیکھا کہ یہہ
جوان ہونہار ہے نشان امارت واثر اقبال اسکے اطوار سے
آشکار ہے اور سفر کیطرف بہی امیر کو مشتاق دیکھا ایکدن
اپنی خوشی سے فرمایا کہ اچھا بیٹا تمسے آدمی کا گھر مین بٹھیا رہنا
مناسب نہین جاؤ ہمنے تمہین حافظ حقیقی کے سپرد کیا
نوکری کرو دلکے حوصلے نکالو خداوند کریم تمہاری مرادین پوری
کرے رخصت چاہنا امیر سعادت تخمیر کا والد بزرگوار سے
واسطے سفر کے اور بعد پانے اجازت کے آنا ضلع
گجرات مین امیر والد ماجد کے ارشاد سے خوش ہوے
تہیئہ اسباب سفر کرنے لگے بندوبست اپنا ہر طرحسے کرکے
دوبارہ رخصت دینے کے لئے پہر عرض کی پدر مہربان نے

اجازت دی دعائین دیکر خدا کے سپرد کیا اور خوشیکے ساتھہ
رخصت کردیا بیسوین سال جلوس شاہ فرخ سیر محمد شاہ عالم
الملقب علی گوہر سے مطابق سنہ ۱۲۰۲ ہجریکے اوس سال مین
جس سے ایک برس پہلے غلام قادر خان نے اوس بادشاہ
کو بے گناہ نابینا کیا تھا امیر نے بعزم جہانگیری و کشور
ستانی وطن سے نہضت کی چند آدمی ہم وطن اور بھی رفیق
اور رنج راحت کے شریک ہوے اور چونکہ منشی قضا و قدر نے
لفظ سروری و حرف سرداری قلم مشیت سے لوح تقدیر پہ
روز ازل سے امیر کے نام نامی پر لکھدیا تھا گھر سے نکلتے
ہی کل ہمراہیون نے امیر کو اپنا سردار بنایا سب جمعدار
انہین سمجھتے اور انکی فرمان برداری مین حاضر رہتے
اسیطرح منزلین طے کرتے کئی دن مین شہر متھرا پر آ پہنچے
وہان اوندنون کمپو ڈ بائی مین کہ متعلق سیندیہ تھا سپاہی

نوکر رکھے جاتے تھے امیر مع جملہ رفقا کہ چالیس آدمی تھے
ڈبائی فرنگی افسر کمپنی کے پاس بتوقع نوکری گئے لیکن
اوس انگریز نے امیر کو اور بعض رفقا کو بسبب کم عمری کے
نوکر نہ رکھا اور بعض کو ملازم کر لیا امیر وہانسے کوچ کرکے
مع باقی رفقا دہلی ہوتے ہوئے موضع کانور علاقہ شیخاوٹی
مین آئے اور وہان یوسف خان رسالدار سے جو ہمراہی
ذوالفقار الدولہ نجف قلیخان چیلہ نواب نجف خان کا تھا
ملاقات کی اوس رسالدار نے جو آثار شجاعت و دولتمندی
امیر کی پیشانی سے درخشان دیکھے تو اپنا فرزند بنایا اور
اپنے وسیلے سے سرکار نجف قلیخان مین نوکری امیر کی
کرادی اور اپنے خیمے مین ہمراہ رکھا ہر طرح امیر کی دلجوئی
اور دلداری کیا کرتے دو مہینے تک امیر وہان رہے
پھر وہان سے مع رسالدار موضع کٹھری علاقہ شیخاوٹی

مین آئے باکھہ سنگھ نامی وہانکے ایک رئیس کے پاس
چار پانچ مہینے نوکری کی پھر اوسی رسالدار کے ساتھہ موضع
میرتہہ علاقہ جودہپور مین جاکر ملازم بجے سنگھ والی جودہپور
کے ہوئے اور اونہین دنونمین اس راجہ سیندہیونکی
فوج سے شکست پائی پھر وہ رسالدار اور امیر دولت مدار
وہانسے ناگور مین آئے اور اسمعیل خانکے پاس کہ اوس
وقت مین کانو سے شکست کھاکر آیا ہوا تھا نوکر ہوئے
اور ہمراہی اوسکے جودہپور کو گئے پھر وہانسے اوسی اسمعیل خان
کے ساتھہ موضع پالن پور علاقہ گجرات مین پہنچے لیکن
جب اسمعیل خان نے پالن پور سے زر ہوا ملا لیکر قصد
لوٹنے کا جودہپور کیطرف کیا تو بعضے رفیقون نے امیر سے
کہا کہ یہ یوسف خان رسالدار چاہتا ہے کہ تمہاری شادی
اپنی لڑکی سے کرے امیر نے بمقتضائے بلند حوصلگی

کہ طالب مراتب بلند کے تھے اس پابندی کو پسند نکیا اور
بیخبری مین اوس سلدار کی اوسکی ہمراہی سے کنارہ کش ہوکر
موضع ایڈر علاقہ جودہپور مین آگئے اور وہان کے راجہ کے
پاس ساتھہ چالیس پچاس ہمراہیون سے نوکری کی بعد
دو ماہ کے طرف بڑودہ علاقہ گجرات کے گئے اثنائے
راہ مین تین چار سو آدمی جمع کرکے راجہ کا نکوار کے نوکر
رہے اور زاد راہ بہم پہنچا کے قصد طرف شہر سورت کے کیا
اس راہ مین اکثر ہمراہی امیر کے تکلیف خرچ سے کہ جماعت
کثیر تھی متفرق اور پریشان ہوگئے یہانتک کہ جب سورت مین
داخل ہوئے تو قریب دوسو آدمیون کے معیت مین تھے
چونکہ بمقتضاے ہمت عالی ہمیشہ دست سخاوت امیر کا
کشادہ رہتا تھا نظر فیاضی سے کچھہ خیال آمدنی اور خرچ
کا نہین فرماتے تھے اور ہر حال مین توکل کو سرمایۂ خورمی

سب سمجھتے تھے غرض جب تکلیف خرچ درجہ کمال کو پہنچی تو گھوڑا
خاص اپنی سواری کا فروخت کر کے صرف خوراک ہمراہیان
کیا اتفاقاً اونہین ایام معطلی مین شب برات پیش آئی اور امیر
اوس روز سعید مین واسطے ملاقات ایک عالم متقی خدا شناس کے
کہ سورت مین معتقد علیہ تھے تشریف لیگئے وہان ہنگامہ دعوت
عام کا دیکھا کہ اوس عالم نے شہر کے مسلمانونکو عمدہ
کھانے پکا کر دعوت کی تھی امیر کو مسافر دیکھکر بعد ملاقات
مکلف واسطے کھانے طعام دعوت کے ہوے امیر نے
بموجب رفقا پروری کے اونسے کہا مجکو روا نہین کہ مین
اپنا شکم الوان نعمت سے بھرون اور دوسرے ہمراہی میرے
بستر فاقہ پر شب بسر کرین اوس بزرگ کو امیر کی اس رفیق
نوازی اور عالی ہمتی سے کمال رقت ہوئی نہایت
مہربانی سے فرمایا کہ اے جوان کریم الطبع سخی مزاج

مین تمکو ایک نام اللہ تعلے کا بتلاتا ہون ہمیشہ اوسکا
ورد رکھنا اور ہر روز سو مرتبہ پڑہا کرنا پروردگار بھی ہمیشہ
ابواب رزق سنے نہایت تمپر کہولیگا اور مدام راحت مین رہوگے
کبھی رنج و محنت کی صورت نہ دیکھوگے امیر اونسے رخصت ہوکر اپنی
فرودگاہ پر آئے اور اوس اسم شریف کو اوسیوقت
وضو کرکے سو مرتبہ پڑہا جو کہ اسم مبارک کامل کا تعلیم کیا ہوا
تہا اوسکی برکت سے اوسیدن خداوند کریم نے مشکل آسان
کی اور تیر اجابت ہدف مراد پر پہنچا کہ اوسی روز ایک پنڈت
سرداروں مین سے پیشوا کے جو واسطے تحصیل حصہ
چہارم سورت کے آیا تہا اور فرنگیون نے اوسکو کمزور جانکر
سورت سے بیدخل محض کیا تہا مع ایک جماعت عرب
اور چند سوارون کے وہین آکر اوترا اور بہرتی سپاہ کی
شروع کی امیر نے یہ خبر سنکر شب کو جاکر اوس سے ملاقات

کی پنڈت مذکور نے امیر کو مع دو سو ہمراہیوں کے اوسیوقت نوکر رکہا اور یکماہہ پیشگی واسطے خرچ کے دیکر اوسی رات کو سورت سے کوچ کیا وہانسے آٹھہ کوس کے فاصلے پر قریب ایک گڈہی کے ڈیرہ ہوا اور چونکہ مہینا رمضان شریف کا آگیا تھا مسلمانون کی رعایت سے بیس روز تک وہان قیام رہا ایکدن امیر نے تنہائی مین اوس پنڈت سے کہا کہ تمنے اپنی جس مہم کے واسطے ہمکو نوکر رکہا ہے بے تکلف اوسکو ہمپر ظاہر کرو کہ حتی الامکان تمہاری مراد کے حاصل کرنے مین کوشش کرین شاید اللہ تعالے ہماری سعی و محنت سے مراد تمہاری برلائے اوسنے بیان کیا کہ راجہ کا حکم اوسنے جو پیشوا کے عمدہ امیرونمین سے ہے مجکو یہان واسطے وصول کرنے حصہ چہارم آمدنی سورت کے بہیجا تھا کہ انگریزون سے لے آؤن اب مردمان انگریزی سے

مجکو کمزور اور تہوڑی فوج سے دیکہکر اوسکی آدامین حیلہ
وحوالہ کیا اور اسوقت تک ایک خرمہرہ ندیا امیر نے یہ سنکر
کہا کہ اگر لینا زر مقررہ کا تمکو منظور ہے تو تمہین اسیوقت کوچ
کر کے شباشب سورت پر چلنا ضرور ہے انشاء اللہ تعالے
مین درستی تمہارے کامون کی بخوبی کرونگا اور زر واجب الاخذ
بے مشقت دلادونگا نیدرت نے کہا اس تہوڑی جماعت سے
کیا کام نکلیگا بے زور قوی کے زر کیونکر ملیگا امیر نے
کہا فتح و شکست اللہ تعالے کی طرف سے ہے فوج کی قلت
و کثرت پر موقوف نہین خداوند کریم کی عنایت سے تم دیکہہ لوگے
کہ تہوڑی جماعت سے بہت کچہہ کام نکلیگا غرض اوسی رات
کوچ کیا اور قریب سحر شہر کے پاس پہنچکر جماعت پیادگان کو
وہان جوار کے ایک بڑے کہیت مین کہڑا کر دیا کہ حال قلت
سپاہ کا اہل شہر کو معلوم نہو اور طائفہ سواران کو کہ قریب

سوٹکے سٹے حکم دیا کہ دروازہ شہر کے سامنے نیزے
ہاتھون مین لیکر مستعد کھڑے رہین جسوقت دروازہ کھلے اور
لوگ باہر نکلین برچھونسے بعض کو زخمی کرین جب شور و غل
بلند ہو یہان لوٹ آئین سوار حسکم امیر بجالاے بعد کھلنے
دروازے کے باہر نکلنے والونکو زخمی کرکے لوٹ آئے جب یہہ خبر
وہان کے حاکم فرنگی کو پہنچی وہ دو پلٹن درست کرکے باہر
شہر کے آیا اور ہرکارہ اپنا پاس پنڈت کے بہیجا کہ اسقدر فساد
برپا کرنا کیا ضرور تہا مناسب یہہ تہا کہ پہلے ہمسے اپنا مطلب
ظاہر کیا ہوتا مین بعد آمادہ فتنہ و فساد ہوسے ہوتے پنڈت
نے جواباً کہلا بہیجا کہ مین حصہ چہارم یہانکی تحصیل کا چاہتا ہون
جبکہ تمنے اوسمین لیت و لعل کی تو مین بہی ضرب و قتل سے
پیش آیا اب اگر بخوشی ندوگے زور سے لونگا فرنگی نے کہا
تم رستم باغ مین جو متصل شہر کے ہے خیمہ کرو فیصلہ تمہارا

ہوجائیگا امیر نے واسطے اخفائے راز کے کہ بھید ظاہر نہو جاوے
کچھہ لوگون کو باغ کے اندر اوتارا اور نیزون پر پٹکے بطور پھریرے
باندھ کر بہت سے نشان بناے اور باغ کی دیوارونسے لگا کر کھڑا
کیا کہ باہر کے دیکھنے والے بہت نشان چارونطرف باغکی دیکھکر
بڑا لشکر گمان کرین اور خود چند آدمیون سے ہمراہ پنڈت کے
باغ سے باہر ڈیرہ کیا کہ وکیل انگریزی وہان اگر گفتگو کرے
اور قلت سپاہ سے آگاہ نہو غرض کہ جب انگریزی آدمی وہان
آے اور باغمین بہت نشان کھڑے پاے جماعت کثیر اور جم
غفیر خیال کر کے خوفناک ہوے اور ٹالنا انکا مناسب نہ سمجھکر
بخوف بڑہنے نزاع کے حصہ چہارم محاصل ۳ سالہ حساب
کر کے دیا پنڈت نے وہ مال لیکر وہان سے کوچ کیا اور امیر کو
رخصت دی انہون نے وہانسے کوکن کی راہ لی جو کچھہ نقد
وجنس پنڈت سے وصول ہوا تھا تھوڑے ہی عرصے مین

کچھہ صرف رفقا کیا اور کچھہ فی سبیل اللہ تقسیم کردیا اب اس
عالم بیکاری و سفر مین نہایت تکلیف خرچ کی ہوئی اکثر ہمراہی
متفرق ہوگئے فقط پچاس جوان ہمراہ رہے یہانتک کہ بسوقت
کوکن مین پہنچے اوسوقت کچھہ خرچ پاس امیر اور اونکی رفقا کے
نہ تہا کہ صرف اسباب خور و نوش کرتے ایک شخص نے رفقا مین
سے کہا کہ مین اپنی پگڑی بیچکر یارون کے واسطے کچھہ لاتا ہون
اوسنے بازار مین جاکر سوا روپیے کو پگڑی بیچی چار آنے کی افیون
اور ایک روپیے کے چنے خرید لایا اور سامنے امیر کے واسطے
تقسیم کے رکھدیے امیر نے افیون کا گھولوا بنا کر عادیون کو
دیا اور چنے جوش دلوا کر دفع گرسنگی کیا صبح کو وہان سے
کوچ کرکے موضع ترہک ناسک پر کہ گلشن آباد مشہور ہے پہنچے
وہان چند امیر جو مسافر دوست اور متواضع تھے اونہون نے
ایک ہفتے تک ان لوگونکی دعوتین کین پہر وہان سے

صوبہ دار سے جو ایک پنڈت تہا ان سبکو نوکر رکھہ لیا چار
مہینے برسات کے اوسکے یہان پورے کئے بعد موسم بارش
ایک اور پنڈت نارو شنکر نام سرداران پیشوا سے کہ صاحب
سومین پچہاڑ علاقہ مالوہ سے تہا وہان آگیا دتیّا اور احوال
امیر سے مطلع ہوکر مع رفقا اپنے ہمراہیون مین نوکر رکھا
اور اپنے مقام گاہ کو لیگیا ایک سال تک امیر اوسکی رفاقت
مین رہے انہین دنون مین امیر کے چہوٹے بہائی کرم دینخان
جو بطن حرم سے تہے بتلاش امیر گہر سے نکلے جستجو کرتے
ہوے رفتہ رفتہ وہان پہنچے ملاقات ہمدگر سے دونون
خوش ہوے پہر امیر نے تعلق وہان کا قطع کرکے توجہ

طرف بہوپال کے فرمائی بیان پہنچنے امیر کا بہوپال
مین اور زیادہ ہونا دولت و اقبال کا وہان

سن ایکہزار دو سو نو ہجری مین کہ اونہین دونون چہوٹے خان

چیلہ نواب حیات محمد خان والے بہوپال سنے دار فانی سے
طرف عالم باقی سکے انتقال کیا تہا اور اوسکا بیٹا امیر محمد خان
مختار ریاست بنگیا تہا امیر اوس شہر مین گئے اور اوسی امیر محمد خان
پیر چیلہ مرحوم سے ملاقات کی اتفاق سے اسی زمانے مین
درمیان امیر محمد خان مذکور اور غوث محمد خان فرزند نواب
حیات محمد خان والے بہوپال سکے نزاع و خلاف واقع تہا
اسلیے امیر محمد خان سنے امیر کو مع جماعت رفقا کہ اوندنون
تین سو جوانان دلاور سے تہے نوکر رکہا ایک ماہ تک امیر اوسکے
ملازم رہے اس عرصے مین نزاع و نفاق اون دونون مین
زیادہ ہوا اور ہر ایک جنگ و جدل پر آمادہ ہوا غوث محمد خان
سنے تمام فوج کو امیر محمد خان سے الگ کرکے اپنے ساتہہ
موافق کر لیا امیر محمد خان سکے پاس سواے نواب خان
اور داراب خان رسالداران ملازم سرکار بہوپال اور کوئی نرہا

اور موافقت ان دونون کی بہی ساتہہ اوسکے اس جہت سے
تھے کہ یہ دونون غوث محمد خانکی طرف سے بسبب بخش سابقہ کے
اپنی جان وناموس پر خوفناک تھے اور مآل سے اندیشناک
رہتے اختیار مہمات ریاست بالکلیہ امیر محمد خانکے قبضے سے
نکل گیا ظہور واردات مذکورہ اور وفور تنزلات مسطورہ سے
امیر محمد خان ناچار ہوکر قلعۂ فتحگڈہ مین کہ قریب شہر کے ہے پناہ
گزین ہوا اور اس مدت مین ہرچند غوث محمد خان سے نے
بطمع مال وجاہ امیر صاحب مروت وشجاعت کو اپنے پاس
بلایا اور بہت سعی کی کہ کسیطرح یہ اوسکی رفاقت چہوڑکر میرے
ساتہی ہوجائین لیکن امیر سے نے بمقتضاے فتوت ومروت
ایسے تنگ وقت مین اوسکا ساتہہ چہوڑنا خلاف شرافت
جانا اور غوث محمد خانکے پیام کو نہ مانا نواب خان اور داراب خان
دونون پٹہانونکو اپنی دلاوری اور قوت بازو سے اوس

تہلکے مین تکلیف سے بچا کر صحیح و سالم دشمنون سے نکالدیا
اور اپنے بہائی کرم دینخان کو ہمراہ کر کے دریاے نربدا کے
پار اوتروا دیا اور آپ کسی کام کو موضع سومین پچہاڑ مین وارد
ہوسے اتفاقاً اوسی روز اوس بستی مین ڈاکا پڑا اور دار وگیر مین
کچھہ زخم امیر کے پاونپر آیا وہانسے امیر دوبارہ بہوپال مین آ‌ئے
اس عرصے مین غوث محمد خان یہان بالاستقلال صدر نشین
حکومت بہوپال ہوگئے تھے لالہ ہمت راے ساکن بلگرام جو دس
برس سے دیوان وہانکا تہا اور نواب حیات محمد خانکے طرفسے
بخطاب راجہ سرفراز ہوکر جملہ کاروبار ریاست پر صاحب اختیار
تہا اسمرتبہ امیر نے اوس سے ملاقات کی اور اظہار قصد نوکری کیا
راے مذکور نے بواسطہ معرفت و محبت سابقہ چاہا کہ امیر کو
وہانکا مختار فوج اور فسپاہ کرادے تو کہا کہ ہم تم اس ملک
مین پردیسی ہین مجھے اختیار امور ملکی حاصل ہے چاہتا ہون

کہ مختار مہمات فوجی تم ہو جاؤ اور اسی ارادے پر غوث محمد خان سے
امیر کی ملاقات کرائی غوث محمد خان نے ملاقات مین امیر سے کہا
کہ تم ایک شخص خانہ جنگ ہو اور تمہین سے نواب خان داراب خان کو
کہ ہمارے قدیمی نوکر اور لاکھون روپیہ سرکاری کھاے ہوے
تھے اپنے سینہ زوری سے صاف نکالدیا مین ہرگز تمکو
نوکر نرکھونگا اور غوث محمد خان کے دلمین یہ اندیشہ پیدا ہوا کہ یہ
شخص دلاور ہے اور مسافر مبادا قابو پاکر مثل داراب خان
و نواب خان منحرف و مخالف ہو جاے ریاست مین فتنہ
و فساد او ٹہاے امیر مایوس ہوکر اپنی فرودگاہ پر لوٹ
آے ہمت راے سے کہا کہ مین تمہاری ترقی بسبب دوستی کے
چاہتا تھا لیکن جب حاکم یہان کا تمسے بدظن ہو تو مین ناچار ہون
بلکہ یہان سب لوگ درپے میرے اخراج و ایذا کے ہین
اکثر باتون مین مجبیر سختی کرتے ہین اب مین اپنا گذر یہان

نہین دیکھتا اور چاہتا ہون کہ چھوڑ دون چنانچہ راے مذکور
بعد اسکے عہدہ دیوانی سے استعفا دیکر دامن کشی کر بیٹھا بعد
اوسکے غوث محمد خان نے اپنے چیلون محراب خان اور
سلطان خان کو مختار ریاست کا کر دیا اوسوقت امیر نے امید سے
توقع توڑ کر استماد عنایت خداوند حقیقی پر کیا ایکبار او نہین
دنون مین کسی فقیر کامل نے امیر سے کچھہ سوال کیا انکے پاس
اوسوقت آٹھہ آنے سے زیادہ کچھہ نتھا فوراً خدمتگار کے
ہاتھہ اونکے پاس بھیجی درویش نے بنور صفائی باطن حال قلت
آمد و کثرت خرچ اور اخلاص و بلند ہمتی امیر دریافت کرکے تین
چھڑیان اپنی ہاتھہ سے خدمتگار کو دین اور کہا کہ یہ امیر کو دیکر
کہنا کہ خداوند کریم تین طرفون کی سلطنت تمکو دیگا خدمتگار نے
آکر وہ تحفۂ درویش امیر کو دیا اور ارشاد فقیر بھی امیر سے عرض کیا
چونکہ امیر کو اعتقاد فقرا سے بہت کچھہ تھا اس خبر کو مژدۂ غیب

جانکر اوسپر اعتماد کیا آٹھہ آنے ہمراہیون سے لیکر اوس
فقیر کے پاس خود آے اور دست بستہ عرض کیا کہ یہ مال
اوسیقدر حاضر ہے حصہ چہارم بہی عنایت ہو فقیر نے کہا
اب وہ وقت نکل گیا جاو جسقدر ملا اوسپر راضی ہوکر شکر الٰہی
بجالاو امیر ڈیرے پر لوٹ آئے تہوڑی دیر گذری تہی کہ غوث
محمد خان نے سو اشرفیان ہمدست اپنے معتمد کے بہیجین
اور امیر کو پیام نوکری دیا امیر نے وہ اشرفیان لیکر شکر خدا کیا
اور عنایت الٰہی شامل حال سمجھکر تاثیر دعاے درویش سے وسعت
رزق کا یقین کیا دوسری دن فجر کو غوث محمد خان نے محراب
خان چیلے کو امیر کے پاس بہیجکر انہین بلوایا اور نوکر رکہا
اون دنون فیض اللہ خان بنگش بہی کہ ذکر اونکا مفصل امیر کے
سردارون مین آئیگا وہان نوکر تہے اوسوقت مین فوج
ناگپور کی قلعہ ہوشنگ آباد علاقہ بہوپال کو کہ تیس کوس پر پار

دریاے نربدا کے تہے گہیرے ہوے لڑتے تہے اور اہل
قلعہ کو نہایت تنگ کیا تہا راہ آمد و رفت مدد و رسد مسدود تہی
اور سامان فراغت مفقود سوار بہوپال کے قلعے والونکی کمک
کو پڑے تہے لیکن بخوف فوج ناگپور کوئی عبور دریا کر کے
قلعے مین جا نسکتا تہا غوث محمد خان نے کہ اپنے قلعے سے
نہایت متفکر تہے امیر کو بباعث شہرت دلاوری و جوانمردی
لایق اس کام کے جانا اور نوکر رکہکر واسطے معاونت
اہل قلعہ کے بہیجا امیر تین سو دلاور جوانون سے کہ سوار و
پیادہ تہے اوسی رات اوسطرف روانہ ہوے اور نربدا سے
آدہ کوس پر جہان سواران دشمن پڑے ہوے تہے اور
راہ آمد شد رسد و مدد اہل قلعہ پر روکے ہوے تہے پہنچے
اوسیوقت واسطے امتحان سواران دشمن اور دریافت حال
غفلت و ہوشیاری اونکے اودہر گئے نشیب و فراز مین

اوٹھتے بیٹھتے آہستہ آہستہ اونکی فرودگاہ تک پہنچے قریب فوج ایک
جگہہ چہپکر بیٹھے اور خوب غور سے خیال اونکی غفلت و ہوشیاریکا
کیا جب اونکو غافل دیکھا تب یہ خیال کیا کہ اگر خدا ہمت دے
اور مدد کرے تو یہی وقت مطلب برآری کا ہے اور لوٹ جانا
بے مقصد حاصل کئے سبب خفت کا ہے اور علامت کم ہمتی کی
الحاصل اس ارادے کو بکمال ہمت و شجاعت دلمین مضبوط کرکے
لوٹ آئے اور اپنے ہمراہیون سے ملکر فرمایا کہ مین دریا کے
کنارے تک دیکھہ آیا لشکر دشمن سے کوئی فرد راہ مین نہین
جاگتا ہے کہ شبا شب عبور دریا کرلین اور آمیر نے راز چھپانے
مین ہمراہیون سے یہ حکمت رکھی تہی کہ شاید احوال قرب لشکر
دشمن سنکر ہمت انکی ٹوٹ جاے بیعلمی مین وہانتک لیے چلیے
جب لڑائی سر آپڑیگی ناچار لڑینگے پس حسب الارشاد امیر ذوالاقتدار
سبنے چلنے پر کمر حسبیت باندھی اور اوسی راہ نشیب و فراز سے

روانہ ہوئے تہوڑی سی راہ طے ہوئی تہی کہ دشمن ظاہر ہوئے
امیر نے فرمایا کہ اب تین غول ہو کر آگے پیچہے حملہ کرو اور لڑ میں
داد دلاوری و شجاعت دو شاید اللہ تعالے فتح دے اور
یہ فتح فاتح ابواب راحت ہو جب کسی نے سوائے جنگ چارہ
ندیکہا ناچار موافق حکم امیر تین گروہ ہو کر پے در پے باڑ ماری
اور حملہ کیا سواران دشمن کہ اس حال سے غافل تہے تین باڑ کی
پے چلنے سے سمجہے کہ لشکر بہت ہے گہبرا کر بہاگے تہوڑی دیر مین
پریشان ہو گئے امیر نے اوسوقت بہی جوہر ذاتی شجاعت
عرض کیا بہت کو تیغ و سنان سے مار لیا اور تہوڑونکو زخمی
کر دیا اور دریا کے کنارے سے آواز دی کہ بہت جلد تہوڑی
کشتیان اسطرف بہیجو فوراً کشتیان آئین امیر مع ہمراہیان
سوار ہو کر روانہ ہوئے راجہ ناگپور کے آدمیون نے جو اوسطرف
قلعے پر مورچے لگائے پڑے تہے جمع ہو کر توپ بندوق کی

باڑین انیر بارین مگر حافظ حقیقی نے اپنی حفاظت مین کشتیونکو
سلامت پار اوتارا کوئی آدمی ہمراہیان امیر سے زخمی بھی نہوا امیر
مع رفقا کشتیونسے اوترکر داخل قلعہ ہوے جو کہ قلعدار اوس قلعہ کا
درپردہ دشمن سے ملا ہوا تھا اوسنے اوسیر وزر دشمن کو قلعے
مین لے لیا اور بے لڑے قلعہ دیدیا امیر کا اونکی شجاعت مین کچھہ
قصور نہوا تھا ناچار وہان سے لوٹے اور بھوپال مین آگئے
غوث محمد خان یہہ سب حال انکے آنے سے پہلے سن چکے تھے
امیر سے نہایت خوشی کے ساتھہ ملے شجاعت وہمت کے مدح
ہوے اور پرانا قلعہ اور فتح گدہ امیر کے سپرد کئے اس
عرصے مین افواج ناگپور نے اوس ضلع مین بڑے فساد اوٹھائے
اور بسبب کنارہ کشی رائے ہمت رائے نظم ونسق اوس ملک کا
بگڑ گیا نواب حیات محمد خان کی بیگم نے جو اپنی عقل وہمت سے
مختار کل ہوگئی تھین جب دیکھا کہ اس کار مین کوئی قابل

انتظام ریاست نہین رہا مسمی مرید محمد خان کو کہ بھتیجا نواب
حیات محمد خان کا اور مرد ذی شعور تھا رام گڈہ سے طلب کیا
مشار الیہ نے کہ حال شجاعت و ہمت امیر کا جانتا تھا بسبب ہونے
امیر کے وہان اختیار کلی اپنا غیر ممکن سمجھکر لکھہ بھیجا کہ فلانے
شخص یعنی امیر کو جو قلعے سپرد کر دیے ہین عجب نہین کہ کوئی
حرکت مردانہ کرے ریاست مین خلل انداز ہو پس لازم ہے
کہ اوسکو موقوف کرو اور جبتک وہ موقوف نہوگا مین وہان
نہ آونگا بیگم نے قبول کیا مرید محمد خان بھوپال مین آئے امیر
وہانسے رخصت ہوکر ضلع سرونج مین اگئے لکہا سردار علاقہ
دولت راؤ سیندیہ کے پاس ایک ہفتے تک امیدوار رہے
اور تنخواہ ایام امیدواری کی بزور شمشیر اوس سے لیکر پاس
بالاراؤ انگلیہ سردار علاقہ سیندیہ مذکور کے پہنچے دس بارہ
روز وہان بھی امیدواری کی انگلیہ مذکور نے جواب دیا کہ تمہارے

متعلق خرچ بہت ہے تمہارا گذارا یہان نہوگا اور حق ایام
امیدواری کے تلف کرنے کا ارادہ کیا امیر کٹار بغل مین چھپا کر
لیگئے اور قلعے مین جاکر ساتھہ کمال دلاوری کے سر دربار
کٹار نکالکر بالاراؤ کے سینے پر رکھدی اور تنخواہ ایام
امیدواری کی یون وصول کرکے بیغم وہراس قلعے سے
نکل آئے اگرچہ بعد دینے تنخواہ کے بالاراو نے امیر کے
ساتھہ دغا کرنا چاہا اور تکلیف دینے کا ارادہ کیا لیکن شیخ
کلف علی وغیرہ امرا نے جو اوسوقت اوسکے دربار مین حاضر
تھے بالاراو سے کہا کہ ایسے شخص دلاور کے ساتھہ
جسنے تمہارے قلعے اور تمہارے لشکر مین تنہا آکر تمہارے
ساتھہ یہ شجاعت کی دغا کرنا اور تکلیف دینا خلاف آئین
سرداری ہے تب بالاراو اپنے ارادے سے پشیمان ہوا
اور امیر کو اپنے پاس نوکر رکھنا چاہا لیکن امیر نے قبول نکیا

اور سرونج مین آکر چار مہینے بیکاری مین گذارے اور
وہین رہے اسمدت مین مرید محمد خان سنے بھوپال مین
اختیار کلی پایا سب امراے ملک و سپاہ کو تابع اپنا کر لیا
اور خفیہ امیر کی طلب مین خط لکھہ بھیجا کہ پہلے ہمنے مناسب
وقت سمجھکر تمکو رخصت کیا تھا اب آنا تمہارا بہتر ہے جلد آکر
باہر شہر کے ڈیرہ کرو اور اپنے کو تلاشی روزگار مشہور کر کے
خفیہ تنخواہ ہمسے لیتے رہو امیر مرید محمد خان کی تحریر کے موافق
پانسو آدمیون سے بھوپال مین آئے شہر کے باہر ڈیرہ کیا
خفیہ مرید محمد خان کو اطلاع دی اونھون سنے پوشیدہ
کچھہ روپیہ امیر کے خرچ کے واسطے بھیجدیا اور ظاہر مین کہلا
بھیجا کہ تم یہان سے چلے جاؤ تمہاری نوکری یہان نہوگی
مرید محمد خان سنے کئی روز کے بعد قابو پاکر بیگم کو قتل کیا
اور راے ہمت راے کو نظر بند اور غوث محمد خان صاحبزادہ

نواب مرحوم کو گرفتار کرلیا القصہ بسبب امیر کے تمام شہر مین عمل دخل مرید محمد خان کا بخوبی ہوگیا اور کسیطرفکا اندیشہ اوسے نرہا اسی عرصے مین روز مبارک عاشورائے محرم آیا ہمت رائے نگہبانون کو غافل پاکر رات کو ویلسے نکلکر بہاگا اور سرونج مین آگیا اوندنون سرونج مین راجہ درجن سال کہیچی حاکم تہا ہمت رائے نے راجہ سے ملاقات کی آٹہ مہینے مرید محمد خانکے ملازم رہے آخر بسبب پرخاش سپہ سالار رحیم خان سردار فوج مرید محمد خان امیر بہی وہان سے کوچ کرکے سرونج مین آگئے

ملنا امیر کا راجہ جیسنگہ اور درجن سال کہیچی راگوگدہ والے سے اور بعد درستی اوسکے مقدمے کے چند روز پاس بالا راؤ وغیرہ کے رہنا اور بہوپال مین پہنچنا

چند گہ ادہر تو یہمین دولت راو سیندہیہ نے ملک متعلقہ راجہ

جیسنگہ و درجن سال کہیچی کراسیہ راگھوگڈہ والے کا ضبط کرایا
تہا اور اونکو راگھوگڈہ سے نکالدیا تہا ناچار اون سرگشتگان
وادی غربت وکربت نے طریقہ رہزنی وغارتگری اختیار
کیا اور اوس نواح مین تاخت تاراج شروع کی امیر بہی
سرونج سے کوچ کرکے اونکے شامل حال ہوکر برفاقت
اونکے لوٹ مار مین مشغول ہوے جب یہ خبر سیندہیہ کو
پہنچی اوسے تدبیر تدارک کی فکر ہوئی اوسنے اور ہولکر نے
لچھمن راؤ جاگیردار سیت پور کو دوہزار سوار و پیادہ مع پچیس[۲۵]
ضرب توپ دیکر بمقام راگھوگڈہ علاقہ شجاعلپور واسطے تدارک
فساد راجہ مذکور کے بہیجا راجہ قلت سپاہ پر نظر کرکے
طرح دینے پر آمادہ ہوا امیر نے تسلی دیکر مقابلے پر انگیختہ
کیا آخر اون دونون نے ملنے پہلوتہی کی امیر نے فقط اپنی
فوج قلیل سے کہ دوسو آدمی تہے مقابلہ کیا اور دہر سے

توپ بندوق کی باڑ چلی ادہر سے بہی اولا اوسیطرح جواب
دیا گیا آخر غازیان بضرتمند نہ ٹہر سکے ایکبارگی دشمنون پر
حملہ آور ہوئے عنایت الٰہی سے توپ بندوق کی باڑ پر حملہ کیا
اور کوئی دلاور جان سے نگیا سب دشمنون پر جا پڑے اور
تہوڑی دیر مین بہت دشمن مار لیے عنایت خان افغان
ہمراہی امیر نے لچھمن راو بنڈت سردار لشکر دشمن کو
بضرب شمشیر قتل کیا باقی ہر ایک جوان نے دو دو چار چار
دشمنون کو مار لیا بقیۃ السیف نے جو اکثر فوج اور افسر لشکر کو
مردہ پایا افسردہ دل پریشان خاطر ہزیمت کو غنیمت سمجہا
فتح وظفر نصیب امیر ہوئی اور شکست وگریز ابہد اسکے
حصے مین آئی دو کوس تک دلاوران لشکر امیر نے
فراریون کا تعاقب کیا پہر لوٹ کر اسباب غنیمت جمع کر کے
امیر کے پاس لائے عمدہ عمدہ کا اسباب اقمشہ جنس

اس مرتبہ غنیمت مین ہاتھہ آیا امیر نے اسمین تقسیم کر لیا
خیمے اسقدر تھے کہ ہر ایک کو ملے کئی سو خیمے عمدہ اور ایک نفیس
پالکی امیر نے اپنے واسطے رکھی اوسیدن سے اللہ تعالے
نے امیر مبارک تقدیر کو پالکی نشین کیا القصہ امیر نے وہان سے
سالم و غانم کوچ کر کے مقام لٹیری علاقہ سرونج مین خیمہ
کیا اب بالا راو سردار سرکار سندھیہ واسطے دفع شورش
کہیچیان مذکور بہت خدم و حشم کے ساتھہ آیا جو کہ اسکے
ساتھہ فوج کثیر تھی لہذا امیر نے راجہ کو صلاح دی کہ اب مقابلہ
مناسب نہین بلکہ طرح دینا واجب ہے چنانچہ راجہ بطرف
چندیری جہاڑ مین چلا گیا لیکن امیر نے اوسوقت بہی
ہمت کو نہ توڑا میدان نچہوڑا توپخانہ لچھمن راو کا جو لڑائی
فتح کر کے لیا تہا اپنے قبضے مین رکھا بالا راو بہی سمجھا
کہ اول تو یہ جوانمرد آسان توپخانہ ندیگا دوسرے بسبب

نہونے بار برداری وغیرہ کے لیجانا دشوار ہوگا آخر اوسنے
لیجانے کا بندوبست کرلیا اور دس ہزار روپیے مین توپخانہ
اسپ سے لیکر کہچیون کا تعاقب کیا موضع کوروائی بہونرا سے
پرجو چندیری سے دس کوس پر ہے اگر مقام کیا وہان اپنی فوج
کے چار حصے کرکے واسطے بندوبست کہچی مذکور سے مقرر کیا
اس مدت مین راجہ جیسنگہ نے بہی دس بارہ ہزار پیادہ
و سوار جمع کرلیے تھے اور ایک شخص شیر سنگہ نام کہچی مذکور
کے بہائیو ن سے کہ مرد دلاور اسم با مسمیٰ شیر بیشہ شجاعت
تہا اوس سے آملا تہا ان سب کی صلاح اسپر ٹہہری کہ دلیرانہ
راگہوگڈہ کیطرف چلنا چاہیے چنانچہ جنگل کی راہ سے
راگہوگڈہ پہنچکر چاہا کہ بستی کو لوٹین مگر جو کہ لشکر قوی
سیندہیہ کی طرف سے وہان مقرر تہا قابو نپایا بنجارے
وغیرہ رعایا کو کہ باہر شہر کے رہتے تہے لوٹ لیا اجمال مین

اتفاقاً راجہ جیسنگہ اور راجہ درجن سال مین کہ اوسکا چچا تھا
کچھہ رنج ہوگیا اور درجن سال نے اوسکی رفاقت سے کنارہ کیا
اکثر ہمراہی راجہ کے اوسکے ساتھہ چلے گئے بعض کو کہ وہ
بہی ارادہ جدا ہونیکا رکھتے تھے شیر سنگہ نے سمجھا کر روکا
اور راجہ جیسنگہ سے کہا کہ تم جدا ہوجانے درجن سال
وغیرہ سے اندیشہ نکرنا کہ جس بلانے مین مین تنہا تھا
سپاہ سبندھیہ سے میرا مقابلہ ہوا لفضل آلہی مینے فتح پائی
اب کہ تمہارے ہمراہ اسقدر فوج ہے اور مین بہی ساتھہ
ہون دشمن کو ہٹا دینا کچھہ بات نہین راجہ جیسنگہ کو اطمینان
ہوئی امیر سے پوچھا کہ تم کس غرض سے میرے ساتھہ
ہوے ہو اور کیا ارادہ ہے امیر نے کہا کہ اسوقت
مین تمہاری رفاقت چھوڑنا شرافت و ادمیت سے بعید ہے
انشاءاللہ تعالے جبتک مین تمہارا ملک تمکو نہ دلا دونگا تمہارا

ساتھہ کبھی نچہوڑونگا راجہ اس بات سے بہت خوش ہوا
کہا کہ اگر اسشرط پر آپ قایم رہے تو اسکی خبرامین جو کچھہ ملک
ومال مجھے ملیگا نصف آپکو دونگا آخر دونون مین فوج بالاراؤ
چار گروہ ہوکر ہر طرف سے تعاقب انکا کرتے تھے لیکن راجہ
نے محنت ومشقت رات دن کے پہرنے کی اور ایک جگہہ
نہ ٹہیرنے کی اپنے اوپر گوارا کی تہی اسواسطے یہہ ہاتھہ نہ آتے
تھے اور فوج دشمن انپر قدرت نپاتی تہی اٹھارہ دن تک
امیر شب وروز تاخت وتاراج مین مصروف رہے اور اسقدر
محنت اپنے اوپر مقرر کی تہی کہ سوائے کسی حاجت ضروری کے
گہوڑے لیسے نہ اوترتے اور تدبیر طعام یون کرتے کہ آٹا
کہین سے لوٹ لاتے اور گوندہ لیتے پہر برچہے سے
لکڑیان توڑ کر چقماق سے آگ نکالکر اوسکے آٹے کے پیڑے
بناکر برچہے کی نوک سے باٹیان پکاتے اور اوٹہاکر

گھوڑیکی پیٹھہ پر بیٹھے ہوے کھاتے ایکدن شیر سنگہ نے
روبرو امیر کے کہا کہ اگلے زمانے مین پٹھانون نے ایسے ایسے
رستمانہ کام کیے ہین کہ نام دلیرانہ اونکا ابتک زمانے مین
یادگار اور مشہور ہر دیار ہے اب ایسے آدمی دنیا مین نہین ہے
امیر نے کہا یہہ اشارہ تمھارا بیشک میری طرف ہے اب مین
انشاء اللہ تعالے تنہا بالاراو سے مقابلہ کرونگا اور تمھین
شجاعت مردانہ دکھاؤنگا القصہ امیر یہہ ارادہ کرکے ایکدن صبح کو
مع یک خدمتگار لشکر راجہ جیسنگہ سے جدا ہوکر ایک جنگل کی
طرف چلے قریب شام بالاراو کے لشکر کے متصل پہنچے چونکہ
تنہا تھے کوئی متعرض نہوا امیر بے تکلف فوج مین آے
عقلا اور یافت کیا کہ بالاراو اسوقت توپخانے مین ہوگا دہین
چلنا چاہیے یہہ ارادہ کرکے ساتھہ کمال ہمت کے پا پیادہ
آہستہ آہستہ توپخانے کیطرف چلے جس جگہہ سنتری کھڑا تھا

وہاں پہنچے اتفاق سے اوسنے بہی انہیں نہ ٹوکا یہانتک
کہ قریب بالاراؤ کے چلے گئے اور کسی نے نہ روکا اوسوقت
امیر نے سمند بادپا کو مہمیز کیا جب گہوڑا تیز ہوا باگ پہیری
بالاراو کے مقابل پہنچکر وار سنان آبدار کا کیا مگر قضا اوسکی
نہ تہی نیزہ بچا گیا زخمی نہوا اور بہت جلد مصاحب و ہمراہی
اوسکے مستعد ہو گئے اپنے سردار کی جان بچانی کو اوسکے
حجاب ہو کر امیر سے طعن و ضرب سنان و تیغ کے ساتھ
پیش آئے امیر اونہیں مشغول جنگ تھے کہ بقیۂ فوج بالاراو مسلح
و آمادہ ہو کر جمع ہوے سب نے اتفاق کر کے یہہ چاہا
کہ امیر کو قتل کریں یا گرفتار کر لیں لیکن واہ رے ہمت
و استقلال امیر کے کہ ایسی وقت میں اصلا خیال کثرت
اعدا نکیا اور جرأت و شجاعت میں کچہہ کمی نکی ایسے دلیرانہ
حملے کئے کہ سب دشمن پست و سست ہوے تہرا گئے

ہیبت و شوکت رستم دل سے قوی قوی جوانان و بوجہ
بزدلی بکریے زائد خوفناک ہوسے امیر دشمنون کو قتل
کرتے ہوے صحیح و سالم ہجوم سوار و پیادے سے باہر نکلے
میدان مین بہ تجمل و احتشام تمام ٹہلتے رہے کسی نے تعاقب نکیا
تب ایک وادی کی طرف بتلاش آبادی چلے تاکسی سے
راہ کا نشان دریافت کرین مگر چونکہ شام ہوگئی تہی اور وہ
جنگل ویران تہا کہین رستے کا پتہ نہ ملا رات بہر حیران
و پریشان پہرتے رہے صبح کو لشکر راجہ جیسنگہ کیطرف
راہی ہوے اور خیریت سے اپہنچے مولف حقیر کہتا ہے
کہ اس جگہہ سے شجاعت و جفاکشی امیر کو غور کرنا چاہیے
کہ تمام دن دشمنون مین گہر کر لڑتے رہے رات بہر بیابان
غیر آباد مین بے آب و خور پہرتے رہے آٹہ پہر مین
دم بہر کہین آرام نہ ملا پہر صبح کو بڑے استقلال و ثبات

حال سے راجہ کے دربار مین آئے القصہ راجہ اور اوسکے
ہمراہی شیر سنگہ وغیرہ کہ یہہ سب حال انکے پہنچنے سے پہلے سن چکے
تھے امیر کو دیکھکر کہڑے ہوگئے اور تہور و دلاوری سمجھکر و ملاح
ہوسے بلکہ ہر ایک نے بے اختیار یہہ مصرع پڑہا۔ این کار از تو آید
و مردان چنین کنند۔ آب راجہ درجن سال وغیرہ جو رنجیدہ
ہو کر جدا ہو گئے تھے سب راجہ جیسنگہ سے آملے او متفق ہوکر
بالا راؤ سے لڑنیکا عزم جزم کیا بالا راؤ خبر اتفاق و عزیمت
دلاوران سنکر متفکر ہوا اسکی فوج تو پہلے سے بسبب
ہر روزہ رنج و تعب دوا دوش کے عاجز ہو گئی تہی غرض بعد
مقدمات ہذا بالا راؤ نے راجہ جیسنگہ کو صلح کا پیام بہیجا
اور بعوض صلح نصف ملک دینے پر راضی ہوا راجہ نے
بہی مناسب وقت سمجھکر صلح کو اس عوض مین بہتر سمجہا
صلح کر لی موضع چہرکون وغیرہ اپنے حصے مین لیا اور

راگھوگڈھ وغیرہ آدہا ملک سیندہیہ کے قبضے مین چھوڑ دیا
عساکر طرفین نے محنت و مشقت سے فراغت پائی فساد موقوف
ہوا اسوقت مین درمیان راجہ جسینگہ اور امر سینگہ کی رنج
ہوگیا اسواسطے کہ راجہ نے اوس سے بعد پانے ملک کے
تقسیم بالمناصفہ کا اقرار کیا تہا اور اب ایفائے وعدہ نکرسکا
غرض امر سینگہ آزردہ خاطر اوس سے جدا ہوا اور کسیطرف
چلاگیا چونکہ یہی عہد و پیمان امیر سے تہے راجہ جسینگہ اور
درجن سال کو انکی طرف سے بڑا اندیشہ ہوا آپسمین کہا کہ پٹہان
صاحب ارادہ جوانمرد ہے مبادا وفائے عہد مین سستی دیکہکر
آمادہ پیرخاش ہو اور بندوبست اسکا ہمسے نہوسکے پس
مناسب یہہ ہے کہ کسی حیلے سے امیر کو مار ڈالیے پہر کوئی
مستحق تقسیم ریاست نرہیگا اور پورا ملک صلح مین ملا ہوا
ہمارے ہی پاس رہیگا غرض یہہ ارادہ بد مصمم و موکد کرکے

منتظر وقت رہے امیر ایکروز اپنی فرودگاہ سے بسبب تکلیف
پانوکے زخمکے کہ گھوڑے پر بیٹھنے سے اذیت پڑہتی تھی
پالکی مین سوار ہوکر حضرت مرتضے علی کی ٹیکری پرکہ سرونج مین
مشہورجگہ ہے گئے تھے اور لشکر راجہ وہان سے قریب پڑا تھا
امیر نے کہ اونکے فریب سے آگاہ تھے بوقت معاودت
چاہا کہ اوس لشکر مین ہوتے ہوئے اپنے مقام پر جائین
جسوقت اوس لشکر کے متصل پہنچے راجہ نا جوانمرد نے
اپنی فوج کو اشارہ کیا بہت بیمروتون نے امیر کو گھیر لیا
مگر ہیبت شجاعت سے قریب نہ آسکے دور سے پتھر مار رہے تھے
جو دو چار جوانمرد امیر کے ساتھہ تھے اونہون نے امیر پر
ڈہالونکی آڑ کرلی تھی بہت صدمہ نہ پہنچنے پایا اور کرم خان
نے تلوار کھینچکر اونکا مقابلہ کیا بڑہنے ندیا امیر اوسوقت
ناچار تھے زخمکی تکلیف سے گھوڑے پر سوار نہو سکے

ورنہ اون مقہوروں کو اس خطاے ناسزا کی سزا دینے
انتقام واجبی لیتے جب یہہ خبر نفاق امیر کو پہنچی وہ مسلح
و مستعد آپہنچے اور چاہا کہ اون دغابازونکو اس غدر کا
پورا عوض دین لیکن جیسنگہ حصول مقصد سے مایوس ہوکر
شرمندہ و خجل بعذر خواہی پیش آیا امیر نے بتکلف
رضامندی ظاہر کی مگر دل مین رنجیدہ ہوکر اوسکی رفاقت
چہوڑ دی جو کہ معالجہ جراحت پامین مدت گذری کوئی شکل آمد کی
نرہی ہمراہیان امیر تکلیف خرچ سے تنگ آکر متفرق ہوگئے
زیادہ سو سوار و پیادے سے ہمرکاب نرہے اس عرصے مین امیر
اکبر تیرہ واسطے ملاقات ظہور اللہ شاہ صاحب درویش کے
جو بحالت جذب باہر شہر قنوج کے رہتے تھے گئے
خادمون نے امیر کے آنے سے شاہ صاحب کو اطلاع دی
عرض کیا کہ محمد امیر خان روہیلہ قدمبوسی کو آیا ہے فقیر صاحب نے

روبرو اپنے بلایا امیر حجرے مین گئے اوسوقت کچھہ
نقد وجنس سے امیر کے پاس نتھا کہ نذر درویش کرتے فقط
اخلاص ونیاز کو پیشکش کر کے بعد عرض سلام مسنون
مؤدب بیٹھہ گئے درویش نے پوچھا کیون آئے اور ہمارے
واسطے کیا لائے امیر نے کہا دل وجان سے حاضر ہون
باقی حال میرا خاطر عاطر پہ پوشیدہ نہو گا خدام درویش نے
اشارہ کیا کہ اسوقت کچھہ نذر کرو امیر نے پٹکا جو کسی رفیق سے
لیکر باندھ آئے تھے کمر سے کہول کر پیش کیا فقیر نے کہا
اسکو مضبوط کمر سے باندھ لو امیر نے لینا دی ہوئی چیز کا
مناسب نجانا جب تکرار و اصرار فقیر صاحب نے کہا اور
حاضرین محفل نے بہی اشارہ کیا امیر نے وہ پٹکا لیکر
پہر باندھ لیا درویش نے دعاے خیر دیکر کہا کہ پٹہان تو
انشاءاللہ العزیز صاحب ملک و دولت ہو گا اگر حصول رحمت

وآسایش مین تجھکو رنج و مشقت پہنچے صبر و شکر کرنا ثابت
قدم رہنا کہ ان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا موکد ارشاد
رب صمد ہے امیر یہہ سنکر نہایت شادمان ہوے بعد
حصول اجازت رخصت ہوکر چلے جب باہر آئے ایک محتاج
عورت نے جو اوسی درویش خیر اندیش کے مریدون سے
تہی سوال کیا امیر نے وہی پٹکا کہول کر اوسے دیدیا فقیر نے
مطلع ہوکر اوسے اوسکے قبول کرنے سے منع کیا اوس
عورت نے حسب الارشاد مرشد پٹکا واپس کیا امیر فرودگاہ پر
آئے اور اوس روز دلمین خیال آیا کہ پہلے بہی دو بزرگون
نے بشارت حصول ملک و دولت کی مجہے دی ہے
اور اس تیسرے درویش بزرگ نے بہی امیدوار عنایت
الٰہی کیا ہے اب مناسب ہے کہ کمر ہمت چست باندہ کر
منتظر لطیفۂ غیبی کا رہون ع بہ بنیم کہ تا گردگار جہان +

دربین آشکارا چه دارد نهان ✤ الحاصل سرونج سے
کوچ کرکے شجاعلپور مین آئے وہانکے عامل نے امیر کو
پیام نوکری بہیجا وکیل کی زبانی یہہ بات سنکر امیر نے
کچہہ عذر پیش کیا اسواسطے کہ امیر کو عزم بالاراو کا اوس جگہہ کے
لینے مین معلوم تہا وکیل عامل نے کہا کہ معلوم ہوا آپ
بخوف بالاراو عذر کرتے ہو امیر نے کہا نہین بلکہ اسواسطے
کہ تمہین قدرت میرے نوکر رکہنے کی نہین ہان بعوض دس
ہزار روپیے کے مین ذمہ دار اس مہم کا ہوسکتا ہون
وکیل نے اس بات کو قبول کیا اور پانچہزار روپیے باجازت
عامل امیر کو اوسیوقت لادیے باقی کا بعد وفاے
وعدہ اقرار کیا امیر نے کچہہ روپیہ اوسمین سے اپنے
بہائی کرم دینخان کو دیکر واسطے نوکر رکہنے سپاہ کے بہوپال کو
بہیجا ہنوز وہ بہوپال نپہنچے تہے کہ بالاراو نے پانچ چہہ ہزار

پیادہ وسوار بافسری ایک پنڈت اور عزیز خان نامی افغان
کے واسطے لینے تنجا علیپور کے بھیجے منور خان اور
عمر خان دو پٹھان اور نامی جمعدار اوس فوج مین تھے
امیر نے اون پٹھانون کو کہلا بھیجا کہ ہم تم ہمقوم وہم مذہب
ہین اور مین بعوض دس ہزار روپیے کے ذمہ دار اس جنگ
کا ہو گیا ہون تم بھی اگر میرے شریک ہو جاؤ مین زر مقررہ
نصف تمہین دونگا اونہون نے اس بات کو ننگ
افغانی سے بعید جانکر انکار صاف کیا اوسوقت غیب سے
امیر کے دل مین الہام ہوا کہ بے فائدہ خیال قلت وکثرت
سپاہ ہے فتح وشکست تو من جانب اللہ ہے کمر ہمت
چست باندہ کر اعدا سے مقابلہ کرنا چاہیے یہہ عزم مصمم کر کے
ہمراہیون کو لڑائی پر برانگیختہ کیا اور یون حکم دیا کہ ہنوز زخم
میرے پانو کے اچھے نہین ہوئی ہین لیکن مجھکو گھوڑے

پر بٹہا کر زخمون کو کپڑے سے مضبوط باندہ دو مین تمہارے
ساتہہ رہون اور تم سب مجھسے ملے رہو پریشانی سے بچو اور
جمع ہوکر حملہ کرو لشکر نے حکم امیر مانا فوج عامل نے بہی رفاقت
سے بچنا مشکل جانا بید لیسے ناچار دلاوران نامدار کے
ساتہہ ہوے جب بہادرون نے دشمنون کو بندوق کی زد پر
پایا بار مارتے ہوے بڑہے اور امیر سے بہی ساتہہ حملے
کے رہنے کو عرض کیا امیر نے کہا کہ تم پیادون پر حملہ کرو
مین سوارون پر جاتا ہون غرض لشکر ظفر پیکر پیادون پر
مثل صرصر پہنچا اور کشت عیش اعدا کو تباہ و خراب کرکے
کسیکا نخل ثبات جڑ سے اوکہاڑا کسیکو گردباد حلقہ ہاے
طوق وزنجیر مین گہیرا امیر نامدار نے دس بارہ سوار سے
سوار ونپر حملہ کیا تہا او شیر بیشۂ صولت نے کئی صفونکو
پریشان کردیا عزیز خان سردار فوج حریف مقابل

ہوے ایک وار مین دانتا پا یدار سے کوچ کر گئے امیر
فوج کو چیرتے ہوے بیریکے پاس پہنچے وہان بہ ندرت مختار
فوج کو پایا کہ زین پوش بچھاے بیٹھا پگڑی باندہ رہا تھا
درة التاج شجاعت نے اوس خود سر کے سر پر پہنچکر
نیزے کی آب سے اوسکے حلق کو تر کیا سر کاٹکر نیزے پر
رکھہ لیا جس سر پگڑی باندہی جاتی تھی وہ بجاے دستار
نیزے کے سر پر رکھا گیا سپاہ نے جو افسر او سر دار کے
دیکھے دل باختہ جان بچانے کی فکر مین پڑے آخر
بیدست و پا ہو کر فرار کو قرار پر اختیار کیا سہمیہ و پریشان
ہوے امیر مظفر و منصور فرودگاہ پر لوٹ آئے اور شکر
آلھی بجا لائے دلاوران نصرت قرین خوشی سے آرام مین
خوشدل ہے فراریان ہزیمت گزین ابتر و پریشان وو بختہ
بالا اوسکے پاس پہنچے تیسرے ہی روز بکمال رنج وسوز

عزیز تھا مرید محمد خان کی طرف سے اوسکے تدارک کو آیا لیکن
کو لیخان سے ملگیا اور دونون نے باتفاق بھوپال پر
عزم دست درازی استوار کیا راے ہمت رای بخشی وزیر مین
در جن سال کہیچی سے واسطے مدد کرنے نواب بھوپال
کے گفتگو کر رہا تہا کہ حق بمستحق کو پہنچے جب راے مذکور
نے مرید محمد خانسے سازش اوسکی دریافت کی دہانسے
لوٹ کر پاس کو لیخان کے گیا بھوپال مین نواب
غوث محمد خان نے ہمراہیان مرید محمد خان کو اپنے
ساتھہ موافق کر لیا تہا اس شورش و فساد مین جو مرید
محمد خان نے خبر ورود موکب اجلال امیر با اقبال سنی
بواسطہ معرفت سابقہ رفاقت کا طالب ہوا اور باصرار
کمک چاہی امیر نے عذر کیا کہ مین بالارادہ نوکر ہون
یہان نہین رہ سکتا آخر بعوض ہزار روپیہ طلب

بالاراؤتک وہان کا رہنا منظور کیا جب کو لیخان نے باتفاق
وزیر محمد خان جدید سپاہ نوکر رکھکر بہوپال کا قصد کیا
اکثر سرداران مرید محمد خان اوس سے جدا ہوکر غوث محمد خان
سے ملگئے ایک فساد عظیم برپا ہوا بلکہ طوفان سے بے
تمیزی اوٹہا مرید محمد خان نے جب کوئی صورت بچاؤ کی
نہ دیکہی تو بالاراؤ کو کمک پر بلایا اور قلعے مع ملک دیدینے
کا اقرار کیا بالاراؤ مع کمینو کلب علی وغیرہ آپہنچا
مرید محمد خان نے قلعہ فتح گڈہ حوالہٗ بالاراؤ کیا اور
آپ شہر سے نکلکر بالاراؤ کے لشکر میں خیمہ زن ہوا بالاراؤ
نے قلعے مین تہانہ کلب علی کا مقرر کردیا آپ باہر
ٹہرا رہا القصہ ادہر مرید محمد خان شہر سے نکلا اور شہر مین
عمل دخل غوث محمد خان کا ہوا ادہر کو لیخان اور وزیر محمد
خان سپاہ جرار لیکر دس بارہ کوس پر آپہنچے

بالاراو نے اندیشہ کیا کہ اگر کپتان بنظر حفاظت قلعے مین رہا
اور حریف سے یہان مقابلہ ہوا تو عہدہ برائی دشوار ہوگی
پس حکم حفاظت قلعہ امیر کو دیکر کپتان کو بلالیا امیر نے
بسبب نہونے رسد کے قلعے مین عذر کیا بالاراو نے
کہا مین رسد غلہ وغیرہ بہت جلد بہیجتا ہون اور عنقریب فوج
لکہوا اور بابو سینڈیہہ کہ یہان سے نزدیک پڑی ہے
لاتا ہون امیر ناچار قلعے مین فروکش ہوے بالاراو اور
مرید محمد خان بطرف بہیلسہ گئے کولیخان اور وزیر محمد خان
نے بہوپال پر قبضہ کیا ہمت راے کو واسطے انتظام
علاقہ بیرسیہ کے بہیجتا شہر سے بیدخل اور دورہ ہوجاے
امیر نے چندروز انتظار رسد کر کے بالاراو کو خط لکہا
اوسنے جواب مین بعد عذر خواہی لکہہ بہیجا کہ دولت راو
سینڈیہہ نے واسطے گرفتاری لکہوا کے حکم کیا تہا

وہ یہہ سنکر بہاگ گیا ہے اور سپاہ مین تہلکہ عظیم
برپا ہے چندروز اور صبر کرو ہمراہیون کو تسلی دو
بعد اسکے جب امیر کو تاب تحمل بار انتظار نرہی اور بے غلہ
وغیرہ قیام وہانکا محال سمجہا توپین قلعے کی شہر والون پر
مارنا شروع کیا وزیر محمد خان سے بدید خرابی شہر
کہلا بہیجا کہ اتحاد مذہب وہمگہر ہیسے یہہ کام خلاف ہے
جواب پایا کہ اپنے مسلمان بہائیون کو بہوک پیاس کی
تکلیف مین پانا اور باوجود قدرت رحم نہ کہانا کب قرین
انصاف ہے تب نادم ہو کر کہانا یکواکر ہمراہیان امیر کو
بہیجا سپنے کہایا ایک ہفتے یونہین گذر ہوئی تو پونکی
اگ سے کہانا پکتا رہا ایذا کا نتیجہ آرام تہا ہر چند اس مدت مین
وزیر محمد خان سے نے قلعہ مانگا اور امیر کو اپنے پاس بلایا
کبہی سوائے انکار کچہہ جواب نہ پایا تب اونہون سے ادہر

مایوس ہوکر بالاراؤ سے تین ہزار روپیہ اور قلعہ کو رگانوہ کے عوض بوساطت وکلاے دانشمند مصالحت کی بالاراؤ نے معاملہ درست کرکے اپنے بخشی شیام لال کو امیر کے پاس بھیجا اور اونھین اپنے پاس بلایا اوسوقت امیر نے ملازمان نواب حیات محمد خان مالک ریاست کو بلاکر قلعہ سپرد کیا اور انکو قلعہ دینا مناسب نجانکر متعلقان وزیر محمد خانکو بحراست قلعے سے اونکے پاس بھیجا دیا آپ قلعے سے سامان و سلاح جسقدر رسکے لیکر باہر نکلے پہلا مقام قریب شہر تھا وزیر محمد خان کے سر مین خیال فساد پیدا ہوا پیام دیا کہ تمنے جو کچھہ قلعے سے لیا ہے واپس کردو ورنہ تمہارے حق مین بہتر نہوگا امیر جوانمرد نے کہلا بھیجا مینے یہہ سامان بزور بازو سے مردانہ لیا ہے تمھین اگر مردانگی کا دعوا ہے

آؤ لیلو بسم اللہ ہمین گوسے وہمین میدان اور مینے
جو تمہارے متعلقون کو حفاظت سے تمہارے پاس
پہنچا دیا شاید اوسکے بدلے مین تمہنے مجھے ایذا پہنچانے
کا ارادہ کیا ہے وزیر محمد خان بہت پشیمان ہوے
امیر نے دوسرے کوچ کا قصد کیا اسی اثنا مین معلوم ہوا
کہ بالا اوفوج کثیر لشکر قریب شہر آپہنچا امیر نے
اودہر جانا چاہا اب وزیر محمد خان نے بواسطۂ
جمعیت اسلام امیر کو اپنی طرف بلایا خدا واسطے طالب
مدد ہوا امیر نیک نہاد نے اول اوسکی بدروشی
یاد دلائی خجل کر کے آخر شریک حال ہوے وزیر محمد خان
نے شہر سے نکلکر لڑنے کا ارادہ کیا اور امیر نے اوسے
اس قصد سے روکا اسلیے امیر قرین صواب دید ...
تہی لیکن اوسنے اپنے عزم پر عمل کیا شہر سے نکلکر رسالہ

خاص نواب حیات محمد خان ہمراہ لیکر تمام فوج کو تین گروہ
کیا لڑائی شروع ہوئی ہر جماعت اپنے مقابل سے ملگئی
اسوقت بابوجی سیندہیہ نے جو سرداران بالا راؤ مین دلاور
جنگ آزمودہ تہا رسالہ خاص نواب صاحب پر سخت حملہ
کیا انہون نے بہی پاے ثبات مضبوط گاڑلیا دونون
طرف سے بہت دیر تک دلاوری وہمت ظاہر ہوئی اگرچہ
کسی نے ضرب وطعن مین کمی نکی لیکن فوج سیندہیہ کو
غلبہ ہوا لشکر نواب پر مغلوبی ظاہر ہوئی قریب تہا
کہ رسالہ شکست کہاے اور پیچہے ہٹ جائے مگر امیر نے
آگے بڑہکر دشمنون کو ڈانٹا اور دوستون کو للکارا
اودہر بڑہنے والون کو نیزہ بڑہا کر ہٹایا انکا غلبہ گہٹا یا
ایدہر گہٹے ہوؤنکا دل غیرت دلاکر بڑہایا انکو یہہ سنایا
کہ تمنے نادانی سے اول میری رائے نمانی تدبیر محکم

سے یہی بات جانی بڑے جوش و خروش سے میدانمین
آئے اعدا سے مقابلہ کیا اب پست ہوتے ہونگے
ڈاہوس کے ساتھ ملک و مال بہی کہوتے ہو خبردار ثابت
قدم لڑتے رہو اگر تاب ثبات نہو لڑتے ہوے شہر تک
ہٹو اور شہر پناہ کو پشت پناہ کر کے ٹہیرو اور خوب لڑو
سب نے اس صلاح پر اصلاح امیر کو مانا رائے کو محض
خیر اور صاحب رائے کو خیر خواہ جانا شام تک چہٹتے ہوے
لڑتے رہے رات کو دونون لشکر جدا ہوکر ہر ایک علیحدہ
علیحدہ خیمہ زن ہوے امیر اوس رات قریب شہر کے
ایک باغمین ٹہرے جسوقت رستم رخش سوار روز کی
آمد آمد کا شور ہوا اور سپہ سالار انجم مع فوج اوسکی ہیبت سے
بہاگا امیر نے مع رفقا باغ سے نکلکر یہہ تدبیر کی کہ
ایک نشیب مین قریب باغ چہپکر بیٹہہ گئے اور کرمحمد خان سے

کہ عزیز قریب رئیس بھوپال کے تھے اور اکثر حال انکا
ہمراہیان امیر میں انکا بلاکر کہا کہ تم سوار ہوکر فوج حریف
پر حملہ کرو جب وہ بڑہیں تم ہٹو یہانتک کہ اونہیں یہانتک
لے آؤ ذرا اور عالیشان اکبر محمد خان سے نے تنہا فوج دشمن پر
حملہ کیا دشمنوں سے نے تنہا دیکھکر طمع کی پکڑنا یا مارنا
چاہا چاروں طرف سے سمٹکر انپر آئے یہہ قراولی کرتے
لڑتے ہوئے موقع مقررہ پر لے آئے جب یہہ اوس
نشیب میں اوترے دشمن گھیرے رہے وہاں اکبر
محمد خان گھوڑا بڑہاکر نکل گئے امیر نے اعدا کو زد پر پاکر
بندوق کی باڑ ماری ایک وار میں تمام فوج حریف کا
کہ سواران پنڈارہ سے تھے اور اکبر محمد خان سے لڑتے ہوئے
آئے تھے کام ہوگیا اور دشمنوں کو یہہ بڑا صدمہ پہنچا
امیر مظفر و منصور فرودگاہ پر لوٹ آئے چونکہ اوندنوں میں

بدفعات تحریر دولت راؤ سیندھیہ واسطے گرفتاری لکھوا
سردار کے آئی تھی اسلیے بالارادے توقف دینکا
مناسب نجانکر بعد مصالحت کوچ کیا اکبر محمد خان جنکا ذکر ابھی
ہوچکا ہے قوم پٹھان خانوادہ مرزی خیل سے جنمین
اجتک حکومت ریاست بھوپال سے ہے بڑی شریف جوانمرد
جوہر تیغ شجاعت بحر ذخار سخاوت تھے جیسے امیر تہور تخمیر
سخاوت پناہ کے ساتھ ہوے آخر وقت رفیق و شیر
رہے امیر کی رفاقت مین بڑے بڑے کام کیے
مستحق عنایت ہوگئے بعد پانے ریاست کے سرکار
امیر سے بڑی جاگیر پائی عمائد مین مشخص امراے امیریہ
مین بعنایات خاص آقا مختص تھے ۱۲۵۷ بارہ سو ستاون
ہجریمین قاصد خلد ہوے بعد اونکے اونکے جانشین
میان بہادر محمد خان مرد آزادہ روش سادہ مزاج اجتک

اس ریاست مین جاگیردار بزرگون کے شمار مین ہین
روزگار دولت وزیریہ مین کسی امر خلاف رضاے سرکار
کے مرتکب ہونے سے مورد عتاب ہوکر وطن کو چلے
گئے تھے زمانہ سلطنت علیہ مین آپ سے خداوند وقت
کے عہد مین اپنی جاگیر پر بحال ہوے مع اولاد دعاے
بندگان سرکار مین اوقات خوش بسر کرتے ہین القصہ
بعد گذرنے اوس حال کے وزیر محمد خان نے
بہت چاہا کہ امیر ہمارے پاس رہین امیر نے مناسب
نجانا نرسے نواب بھوپال سے ملے اونہون نے
شجاعت وہمت کی تعریف کرکے بڑی محبت اور دلجوئی
سے اپنے یہان امیر کو رکھا اور نگہداشت سپاہ کی
اجازت دی وزیر محمد خان رشک وافسوس مین
اپنے مقام کو چلے گئے امیر نے ہر طرح نواب کو راضی

رکھا امور ریاست مین خیر خواہی ظاہر کی بسبب فتنہ و فساد
کے تحصیل ملک موقوف تھی امیر نے تحصیل اطراف
کر کے آٹھ مہینے تک سپاہ کو خرچ دیا اور قریب دس ہزار
آدمیون کے لشکر کر لیا جو کچھ نواب کے یہان سے ملتا
سپاہ کو دیتے بعض اوقات اہل شہر سے بطور مصادرہ
کچھ وصول کر لیتے چندی اسیطرح گذری جب کوئی
صورت نہ دیکھی نواب سے رخصت چاہی نواب نے
انکار کیا اور پوچھا مجھے کسکے سپرد کرتے ہو امیر نے
کہا تمہین حافظ حقیقی کو سونپا پھر وزیر محمد خان سے
نواب کو ملوادیا دونون مین صفائی کرادی ہنگام وداع
امیر نے کہا مین تمہارا دوست ہون جب کوئی سخت
کام درپیش آئے مجھے اطلاع دینا انشاء اللہ تعالے
جان و مال سے اعانت مین دریغ نکرونگا نواب

بطور تحفہ وقت رخصت چار توپین اور ایک ہاتی باصرار
دیتے تھے امیر نے قبول نکیا اور کہا مجھکو ایک شمشیر خونریز
اعداکلید فتح وظفر اور ایک اسپ تیز باد پا سر حصول
مقاصد مین کافی وافی ہے اگر کسیوقت ایسی چیزون کی
ضرورت ہوگی منگوالونگا فقیر مؤلف کہتا ہے کہ یہانتک
متفرق احوال سیر وسفر امیر کے جو جمع کئے گئے
موافق بیان مؤلف امیرنامہ فارسی کے تھے اوسیکے
مطابق متعلق باب اول متضمن آغاز کتاب کے کئے گئے
آگے تیسرے باب سے ذکر آئیگا امیر کے ہولکر سے
ملنے کا وہان سے آخر تک اپنی تحقیق کو بھی دخل دیا جائیگا
اب دوسرے باب مین اوسیطرح مختصر حال سرداران
دکن قوم مرہٹہ کا لکھا جاتا ہے بعض کتب مورخین متاخرین کے
مقابلے سے کہ مورث فوائد جدید ہو اور ناظرین کتاب کو

احوال بزرگان جسونت راؤ ہولکر مع بعض حالات

اونکے ہمعصر امیر معلوم ہو جائے

دوسرا باب احوال سرداران دکن قوم مرہٹہ کے بیان مین

ذکر راجہائے قدیم کتب مبسوطہ تواریخ مین مفصل مذکور ہے
یہان اوسکا بیان کیا ضرور ہے فقط حال راجہ ساہو پسر
سنبھا پور سیوا لکھا جاتا ہے اوسکا دادا سیوا اگرا سیہ قوم
مرہٹہ سے کرناٹک مین پیدا ہوا جوانی مین زور بازو و یاوری
بخت سے کچھہ صحرائی جمع کرکے سپہ سالار بنکیا دو چار قلعے
اطراف کے لیکر مدعی جہانداری ہوا حسا کہ حضرت ماثر
سلطان اورنگ زیب تاج آرا عالمگیر شاہ اوسکی سرکوبی کو
آئے ناتجربہ کار نے مقابلہ کیا بہت جلد شکست کھاکر
بہاگا غازیان منصور قلعونکا انتظام کرکے لوٹ آئے
چندروز سیوا پریشان پہرا آخر نادم ہوکر بوسیلہ راجہ جیسنگھہ

والے جب پور سنہ ۷۲ ایکہزار بہتر ہجری مین حاضر دربار
شاہی ہوا بعد چند روزہ حضور بخوف گرفتاری پہر دکن
کیطرف بہاگا اور فساد اوٹہاتا رہا بحالت بغاوت
سنہ ۹۰ ایکہزار نوے ہجری مین مرگیا اوسکے بیٹے سنبہانے
بہی وہی طریقہ اختیار کیا پانچہزار مفسدون کے ساتھہ
فساد انگیزی مین مصروف تہا آخر افواج شاہی نے آکر
اوسے قتل کیا اور اوسکے اہل وعیال کو اسیر کرلیا ساہو
اوسکا بیٹا مدت تک قید سلطانی مین رہا بعد قتل
سنبہا کے اوسکے بہائی سنتا نے نشان فتنہ انگیزی
اوٹہایا وہ بہی مجاہدان سپاہ عالمگیر شاہ کی ہاتہہ سے
مارا گیا قسمت کی یاری اور بعض امرا کی طرفداری سے
ساہو پسر سنبہا بحکم سلطانی قید سے رہا ہوا بخطاب
راجہ اور منصب ہفت ہزاری سرفراز ہو کر وطن کیطرف

رخصت کیا گیا سا ؤ آخر سنبہا مفسد کا بیٹا تہا اوسکی
راہ چلا لشکر کثیر جمع کر کے قلعہ ستارہ وغیرہ لیکر شہر پونا
کو اپنا دار الریاست مقرر کیا کسینے سرکوبی جو نکی اوسکے
سر مین سودا سے شاہی پیدا ہوا اور یہہ دانشور جواں مرد و منتظم
آدمی تہا دو چار راجہا سے قرب و جوار اوسکے مطیع ہو گئے
خیال خام سے کچہہ پختگی پائی جب باغ عمر کو خزان پیرییسے
خراب اور بہار حیات کو پا بر کاب پایا اوسنے خلاف
او امراسکے پسند نکیا کہ برادران نالایق خویشاوند ناکارہ سے
کسیکو اپنا جانشین کرے بلکہ اپنے مصاحبون سے
بعد امتحان عقل و فراست کسیکو ولیعہد کرنا چاہا اور اسی
خیال سے بالاجی وغیرہ آٹھہ سرداروں کو جو اوسکے
مصاحب تھے ایک بزم خاص مین جمع کر کے تین لیمو
منگوائے اور اونکے آگے رکھد یے ہر ایک سے کہا کہ ان

تینون کو ایک دوسرے پر رکھدو سات امرا اس بات کو
نسمجھے تین لیمو اوپر تلے نرکھہ سکے خواص ہر ایک کے
جاتے رہے ششدر ہوگئے ناچار معترف عجز ادراک ہوے
بلکہ حل کرنا اس معمے کا امکان سے خارج سمجھے بالاجی
پنڈت آٹھوان اونمین کا بڑا عقیل ذہین خوش نصیب منتظم
آدمی تہا اوسنے اپنی اونگلی سے تین چہلے نکالکر لیمو کے
نیچے رکھے اور سوال کا جواب خوب اداکیا نہ تنہا راجہ اور
حاضرین نے آفرین کہی بلکہ جسنے سنا بیساختہ تحسین
کی راجہ نے اوسیوقت کنجیان قلعون اور خزانون کی
سپرد کین اپنا جانشین کرکے سپاہ و ملک کے
امرا سے نذرین دلوادین اور پیشوا خطاب دیا بعد چند
روز کے سنتا لاولد مر گیا بالاجی بجاے اوسکے حاکم ہوا
ہرچند بعض بدخواہان ریاست کے اغوا سے سنتا کی زوجہ نے

ایک لڑکا اپنی قوم کا جسے متبنے کیا تہا ساؤ کا بیٹا مشہور
کر کے مستحق حکومت بتایا لیکن اوسکے دروغ نے
فروغ نپایا پیشوا نے اوسے مقید کیا آپ حکمرانی کرتا رہا
اوسکے وقت مین ملہار نام ایک شخص قوم ہولکر سے
شکستہ حال بے برگ و نوا فوج مین کسی ہمقوم رسالدار کی
بارگیری کرتا تہا جو کہ کچہہ عمال اطراف نے بالاجی سے
انحراف اختیار کیا تہا اسے اونکی گوشمالیکا خیال ہوا فوج
جو اوسطرف جانیکو مقرر کی اوسمین وہ رسالدار بہی تہا
جسکے یہان ملہار تہا تہا رسالدار نے بپاس ہمگہری
اوسسے اپنی لڑکی کی شادی کردی اور عوض اپنے لڑنیکو
بہیجا ملہار سے لڑائیو نمین اچہے اچہے کام بن آئے اور بڑے
رتبے کو پہنچا اسیطرح قصہ ہے جنگو نام قوم سیندہیہ کے
پہنچا جو کفش بردار تہا سیندہیہ کا گروہ ایک روز پیشوا کے

جوتے لئے کہین بیٹہا تہا اتفاق سے خواب نے غلبہ
کیا جوتے ہاتہہ مین لئے ہوے سینے پر رکہکر سو گیا
دونون ہاتونسے بڑی احتیاط کے ساتہہ دبائے تہا
بالاجی کسی حاجت کو اوٹہا کفش بردار کو بلایا چاہا کہ خود
جوتے پہنکر باہر جاے جوتے بہی نپاے ایدہر اودہر
دیکہا ایکطرف کفش بردار پر نظر پڑی کہ جوتے سینے
پر رکہے ہاتہہ سے دبائے سورہا ہے بالاجی یہہ حال دیکہکر
خوش ہوا اور یہہ خیال کیا کہ اس شخص نے جوتونکی
اسقدر حفاظت کی اگر کوئی بڑا کام اسکے سپرد کیا جاے
بیشک بڑی احتیاط عمل مین لائے بالاجی اسی فکر مین
تہا کہ خدمتگار خفتہ بیدار بخت کی آنکہہ کہلی آقا کو سرپر
کہڑا پاکر پریشان ہوا ڈرا اونے تسلی دی مطمئن کیا
اوسیوقت خلعت عنایت کیا اور کسی منصب بلند پر مقرر

کردیا تا آنکہ ارکان دولت سے ہوگیا آخر مین بہی جنکوجی سیندہیہ اور ملہار راو کل کاروبار ریاست کرتے تھے جب پیشوا مرگیا اوسکا بڑا بیٹا باجی راو مسند حکومت پر بیٹھا تب اوسکا چہوٹا بہائی جمنا آیا نائب بڑے بہائی کا اور مختار مہمات ملک رہا

بیان دکہنیونکے دخل پانیکا سلطنت ہندوستانمین

عہد سلطنت بادشاہ جہجاہ محمد شاہ سلطان دہلی مین محمد خان بنگش نواب فرخ آباد نے جمعیت کثیرہ فراہم کرکے بندیل کہنڈ پر لشکر کشی کی اور راجہ چہترسال بوندیلہ سے محاربات عظیمہ کرکے کالپی صوبہ وغیرہ علاقون پر حکومت پائی پہر قلعہ جیت گڈہ کو گہیرا راجہ مذکور ایک سال تک محاصرے مین مصروف جنگ رہا آخر مغلوب وتنگ ہوکر باجی راو پیشوا سے مدد وکمک چاہی وہ ساٹہہ ہزار پیادہ

وسوار ہمراہ لیکر ادہر متوجہ ہوا موضع جھتنا پر جو متصل
جیت گڈہ کے ہے آکر بندوبست مدد و رسد افغانان
بخوبی کیا فوج بنگش نے تنگ آکر عزم جزم کیا کہ قلعے پر
حملۂ سخت کرکے فتح حاصل کرین اور یورش کرکے
قلعہ لے لیا اب بالاراو نے انہین قلعے مین گہیر لیا اور
تنگ کیا بنگش مصالحت کرکے لوٹ آیا راجہ چہترسال
اپنے قلعے مین آیا اور شکر اعانت باجی راو ہوا کہا کہ
تمہارے حسن سلوک کا کچہہ عوض مجھسے نہین ہوسکتا
تمنے بڑا احسان کیا ہے میرے دو بیٹے صلبی ہین
اور تم بھی بجاے فرزند کے ہو مین اپنے ملک کے
چار حصے کئے دیتا ہون دو ربع دونون لڑکون کے
ایک حصہ تمہین بطور ہدیہ دیتا ہون چہارم میرے مصارف
کو رہیگا باجی راو نے قبول کیا کو بندپنڈت کو اپنی طرف سے

اوس حصے کے انتظام کیواسطے چھوڑکر خود دکن کو لوٹ گیا
چند سالکے بعد چہترسال راہی ملک عدم ہوا اور اوسکے بیٹون
مین باوجود تقسیم پدری ملک ومال پر منازعت ہوئی بڑا بہائی
جو رجوع بطرف درگاہ شاہ رکہتا تہا امداد شوکت شاہی سے
مستقل راجہ ہوا ملک ومال مقبوضہ برادر بزور لیکر اوسے
نکالکر حکومت کرتا رہا چھوٹا بہائی مضطر ناچار جلاے وطن
کرکے باجی راؤ پیشوا کے پاس بتوقع اعانت وعنایت
آیا اور بعد ملاقات مدعا کہکر بعوض دلادینے حصہ موروثی
کے اداے زرکثیر کا وعدہ کیا باجی راؤ فوج جرار ہمراہ لیکر
دوبارہ بندیل کہنڈ مین آیا برادر ظالم سے نے درگاہ شاہی
مین اطلاع دی بحکم سلطانی گردہرناگر صوبہ دار آلہ اباد
مع لشکر اوسکی مدد کو آیا دکہنیان سے بے دولت تاراج
ملک بندیل کہنڈ مین مصروف ہوے اور فوج شاہی کا

مقابلہ کیا صوبہ دار مارا گیا لشکر شکست پاکر پریشان ہوگیا
باجی راؤ فتح پاکر دونون بہائیون سے نقد و جنس
بہت کچہہ لیکر مقر اصلی کو لوٹا یہہ واقعہ سنہ ۱۱۴۲ مین واقع ہوا
بعد چند سال کے سنہ ۱۹ جلوس محمد شاہ مین باجی راؤ نے
مع جنکوجی سیندہیہ و ملہار راؤ ہولکر کے قصد ہندوستان کیا
لشکر جرار سے حرکت کرکے ملک گجرات اور مالوہ پر
قبضہ کر لیا اور انتظام کرتا ہوا دریاے نربدا سے ایدہر
اوترآیا اوجین مین داخل ہوا راجہ جیسنگہ والی جیپور
صوبہ دار اوجین اوندنون وہین تہا کہا گیا ہے
کہ باجی راؤ کا اسطرف آنا اوسیکے اشارے سے تہا
راجہ نے اوسی ملک واسطے استحکام رابطہ اتحاد کے
صوبۂ اوجین اوسکے حوالے کیا وہان باجی راؤ نے
اپنی طرف سے پرگنہ مہیسر اور اندور ملہار راؤ کو اور

علاقہ اوجین جنگو جی سیندہیہ کو جاگیر مین دیکر آپ گوالیار کیطرف چلا اوس ملک مین پہنچکر قبضہ اپنا کیا صوبہ داران اگرہ و اجمیر سے زر معاملہ لیا راجہ کوہد سے بعد مجادلۂ دو ماہہ غالب آکر علاقہ بہدا ور آیا اوس سے زر مصالحہ وصول کرکے میان دو آب مین آکر شورش برپا کرنیکا خیال دلمین لایا لیکن دستور الممالک نواب منصور علیخان والے لکہنؤ سد راہ ہوے جمنا پار آکر بوقت عبور چار پانسو آدمیون کو دکہنیون مین سے کشتہ و خستہ کیا باجی راؤ اودہر مجال دخل نپا کر دہلی کی طرف پہرا اور میلہ کالکا کا لوٹ کر لوٹا اب فوج شاہی اوسکی گوشمالی کو متعاقب چلی باجی راو یلغار کرتا ہوا براہ اوجین دکہن کو چلا گیا اور تہوڑے دنون کے بعد راہی عدم ہوا بالاجی بڑا بیٹا اوسکا مسند حکومت پر بیٹہا منجہلا رگناتہ

حقیقی چہوٹا بہائی مسند نشین کا نائب اور شمشیر بہادر
چہوٹا جو طوائف سے تہا دیوان ہوا بالاجی نابہا کے
جو بڑا بیٹا باجی راؤ کا اور جانشین پدر تہا تین بیٹے ہوے
بڑا بسواس راؤ منجہلا ادہو راؤ چہوٹا نرائن راؤ دوسرا
بہائی بالاجی کا لا ولد تہا اوسنے بہاؤ نامی ایک طفل
ہمقوم کو متبنے کیا سنہ ۱۱۵۶ ہجری مین راجہ سوائی جیسنگہ
والے جیپور فوت ہوا اور اوسکا بڑا بیٹا راہوراسیری
سنگہ جو بطن دختر راجہ جودہپور سے تہا جانشین پدر
ہوا چہوٹا بہائی مادہو سنگہ سیسودیہ جو دختر راجہ
اودیپور کے پیٹ سے تہا بہائی سے رنجیدہ ہوکر
اپنے نانا رانا سے اودیپور کے پاس چلا گیا رانا
نے اپنے ایک قریب سردار کیشو راؤ نامی کو پاس نابہا
پسر باجی راؤ پیشوا کے بہیجا اور واسطے اعانت و امداد

اپنے نواسے کے بلوایا بعد فسخ اور دلا دینے ملک کے
ایک کرور روپیہ کا وعدہ کیا بالاجی نے قبول
کیا اور ملہار رائو ہولکر کو ت شکر دیکر اس مہم پر مامور کیا
ہولکر اودیپور مین آیا راجہ جگت سنگہ والی اودیپور نے
واسطے استحکام روابط اتحاد کے ملہار راو سے
پگڑی بدلی یہہ ایک رسم ہے تمام اہل ہند مین عموماً اور
خاندان راجپوتان مین خصوصاً معہود واسطے استواری
مواثیق عہود واخوت ومحبت کے جیسے عرب مین
محالفہ ملہار راو نے واسطے دلا دینے ملک کے
ہمراہ مادہو سنگہ جیپور پر لشکر کشی کی اور ایسری
سنگہ سے مدتون تک لڑتا رہا جب عقدہ اس
مہم کا اوسکے ناخن سعی سے نکھلا تو ضلع جیپور کو
لوٹ کر گذر کرنیمین مصروف ہوا اس عرصے مین

ایسری سنگه والی جیپور نے کیشوراؤ کو جو بامون
مادہو سنگہ کا ہوتا تہا بلایا اوسنے باوجود روکنے
ملہارراؤ وغیرہ سے کے نمانا چلا گیا ایسری سنگہ نے
نظر بند کرکے زہر دلوا دیا جب یہہ بدعہدی راجہ سے
دیکہی کارپردازان ریاست اوس سے منحرف ہوگئے مادہو
سنگہ سے ملک جیپور سپرد کردینا چاہا اور ملہارراؤ
کو کہ بوندی پر مقیم تہا بلایا ملہارراؤ سانگانیر پر آیا اور
ایسری سنگہ کی گرفتاری کا ارادہ کیا ایسر سنگہ
ناچار ہوا اور زہر پیکر مرگیا منتقم حقیقی نے وہی سزا اوسکو
دی جو اوسنے کیشوراؤ سے بدسلوکی کی تہی سنہ ۱۱۶۵ھ
مین مادہو سنگہ کامیاب ہو کر حاکم جیپور رہوا ملہارراؤ نے
وہان سے کوچ کیا مادہو سنگہ ایفاے اقرار زرمقررہ
نکرسکا ملہارراؤ اوسکے عوض مین ٹونک ٹوڑے

مالپورے پر قبضہ کر کے مہیسر کی طرف چلا گیا

دوسرے سال مین بعد اسکے مابین نواب منصور علی خان

والے لکھنؤ اور نواب احمد خان بنگش رئیس فرخ آباد

کے مقاتلہ و مجادلہ ہوا راجہ نول رائے نائب

منصور علی خان کا لڑائی مین مارا گیا بنگشون نے

الہ آباد تک ملک منصور علیخان کا لے لیا منصور علیخان

دہلی مین آئے اور بطلب مدد وعدہ زر کثیر کے ساتھہ

خط ملہار راؤ ہولکر کو لکھا ملہار راو ۱۱۶۳ھ مین براہ کالپی

فرخ آباد پر آیا شمس آباد مین مکانات نواب

بنگش کے خراب کیئے دہلی سے منصور علیخان بھی مع

فوج فرخ آباد کی طرف آئے نواب احمد خان بنگش

ان دو فوجون سے لڑنیکی مجال نپا کر فراری ہوا کوہ

کمایون پر پہنچکر وہان کے راجہ سے کوہستان دشوار

گذار مین مامن طلب کیا ملہار راؤ اور نواب منصور علیخان
بہی متعاقب کوہ کمایون تک گئے لیکن تنگئی راہ و
سختی مسکن دشمن سے تنگ ہوکر بوساطت نواب والاجاہ
حافظ الملک حافظ رحمت خان حکمران ملک کٹھیر صلح کرلی
منصور علیخان نے ساٹھہ لاکھہ روپیہ اور نصف ملک
نواب بنگش کا دیکر ملہار راؤ کو اجازت واپسی وطن
دی نیمہ باقی بنگش کو معاف کیا ۱۱۶۶ ہجری مین راجہ
بہاؤ پسر خوانده پور باجی راؤ باشارہ سورجمل جاٹ
والی بہرت پور بسواس راؤ نا بہا اپنے عم کو تخت
دہلی پر بٹہانے کو لایا جنکو جی سیندہیا اور ملہار راؤ
وغیرہ بڑے بڑے امرا دکن کے لشکر جرار ہمراہ لیکر
ملازم رکاب آقا ہوئے اسوقت مین سلطنت دہلی
بنیان متزلزل ہے نظم و نسق مین ہزار فتنے خلل انداز

ہین نہ شاہ کو رعایا کی خبر ہے نہ رعایا کو شاہ کا ڈر ہر دیرے
کو ہمسری مہر کا سودا ہے ہر قطرے کو برابری بحر کا
دعوا سورجمل دہلی کے محاصرے مین تہا نواب نجف خان
بہادر اوس سے سرگرم مقابلہ و مقاتلہ تہے ہنوز دکھنیان
برگشتہ بخت منزل مقصود کو پہنچے تھے کہ سورجمل کا
نجم اقبال احتراق مین آیا نرخم گولی مورچال مین مارا گیا
فوج اوسکی پریشان ہوکر بہرت پور کو گئی احمد شاہ ابدالی
مع لشکر خونریز و توپخانۂ آتش انگیز حسب الطلب نواب
نجیب خان کابل سے کوچ کرکے اٹک سے اوترآیا راجہ
بہاو پیش قدمی کرکے پذیرا ہوا دہلی ہوتا ہوا پانی پت
پر پہنچا اکثر امراے شاہی مثل احمد خان بنگش اور
دوندیخان و حافظ رحمت خان و شجاع الدولہ احمد شاہ سے
ملکر شامل اوسکے لشکر کے ہوے دکھنیون سے

تاب محاربہ عساکر اسلام نلاکر گرد اپنی سنگر بنا یا درانیون نے
انکا محاصرہ کیا تفصیل اس جنگ عظیم کی کتب تواریخ مین موجود
ہے آخر بہاؤ اور بسواس راؤ اور جنکوجی سیندہیہ کارزار
مین بہ کارزار علف تیغ آبدار اہل اسلام ہوے ملہار راؤ
جان بچاکر اور دکھنی شکست فاش پاکر بہاگے احمد شاہ
مظفر و منصور چند روز دہلی مین رہکر کابل کو لوٹ گیا ملہار راؤ
نے بعد چلے جانے احمد شاہ کے میدان خالی پاکر جواہر
سنگہ پسر سورجمل پر جو بوقت مقابلہ احمد شاہ موافقت
سے دست بردار ہوا تہا لشکر کشی کی دکھنیون کے
اقبال پر ادبار غالب تہا اس مرتبہ جنگ مین جو بمقام
کومہیر علاقہ بہرت پور واقع ہوئی تہی کہنڈی راؤ ہولکر پسر
ملہار راؤ مارا گیا القصہ جواہر سنگہ نے ملہار راؤ سے
صلح کرلی عذر خواہی کرکے لشکر کشی کا خرچہ ہرجہ دیکر

رخصت کیا ماد ہو راؤ منجھلا بیٹا نا بھا کا مسند نشین ہوا
اوسنے اپنے چھوٹے بھائی نرائن راؤ کو اپنا نائب
کیا جب امیر الامرا نواب نجیب خان سے کہ مختار المہام
سلطنت دہلی تھے دنیا سے انتقال کیا امراے دولت
مین باہم نزاع اور نظم و نسق مین خلل واقع ہوا تو جواہر سنگھ
جاٹ نے وقت پاکر باپ کا انتقام لینے کا عزم کیا اور
دکھنیونکو مدد پر بلایا پھر ملہار راؤ ہندوستان مین آیا اسمرتبہ
اوسنے جواہر سنگھ کو قلعہ اکبر آباد خالی کرادیا خود دہلی
جاکر شاہ عالم سے زر معاملہ لیا مسند اکبر آباد بنام
جواہر سنگھ لکھوادی پھر دہلی سے کوچ کر کے جیپور پر
آیا چونکہ کار پردازان جیپور نے بعد چلے جانے
دکھنیون کے ٹونک ٹوڑے مین پھر اپنا عمل دخل کر لیا
تھا اسمرتبہ ملہار راؤ نے اونھین تنگ کر کے

سند علاقہ ٹونک اور پرگنہ رام پورہ کی اپنے نام
لکھوالی اور تہا سنے ہٹھا کر دکن کو چلا گیا الحاصل
مادہورا و سنے اپنے حکومت کے عہد مین جی آپا قایم
مقام جنکو جی سیندہیہ کو بڑے لشکر سے مہم جودہپور
پر مقرر کیا جی آپا سنے اوس ملک مین اکر جودہپور اور
ناگور کو گھیرا راجہ بجے سنگہ والے جودہپور ناگور مین
تہا جی آپا سنے کچھہ فوج جودہپور پر چہوڑ کر آپ ناگور
کا محاصرہ کیا آخر بجے سنگہ سنے تنگ آکر دو سپاہیون
کو بوعدہ انعام و جاگیر واسطے قتل جی آپا کے اوسکے
لشکر مین بہیجا دونو سپاہی اوسکی فوج مین گئے
فریب سے آپسمین لڑے جب مقدمہ بغرض فیصلہ جی آپا
تک پہنچا دونون سنے روبرو جا کر موقع پا کر چہرپونسے
اوسے مار لیا لشکر دکن آوارہ و سراسیمہ درہم و برہم

ہوا رانوجی سیندہیہ چہوٹا بیٹا جنکو سیندہیہ کا بڑے
بہائی کے مارے جانے کی خبر سنکر غمناک و مضطر
ہوا بڑے غضب اور غصے سے حرکت کرکے بافوج جرار
و توپخانۂ آتش بار علاقہ جودہپور مین آیا اور تمام ملک کو
تاخت تاراج سے خراب کیا آخر راجہ بجے سنگہ نے
ناچار ہوکر مصالحت کی صوبۂ اجمیر عوض صلح دیا ڈیڑہ لاکہہ
روپیہ سالانہ بطور نعلبندی ہمیشہ مقرر کیا انوجی تہانہ اجمیر
مین بٹہاکر دکن کو لوٹ گیا چونکہ ٹونک کو بعد چلے جانے
ملہار کے پہر جےپور والون نے لے لیا تہا اسواسطے
ملہار ١١٦٦ ہجری مین پہر نے نہایت سپاہ ہمراہ لیکر
ٹونک مین آیا بعد لوٹ و مار کے قلعہ بہوم گڈہ پر جواب
مشتہر بہ امیرگڈہ اور دارالحکومت رئیسان خاندان عالیہ
امیریہ کا ہے مورچے لگائے پندرہ روز تک

لڑتا رہا سنبے خالی سے گئے بڑواڑے گو گیا وہان سے زرمعاملہ
لیکر پہر ٹونک پر آیا اور بعد تین مہینے کی لڑائی کے قلعے
پر قابض ہوکر زمین سے برابر کیا پہر ٹونک مین تہانہ
بٹہا کر جے پور سے زر معاملہ لیتا ہوا طرف بندیلکہنڈ کے
گیا اور عالم پور مین متصل جالون اجل طبعی سے مر گیا
چونکہ ملہار راؤ کے اور کوئی لڑکا سوا کہنڈیرا اوسکے
نہ تہا اور وہ کہمیر کے محاصرے مین مارا گیا جیسا اوپر
مذکور ہوا اسلیے اہلیا بائی زوجہ کہنڈیرا اوسنے
جو دکن مین تہی بعد فوت ملہار راؤ تکوجی نامی ایک
شخص ہمقوم کو متبنےٰ کر کے بجائے ملہار مسند نشین کیا
انہین دنون مین مادہو راؤ پیشوا سردار جملہ سرداران
دکن نے بہی جانب ملک عدم سفر کیا رگناتہہ پسر
بلے جے راؤ مسند حکومت پر بیٹہا نرائن راؤ برادر خورد

مادہوراؤ کو بدستور بیشدست رکہا نابہا پہرنونس اور سکہارام کہ زمان مادہوراؤ سے کاردیوانی کرتے تہے بدستور اپنے عہدے پر قایم رہے یہانتک کہ رانوجی سیندہیہ بہی مرگیا مہاجی سیندہیہ بڑا بیٹا اوسکا جانشین پدر ہوا وقوع اس واقعے کا سنہ ۱۱۹۲ مین ہوا ہے رگناتہ راؤ پیشوا کے سرمین پہر سوداے فاسد نے جوش کیا ہندوستانکا نظم ونسق ابتر پاکر ایدہر قصد کیا نرائن راؤ اپنے بہتیجے کو بجاے خود چہوڑ کر امراکو عہدونپر مقرر کرکے آپ باتفاق مہاجی سیندہیہ کوچ کرتا ہوا موضع کوہد مین آیا مہاجی سیندہیہ نے بدخواہی سے تہوڑے مال پر راناے کوہد سے صلح کرادی رگناتہ راؤ نے مہاجی سے رنجیدہ ہوکر اوسے مہم قلعہ گڈہہ پر نامزد کیا

خود دکن کو لوٹ گیا اودہر نرائن راؤ پونان پر قابض
اور چچا کی اطاعت سے منحرف ہوگیا تہا ہرچند رگناتہہ
نے تدارک اوسکا چاہا کچہہ نکر سکا کیونکہ نابہا پہڑنویس
وغیرہ اوس سے متفق تہے زوجہ رگناتہہ راؤ نے
جو بڑی عاقلہ تہی ایک پوربیے کو جو داروغہ توپخانہ
تہا طمع مال و جاگیر دیکر قتل نرائن راؤ پر آمادہ کیا
داروغہ مذکور نے مکان سے نکلتے ہوے نرائن
راؤ کو زخمی کیا وہ مجروح ہوکر چچا کے پاس آیا اور
کلمات عجز زبان پر لایا یہان تک کہ چچا کو رحم آگیا
لیکن توپخانے والون نے اوسکے چہوڑنے
مین اپنی گرفتاری سمجہکر اوسے زندہ نچہوڑا رگہناتہہ
راؤ نے اندیشہ حکومت کرنے لگا بوجہ لاولدی
امرت راؤ ہمقوم کو متبنے کیا نابہا پہڑنویس

کہ نرائن راو کا رفیق تہا اوسکے قتل سے کمال آزردہ
ہوا تہا لیکن تنہائی سے ناچار ہوکر کسی سے ازدل
نکہہ سکا جب مہاجی سیندہیہ تیپر گڈہ سے شکست
کہا کر اوجین مین آیا اوسوقت سکہارام دوسرا
دیوان پیشوا کا رگناتہہ راو سے موافق ہوگیا اور
ماناجی پہانگڑی کو کہ دوسرا ہبٹیار نوجی سیندہیہ
کا تہا رگناتہہ سے خلعت امارت دلوا کر جانب
ہندوستان بجاے مہاجی سیندہیہ روانہ کیا
پر واسنے درباب اطلاع معزولی مہاجی سیندہیہ
راکہو مانکیا وغیرہ سرداران لشکر کو بہیجے اور واسطے
رفاقت واعانت ماناجی پہانگڑی کے تاکید لکہی
راکہو نے کو مہاجی سے الگ ہوگیا آخر دونون مین لڑائی
ہوئی پہلے روز فوج مہاجی مغلوب ہوئی دوسرے

دن گوشائیون کی جماعت نے اسکی مدد کی اور اسسے
راگھو مانگیا پر فتح حاصل ہوئی راگھو مارا گیا نانا جی اپنے
معاون کے مارے جانے کی خبر سنکر شکستہ
دل راہ سے لوٹگیا نانا بہاپہر نویس نے جو مہاجی کا طرفدار
تہا دس لاکھہ روپیے اوسے بہیجدیے اور سپاہ جدید
نوکر رکہنے کو لکہا اور بہ نیت فساد پونا سے رگناتہہ کا
نکالنا چاہا چنانچہ اوسے ترغیب کی کہ اسوقت جانب
حیدرآباد کوچ کرنا اور نظام علیخان سے ملک لینا
مناسب ہے رگناتہہ اسکے فریب مین آگیا اور باشکر
کثیر مع راگھو جی گہونسلہ راجہ ناگپور حیدرآباد کو روانہ ہوا
بعد اسکے نانا بہا نے مہاجی سیندہیہ کو پونا مین
طلب کیا اور اوس سے کہا کہ زوجہ نرائن راؤ متوفے
حاملہ ہے جو لڑکا اوسکے پیٹ سے پیدا ہو وہ مالک

ریاست میے تو اوسکیطرف سے منتظم ملک ہوکر قابض
پونا رہا اوسطرف رگناتھہ راؤ جو ولی حیدر آباد
سے ملک لینے کو گیا تہا اسنے مقابلہ و مجادلہ بہاگکا
لوٹ کر پونا مین آنا مناسب وقت نسمجھکر خاندیس
کیطرف چلا گیا اور انگریزون سے خواہان امداد ہوا
جرنیل نسترسے نے ایک کنپو اطراف پونا سے اور دو
کنپو اطراف سورج سے اوسکی اعانت کو تیار کیئے
نانا پہاڑ نویس نے جو بڑا فیلسوف تہا رگناتھہ کو لکہہ بہیجا
کہ اگر تم انگریزی فوج اسطرف لاؤگے تو مین اس
ملک کو ایسا ویران و تباہ کرونگا کہ پہر کبہی آباد نہوسکیگا
پس اپنے ملک کو آپ برباد کرانا یہہ کیا عقلمندی ہے
رگناتہہ اس عرصہ مین متفکر ہوا دانشوران فرنگ نے
بیفائدہ جنگ سے منع کیا مصالحت کی صلاح دی اوسنے

بموجب صوابدید مشیران دانشمند پیام آشتی نانا پہڑنویس
نے جواباً لکھا کہ تا وضع حمل زوجۂ نرائن راؤ تم
کوبیر گانو مین مقام کرو خرچ تمہارا مین پہنچاتا رہونگا
اگر وہ لڑکا جنی تو صاحب ملک وہ طفل ہے اور جو
لڑکی پیدا ہوی تو تم مختار ہو مخاطب کو یہہ بات قبول ہوئی
انگریزی فوج اپنے مقر کو لوٹ گئی بعد واپسی سپاہ
انگریزی نانا بہا نے قیام رگناتھ کو بیر مین بہی پسند کیا
بلکہ اوسکو قلعۂ دہوڑپ مین بطور نظر بندون کے
رکھا و مع متعلقان وہین رہا کیا سنہ ۱۱۹۰ھ مین زوجۂ نرائن
راؤ سے لڑکا پیدا ہوا بعضے کہتے ہین نانا بہا نے
جعل کیا کوئی طفل مولود الحال لیکر اوس عورت کو
دیا بہر حال وہ لڑکا نرائن راؤ کا بیٹا مشہور ہوا اور مادہو راؤ
اوسکا نام رکھا گیا القصہ رگناتھ چار سال تک

قلعہ دہوڑپ مین رہا وہین دو لڑکے اوسکے ہوے
ایک معروف بہ جمنا آپا ثانی دوسرا مشہور بہ باجی رگہنانی
اب نا بہا ما دہو راؤ کے نام سے حکومت کرنے لگا
رگناتہ راؤ کو مع زن و فرزند قلعہ دہوڑپ سے نکالکر
کوبیر گانو مین دریاے گنگا گدا وری کے کنارے نظربند
رکہا اس عرصے مین میجر بائن صاحب نے مع
چند پٹالن انگریزی حسب استدعاے رانا سے گوہد
قلعہ گوالیار کا محاصرہ کیا اور تہانہ دکہنیون کا وہان سے
اوٹہا کر حوالہ رانا سے مذکور کر دیا ازان بعد میجر مذکور کوچ
کر کے ضلع سرونج مین آیا مہاجی سیندہیہ نے
خبر نکلجانے قلعہ گوالیار کی سنکر بحکم نا بہا پہڑنویس
با فوج جرار ادہر قصد کیا اور اوجین ہوتا ہوا سرونج
مین آیا عزم رزم فسخ کر کے بواسطہ دانشمندان

خیرخواہ فوج فرنگ سے صلح کرلی راناے کوہد نے
بہہ خبر سکر سیندہیہ کو لکھا کہ فقط انگریز وںسے صلح
کرنیمین فائدہ کیا ہے مجھسے صلح کرو تو مین قلعہ باد کر
تمہارے سپرد کردون سیندہیہ نے اوسسے
بہی مصالحت کی رانانے حسب وعدہ قلعہ بہر اوسے
دیدیا فوج فرنگ سرونج سے اوسکیطرف چلے گئے
راناے گوہد بعد چند روز کے سیندہیہ سے متوہم
ہوکر طرف کراولی کے بہاگا فوج سیندہیہ متعاقب
جا گرفتار کر لائے قلعہ گوالیار مین قید کیا اندنون مین
آغا شفیع بہانجا ذوالفقار الدولہ نواب نجف خانکا
اپنے ماموںکا جانشین دہلی سے آکر فتحپور سیکری
مین چند روز شامل حال افراسیاب خان جو سیلم
نواب نجف خانکے رہا چونکہ آغا شفیع تیز مزاج اور

زود رنج تها اسلیئے افراسیاب خانسے اوسکی نہ بنی
افراسیاب خان سے نے مرزا احمد بیگ ہمدانی کو جو ہمراہ
نجف خان سے تها مع فوج اوسکی جاگیر دہولپور سے
طلب کرکے اپنا شریک کیا اور اوسکی صلاح سے آغا شفیع
کو براہ فریب اسمعیل بیگ برادرزادہ احمد بیگ کے ہاتھہ
سے مروا ڈالا بعد وقوع اس واقعے کے درمیان
ہمدانی اور افراسیاب کے کہ ہر ایک بادۂ غرور سے
مست تها نفاق پیدا ہوا چونکہ نفاق بیخ کن خانۂ دولت
ہے گوسائین ہمت بہادر نے جو عمدہ سرداران
سرکار نجف خانسے تها دیکہا کہ ان دونون امرامین
نا اتفاقی ہوگئی نجف قلیخان چیلۂ نواب نجف خان
اپنی جاگیر ریواڑی مین سے ہے سیندہیہ کو لکھا
کہ یہہ وقت فرصت ہے اگر ہمت کو کارفرما کرے

بیکار دوست کا ہی دشمن اسطرف متوجہ ہوا امید ہے
کہ شگوفۂ مراد شاخ دولت سے شگفتہ ہو سیندہیہ ہیہ
نوپسنگر گوالیار سے کوچ کر کے دریاے چنبل سے
ایدہر آگیا اسی اثنا مین زین العابدین خان نام آغا شفیع
مقتول کے ایک چیلے نے افراسیاب کو بفریب
اپنے آقا کے عوض مین قتل کیا مضمون جزا سیئة
سیئة مثلہا متیقن نزدیک و دور ہوا فوج افراسیاب
بے سرو افسر سیندہیہ سے آملی سیندہیہ کا دل اس
امر سے اور قوی تر ہوا تا آنکہ فتحپور مین پہنچکر فوج ہمدانی
کے مقابل ہوا آخر بحملات دلیرانہ مرزا سے خودسر
کو مغلوب کر کے مطیع کیا پہر وہان سے دہلی جاکر شاہ
عالم بادشاہ کی زمین بوسی سے شرف یاب ہوا
سند اکبرآباد سے اپنے نام لکھوائی بادشاہ فلک جاہ

واسطے دورے کے دہلی سے باہر لئے سیندہیہ
حاضر رکاب تہا ساٹہہ لاکہہ روپیہ نذرانہ راجہ پرتاب سنگہہ
سے وصول کیے حضرت جہان پناہ وہان سے
جانب دار الحکومت عنان تاب ہوسے سیندہیہ راہ سے
رخصت ہوکر متہرا مین پہنچا وہان راجہ بروہ سنگہہ
کشنگڈہ والہ سیندہیہ سے مستدعی اعانت ہوا یہہ ظاہر
کیا کہ راجہ پرتہی سنگہہ ولی جیپور کے دو بیٹے ہین
چہوٹا بہائی پرتاب سنگہہ راجہ بنگیا مانسنگہہ اپنے
بڑے بہائی کو جو میرا نواسہ ہے بیدخل کرکے نکالدیا
اگر تم مدد کرکے حق مستحق کو دلادو یعنی بجاے پرتاب سنگہہ
مانسنگہہ کو مسند حکومت ریاست جیپور پر بٹہادو
تو مین ایک کروڑ روپیہ تمہارے نذر کرون سیندہیہ
نے یہ بات قبول کرکے جےپور پر فوج کشی کی

قریب لال سونٹہ کے خیام لشکر استادہ کیے اس
عرصے مین نواب ہمدانی جو مع فوج ہمراہ کہنڈی راو
براور انباجی انگلیہ سردار سیندہیہ مہم کہیچی واڑہ پر گیا
ہوا تہا بعد فتح لوٹ آیا اور شامل حال پرتاب سنگہہ
راجہ جے پور کے ہو گیا راجہ جیپور مع ہمدانی اور فوج
جودہپور کے جسے اپنی کمک پر جودہپور سے بلایا تہا
شہر سے نکلکر مقابل سیندہیہ ہوا لڑائی شروع
ہوئی اثنا سے جنگ مین ایک گولہ توپ فوج سیندہیہ
کا اوس درخت کے ایک ڈالے پر لگا جسکے نیچے
ہمدانی بیٹہا تہا اور گولہ مع شاخ ہمدانی پر گرا ہمدانی اس
صدمے سے مر گیا شام کو جو لڑائی موقوف ہوئی
تہیو سنگہہ کپتان فوج سیندہیہ کا جو بسبب دوستی
نواب ہمدانی کے راجہ جیپور سے پوشیدہ ملگیا تہا

اپنا کنبہ ہمراہ لیکر لشکر جیپور مین چلا گیا سیندہیہ نے
یہہ حال دیکھکر جنگ سے صلح دی اور پیادہ الور بہرتپور
اکبرآباد کو چلا گیا اسمعیل بیگ برادرزادہ ہمدانی بیگ کا جو
جانشین عم مرحوم ہوا تہا متعاقب آیا قریب اکبرآباد
لڑائی ہوئی سیندہیہ نے شکست پائی اسمعیل بیگ
ظفر نصیب نے آگرے کے قلعے سے مورچے لگائے
دہولپور تک سیندہیہ کا پیچہا کر کے طرف گوالیار کے
بہگا دیا رانی خان نام ایک سردار فوج سیندہیہ کا
راہ مین ہمراہیون سے جدا ہوکر دوسری طرف سے
کچہہ فوج کے ساتہہ لشکر اسمعیل بیگ پر جو قلعے کو
گہیرے ہوے تہا آگرا اور مورچے اوس لشکر
کے قلعے پر سے اوٹہا دیے اسمعیل بیگ یہہ سنکر
لوٹ آیا اور رانی خان سے لڑکر اوسے جانب بہرتپور

سے کے بہگایا دوبارہ محاصرہ کیا اسی زمانے مین غلام قادر
خان پسر ضابطہ خان جاگیردار غوث گڈہ کہ زور پاکر شاہ
دہلی سے بخلاف تہا اور بادشاہ مناسب وقت نپاکر
اوسکا تدارک نکرتا تہا اور بہ بہانۂ ملک گیری حکمت عملی
سے اوسے شامل فوج بیگم سمرو ملازم سلطانی کر دیا تہا
دریاے جمنا سے عبور کر آیا بیگم نے اوسے اپنی لشکر مین
نہ آنے دیا غلام قادر خان نے غضبناک ہوکر نمک
حرامی پر کمر باندہکر محلات شاہی پر گولے مارے اور
قلعۂ علی گڈہ فتح کرکے کول سے کوچ کیا مع پچیس ہزار
پیادہ و سوار آگرے مین آکر شامل حال اسمعیل خان ہوا
عہد و پیمان تقسیم ملک باہم محکم کرکے رانی خان کے
نکالدینے کا عزم بالجزم کیا اور موضع چاکسو پر جو
بہرتپور سے پانچ کوس پر ہے مقابلہ و مقاتلہ کرکے

اوسے بہگا دیا باآنکہ فوج بہرتپور اوسکی معاون تہی لیکن
وہ ثابت قدم نرہ سکا اور بہرتپور مین پناہ گزین ہوا اسمعیل
بیگ اور غلام قادر خان بعد حصول فتح اوسکا توپخانہ
لیکے بہرتپور پر آے رانی خان وہانسے بہی فراری ہوکر
کومہیر مین آیا دونون سرداروں سنے تعاقب کرکے
اوسے محصور کیا مگر بسبب حصانت قلعہ انکی کوشش سے
کچہہ کشایش نہوئی ولتنگ اگرے کو لوٹ آئے
یہانسے صلاح کرکے شاہزادہ جوان بخت کو واسطے
مقابلے شاہ عالم کے بطرف دہلی روانہ کیا شاہزادہ
براہ سکندرہ کول تک پہنچا تہا کہ غلام قادر خان بہی
کول کیطرف روانہ ہوا اسمعیل بیگ تنہا اگرے مین
رہا سیندہیہ پہہ سنکر گوالیار سے اگرے مین آیا
اسمعیل بیگ سے لڑکر اوسے بہگایا اسمعیل بیگ شکست

پاکر چند آدمیون سے علیگڈہ مین غلام قادر خان کے
پاس آگیا جب یہہ دونون قریب دہلی کے پہنچے
جمنا سے عبور کرکے حاضر حضور شاہی ہوے گذشتہ
قصورات و خطیات سے استعفا کیا بعد عفو شاہ نے
حضوریکا حکم دیا پھر یہہ دونون بفرمان شاہی ہمرکاب
شاہزادۂ سلیمان شکوہ واسطے جہانگیری و ملکستانی
کے روانہ ہوے بادشاہ نے فرمان خاص پوشیدہ
پاس سیندھیہ کے بھیجا کہ بنظر مصلحت وقت ان دونون
کو شاہزادے کے ہمراہ کشورکشائی کے بہانے
سے بھیجدیا ہے غرض ہماری کچھہ اور ہے تم کچھہ
اندیشہ نکرنا ہم تمھین اپنا خیرخواہ دوست اور انکو بدخواہ
سمجھتے ہین یہی فرمان بحکم قضا و قدر غلام قادر خان کے
ہاتھہ لگا اور باعث غضب و غصہ و اظہار سنکحرامی ہوا کہ اوسنے

بادشاہ بیگناہ کو نابینا کیا اور تمام خزائن و اموال شاہی
پر قابض ہوا اِس کورنمک کا حکم جب دہلی سے اطراف
ملک تک بخوبی جاری ہو گیا تو اوسنے شاہزادہ بیدار
بخت کو جو محمد شاہ کی اولاد سے تہا تخت پر بٹہایا سیندہیہ
دست درازی غلام سرکش کی سنکر آزردہ دلی سے
ہیجان ہوا سراسیمہ و غمگین آگرے سے کوچ کرکے متہرا
مین آیا وہان سے چند سرداران فوج کو مثل گوپال راو
رانی خان وغیرہ کے بافوج جرار و لشکر بسیار تنبیہہ
واسطے تدارک غلام نمکحرام کے آگے روانہ کیا جنرل
ڈبائی کو اوسکے کنپو اور چند پلٹنون جدید کے ساتہ
امداد سرداران مذکور کا حکم دیا ہنوز رہ سپران
سیندہیہ منزل مقصود تک نہ پہنچے تہے کہ غلام قادر
خان اور اسمعیل بیگ مین بابتہ تقسیم ملک و مال نزاع

وخلاف واقع ہوا اسمعیل بیگ رنجیدہ خاطر غلام قادر سے
جدا ہوا اراتی خان سردار سیندہیہ سے آملا غلام قادر خان
نے یہہ حال دیکھکر چند سے قلعہ دہلی مین پناہ لی جب
صورت بچاؤ کی ندیکھی دریچہ قلعہ جانب سلیم گڈہ کہولکر جمنا
سے پار اوتر گیا فوج سیندہیہ تعاقب مین تہی غلام گریز پا
بیدست و پا ہوکر میرٹہہ مین شہر بند ہوا لشکر سیندہیہ نے
محاصرہ کرکے قافیہ تنگ کیا مرید فکر و خطر سے قید
غم مین جو پہنسا تو اوسے سواے خروج کے اوس
ملک سے اور کچہہ دسترس نہوئی ایک رات دو تین سوار
ہمراہ لیکر ناچار شہر سے خفیہ نکلا بیراہہ روی مین پریشانی
ہمراہ تہی اختر بخت تاریک سے شب زیادہ سیاہ تہی
راکب کو ردیف نظر نہ آتا تہا خبر نتہی کہ مرکب کدہر جاتا
تہا ناگاہ گہوڑا اوس عاقبت تباہ کو ایک چاہ سیاہ

مین سے لگے گرا انجم طالع کی پستی سے نے کوے مین گراکر
گہوڑی کو ہلاک اور سوار کو زخمی کیا ہمراہیون سے سوا
زبردست خان نامی ایک سوار کے کسیکو خبر بہی نہوئی
ہرایک نے جسطرف چاہا راہ لی پریشان ہوگئے مگر اوس
سوار جوانمرد نے ساتھہ دیا سبسے تمام آقاکش غلام کو
چاہ بلا سے نکالکر ساتھہ بٹھا لیا نزدیک ایک گانو تہا
وہان پہنچہ آسکے مقدم وہان اسے پہچانتا تہا اٹہا لیگیا
اپنے گہر لایا آرام سے پوشیدہ رکہا اوس گانو کے
باشندون سے ایک برہمن جو اسکے ہاتہہ سے ظلم
پاچکا تہا اسسے مطلع ہو خوش ہوکر اپنی آزردگی کا عوض
لینے کو فوج سیندہیہ مین آیا علی بہادر سردار
لشکر سیندہیہ کو اسحالسے خبر دی اوسنے وہ
مذکور کی راہ لی برہمن کی نشاندہی سے غلام قادر خان کو

گرفتار کیا گیا تو مخبر کی جاگیر مین لکھدیا سردار مذکور معروف
گرفتار معروف کو سیندہیہ کے روبرو لایا اوسنے ہاتھی
کے پانوسے بندہوا کر بڑی تکلیف و خواری کے ساتھہ
دارالجزا کو چالان کردیا سے دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را
چندان امان نداد کہ شب را سحر کند ✽ الحق کہ کرد کہ نیافت
منتقم حقیقی نے ہر خیر کی جزا اور ہر شر کی سزا مقرر رکھی ہے
ہر ظالم سے مظلوم کا انتقام لیا جاتا ہے نیکی کا عوض
نیکی بدی کا بدل بدی ہے مظلوم کو دنیا مین صبر عقبی مین
اجر ملتا ہے ظالم کو یہان بدنامی کا تمغا وہان نار کا خلعت
دیا جاتا ہے بعد اسکے سیندہیہ متہرا سے کوچ کر کے
بطلب پرتاب سنگہہ راجہ جےپور موضع پاٹن پور علاقہ
ستنخاوالی ضلع جےپور مین آیا سبب طلب کا
یہہ تہا کہ وہ راٹہور جو جودہپور سے اسکی مدد کو

وقت مقابلہ سیندہیہ آسے تھے اور انہون نے
اپنی سعے سے سیندہیہ کو ناکام ہٹا دیا تھا اکثر
طعنے دیتے تھے کہ ہمنے تمہارا ملک دکھنیون سے
بچایا ہے ورنہ تمہارا نشان نہ ملتا پرتاب سنگھہ یہہ
سن سنکر تنگ ہوا آخر انکی سرکوبی اور پندار شکنی
کو سیندہیہ کی طلبی ضرور تھی پوشیدہ اوسے
بلایا اور وہ جیسا مذکور ہوا آیا فوج راٹھورون کی مع
اسماعیل خان اوسی مقام پر سیندہیہ سے لڑے
لڑائی سخت ہوئی آخر راٹھور شکست پاکر بہاگے
موضع پیار علاقہ جودہپور مین جہان اور لشکر
راٹھورونکا تہا جا پہنچے آب یہہ وہ سب جمع ہوکر پہر تیسے
مین آگئے لشکر سیندہیہ جو بہاگے ہوؤنکے تعاقب
مین جاتا تہا میرتے مین پہنچکر پہر کروہ راٹھوران سے

جنگ آور ہوا اور اس مرتبہ بہی غالب رہا راٹہور
یہان سے بہاگ کر جودہپور گئے لشکر مظفر نے میرٹہ
لوٹا اور اطراف جودہپور کو خراب و تاراج کرنا شروع
کیا راجہ سنبجے سنگہہ والے جودہپور نے دس لاکہہ روپیہ
پر مصالحہ و معاملہ کیا پرگنہ اجمیر بہی سیندہیہ کو دیا
کہی تحصیل پرگنہ اجمیر وصول کر کے تہانے اپنے بٹہا کر
قلعہ بکہیرا متعلقہ اجمیر کو لڑائی سے فتح کرتے لوٹتے
مارتے سیندہیہ کے پاس متہرا مین آگئے یہہ واقعات
سنہ ۱۲۰۴ ہجری کی ہین گسائین ہمت بہادر اسوقت
مین سیندہیہ سے رنجیدہ تہا اور بزور سحر و فسون
ہلاکت سیندہیہ کی چاہتا تہا سیندہیہ نے اوسے
گرفتار کرنا چاہا وہ خیمہ علی بہادر مین جسکے
یہان زری پٹکا سر سنیت کا رہتا تہا پناہ گزین ہوا

سیندھیہ کے اصرار سے علی بہادر نے گوسائین کو
نہ دیا یہہ بلحاظ تعظیم زری پٹکے کے اوس سے
لڑ کر نہ لے سکا آخر بحکم پیشوا انمین صلح ہوگئی سیندھیہ
نے علی بہادر کو مع گوسائین واسطے بندوبست
بندیل کھنڈ کے بھیجا تکوجی ہولکر کو باقرار دینے نصف
ملک جے پور کے بعد فتح اودہر روانہ کیا گوپال راؤ
بہاؤ اور جیوادادا دونون سردار ونکو اپنی طرف سے
صوبہ دار ہندوستان کر کے اونکی فوجون اور
کمپو ڈبائی اور لکھوادادا کے ساتھہ نگرانی ونگہبانی
ملک مقبوضۂ ہند کی تاکید کی اور آپ انباجی انگلیہ
اور جرنیل جیرو صاحب اور رانی خانکو ہمراہ لیکر میواڑہ
کو روانہ ہوا انباجی کو ناظم وہانکا مقرر کر کے دکن کو
چلا گیا بعد جانے سیندھیہ کے تکوجی نے ملانہ جیپور

کو خراب اور ٹھاکرون کو تنگ کیا راجہ جے پور نے
بصلاح دید خیرخواہان ریاست گوپال راؤ بھاؤ اور
جیوا دادا سے سازش پیدا کی کہلا بھیجا کہ اگر فوج ہولکر
یون ہی اس ملک کو خراب کرے گی تو تم نذرانہ زر معاملہ
کس سے لوگے اول دونون نے ہولکر کو لکھا کہ معاملہ
تمام ہند کا ہمارے تمہارے شرکت سے ہے تمہین ہمسے
جدا رہنا ہمارے خلاف مرضی کام کرنا نہ چاہیے ہولکر
نے جواب دیا کہ معاملہ جے پور مجھسے خاص ہے
اور معاملہ جودھپور کو تمسے اختصاص اور ملکون مین
بیشک ہم تم شریک ہین اس باب مین بعد رد و کد
بعید لڑائی ٹھہری بمقام گھاٹہ لاکھیری علاقہ ریاست
بوندی مقابلہ ہوا بعد زد و خورد بسیار ہولکر نے
شکست پائی اور میدا اپنی جاگیر مین جا کر دم

لیا کنبوڈ بائی جو کئی منزل تک اوسکے تعاقب
مین گیا دکن کو چلدیا گوپال اور رکھا واپس متھرا مین
آئے بعد اسکی مہاجی مرگیا نابہا پہڑنویس نے بحکم
مادہو راؤ دولت راؤ پسر کیدارجی برادر خورد سیندہیہ
ہتو نے کو اوجین سے طلب کرکے چچا کا جانشین کیا
یہہ معاملہ سنہ ۱۲۰۹ مین ہوا ہے آندنون مین مادہو راؤ
پیشوا نے بعد مشاورت کے نابہا سے قصد حیدرآباد دکن
کیا واسطے ناگپور اور ہولکر وغیرہ سب امرا کو طلب کرکے
ہمراہ لیا چار لاکہہ پیادہ و سوار ہمراہ لیکر بعزم تسخیر
حیدرآباد کوچ کرتا ہوا حیدرآباد کی سرحد مین پہنچا
نواب نظام الملک والے حیدرآباد مقابل ہوا سخت
لڑائی واقع ہوئی دولت راؤ سیندہیہ نے جو مقدمۃ
الجیش پیشوا تہا اس لڑائی مین جرات دلیرانہ کی

اور داد شجاعت مردانہ دی نواب حیدر آباد نے
شکست ہوتی دیکھکر ایک کرور روپیہ پر موضعہ
کرکے مشیر الملک دیوان کو یرغمال مین اور علاقہ
دولت آباد دس لاکھ روپیہ سالانہ آمدنی کے ملک کو
ادائے مقررہ مال مین سپرد بیتو اکیا مادہو راؤ وہان سے
بافتح و فیروزی لوٹ کر پونا مین آیا قلعۂ دولت آباد
حسن تردد کے عوض مین دولت راؤ کو دیا رگہو جی
گہونسلہ کو ناگپور کیطرف رخصت کیا ایکدن مادہو راؤ
اپنے محل پر پتنگ اڑا رہا تہا اوستاد تقدیر کی تدبیر سے
اسکے رشتۂ حیات مین موت کی ڈور کا پیچ پڑ گیا
حضرت عزرائیل کے ہاتہ کا مانجہا چڑہا تہا وہ کیا تار باقی
چہوڑتا غرض کوٹھے پر سے اوسکا پانو پہسلا ڈہڈا اوٹے
ہوئے پتنگ کیطرح زمین پر گرا فوراً تار نفس کٹ گیا

یہہ واقعہ ۱۲۱۱ ہجری مین ہوا جو کہ یہہ لاولد مرا تہا اسلیئے
نا بہا پہڑ نویس نے بصوابدید اعیان دولت وارکان ریاست
چمنا آپا پسر خورد رگنا تہہ راؤ کو جو اپنے بڑی بہائی باجی
راؤ کے ساتہہ کو بیر گانو مین نظر بند تہا مسند پر بٹہایا
اوسکے بڑے بہائی نے دولت راؤ سیندہیہ سے
موافقت کرکے درصورت مسند نشینی اپنے اور گرفتار
ہوجانے نا بہا کے اقرار ایک کرور روپیہ دینے کا
کیا دولت راؤ نے نا بہا کو قید کردیا باجی راؤ بجائے
چمنا آپا مسند نشین ہوا جب یہہ حاکم مستقل ہوگیا
تو اسنے زر مقررہ دولت راؤ کو نا بہا سے دلوایا
اور اوسے رہا کیا نا بہا تدبیر زوال ریاست
باجی راؤ سوچتا تہا کہ تکوجی ہولکر فوت ہوا اس
ہولکر کے چار لڑکے تہے دو ہمقوم عورت سے

ایک کاشی راو دوسرا ملہار راو دو لڑکے خواص سے
ایک جسونت راو دوسرا اٹہل راو جب بابا الٹہ کاشی راو
سجائے پدر مستقر ہوا تو نابہا سے نے اوسکے چہوٹے
بہائی ملہار راو کو سے اپنے ساتہہ موافق کرکے واسطے نوکر
رکہنے سپاہ کے مشورت کی اور کہا کہ کاشی راو قابل
امارت نہین ہے مین تمکو اوسکی جگہہ بٹہاونگا او سنے
طمع مین اگر بہرتی فوج کی شروع کی اور خفیہ لشکر
تیار کیا اتفاقاً یہہ بہید کہل گیا کاشی راو نے دولت راو
سیندہیہ سے کہا کہ ملہار راو میرا چہوٹا بہائی باغوائے
نابہا ارادہ فساد رکہتا ہے رفع اس خلجانکا اور
گرفتاری اوسکی تمہارے ذمت ہمت پر لازم ہے
دولت راو نے اسکام سے پہلو تہی کرکے کہا
کہ مجہے اسمین کیا فائدہ ہے کاشی راو نے اقرار

دس لاکھہ روپیے دینے کا کیا اور تحریرین تقسیم ملک
ہند کی جو درمیان رگھوجی اور مہاجی کے قرار پائی تھی دولت راؤ
کے حوالے کین دولت راؤ نے راضی ہوکر بعزم گرفتاری
ملہار راؤ اوسکے مقام پر شبخون مارا قضارا ملہار راؤ اوس
ہنگامے مین مارا گیا جسونت راؤ زخمی ہوکر ناگپور کی طرف
بہاگا دولت راؤ نے کہنڈیراؤ پسر ملہار راؤ کو کہ کم عمر
تہا اوسکے ماں کے ساتہہ قید کرکے قلعہ اسیر مین بہیجا
ایک چیلہ ملہار راؤ کا اوس دار و گیر مین جواہرات
لیکر ناگپور کو چلا گیا جسونت راؤ نے اوسے گرفتار
کرکے سب جواہرات کہ مال کثیر تہا لے لیا اور فوج
جدید بہرتی کرنا شروع کیا کاشی راؤ یہہ سنکر
خوفناک ہوا اور واسطے گرفتاری جسونت راؤ کے
رگہوجی گہونسلہ پر حکم کیا رگہوجی گہونسلہ اور دولت راؤ

سیندہیہ نے جسونت راؤ کو جو اسوقت جمعیت قلیل
کے ساتھہ تھا فریب سے قید کیا اور ایک مدت تک ناگپور
مین نظر بند رکھا اُس قید سے پوشیدہ بھاگ کر نکلنا
جسونت راؤ ہولکر کا اور بعد ہرزہ گردی و آوارگی چند
روزہ ساتھہ لینا امیر تھور تخمیر کا اور ساتھہ رھنا
اِن دونون امرا کا عرصہ دراز تک اور واقعات و محاربات
دونون کے تیسرے باب مین مذکور ہونگے انشاء اللہ
تعالیٰ مؤلف حقیر کان اللہ لہ فی الدارین اسجگہہ
ناظرین کتاب کی خدمات عالیات مین عرض کرتا ہے
کہ سرگزشت راجگان دکن مین یا جو کچھہ اوس نوردو
شکن مین بیان ہوا تواریخ معتبرہ کے خلاف اگر
پائین یا سنال و مقام و نام مین غلطی ملاحظہ فرمائین
بعذر عدم آمادگی مواد کار و اطمینان خاطر معاف

گرین حال کو مغتنم علیہ قال رکھین آیندہ بہی ایفائے عہود اسی شرط گفتہ پر متوقف ہے ورنہ سوای نقل حصل کیا چارہ ہے

تقریر فصاحت و طلاقت خواہد
تحریر مواد خویش و طاقت خواہد
کردار گذاری کہ بہر دو ہست محیط
با اینہمہ طبع را فراغت خواہد

مسلمنا کہ بفرض محال سب مہیا ہوتا تو بہی توجہ خاطر فاتر کما حقہ اسطرف ممکن نتہی کہ مانحن فیہ نہین

ما قصہ سکندر و دارا نخواندہ ایم ۔ از ما بجز حکایت مہر و وفا مپرس

ہمین سواے ذکر محبت و ما یتعلق بہا کچہہ بہاتا نہین نہین بلکہ کچہہ آتا نہین

بما جز عشق بدخویان نیاموخت
خدا نیکی دہد استاد ما را

تیسرا باب جسونت راؤ ہولکر اور امیر کی ملاقات کے بیان مین اور تفصیل انکے کوچ و مقام واقعات و واردات کی باتفاق ہمدگر

جب جسونت راؤ ہولکر حالت قید مین بہت تنگ ہوا اور اوسے کوئی شکل رہائی کی نظر نہ آئی تب اوسنے بھاگ جانے کی دلمین ٹھہرائی ایکرات بہانۂ رفع حاجت قیدخانے سے اوٹھکر متصل پاخانے کے آیا وہان کپڑے خدمتگار کے آپ پہنے اور اپنا لباس اوسے پہنایا اور اس تلبیس سے نگہبانان زندان کو غافل کرکے پوشیدہ باہر نکل آیا خدمتگار اسکی جگہہ جاکر سورہا یہہ

وہان سے نکلکر ایک صحرا کی طرف رہ نورد ہوا تہوڑی
مسافت طے کی تہی کہ بخشی بہوانی شنکر جو اسے موافق تہا
آپہنچا اور باقرار رفاقت و موافقت مخلصانہ ہمراہ ہوا
ایک گہوڑی عمدہ جو ساتہہ لایا تہا ہولکر کی نذر کی ہولکر
سوار ہوکر بمعیت بخشی مذکور موضع بہادرمین جو کنارے
دریاے نربدا کے ہے پہنچا وہان ایک شخص سیوا
نام متوسلان ہولکر ان سے مقیم تہا وہ بمروت پیش آیا
دو تین روز سے اپنے یہان مخفی رکہکر ہولکر سے کہا کہ
تمہارا زیادہ یہان رہنا صلاح وقت نہین کاشی راو
ہولکر نے جابجا جاسوس و مخبر تمہاری تلاش مین
روانہ کیے ہین تمہارے سراغ لگانے گرفتار
کرانے پر انعام و جاگیر کے اشتہار دیے ہین
یہان سے قریب ایک کوہستان بہیلونکا مسکن ہے

اور اوسنے میری دوستی سے ہے مناسب ہے کہ تم
چندروز وہان چپ رہو ہولکر قبول کرکے وہان
گیا چندروز رہکر اوسکہہ سے بہی رخصت ہوا بہیلون نے
وقت روانگی اپنے دو سو آدمی ہمراہ کر دیے ہولکر
کوچ کرتا ہوا رئیس ملک دہار کے پاس پہنچا اوسنی
اسے چندروز اپنے ہمراہ رکہا اوندنون مین ایک
پنڈت ملازمان ہولکر ان سے بفاصلہ قلیل
وہان سے مع دو سو آدمیون کے پڑا ہوا تہا
جسونت راؤ ہولکر بہانہ ملاقات اوس تک پہنچگیا
اور تمام مال و اسباب اوسکے ساتہہ کا لوٹ کر لوٹا
پنڈت مذکور بہاگ کر جانبر ہوا کاشی راؤ ہولکر نے
خبر جسونت راؤ ہولکر کے یہان ہونیکی سنکر رئیس
دہار کو لکہا کہ اوسے گرفتار کرکے بہیجدے اوسنے

گرفتار کردینا خلاف مروت جانا ہتک حرمت اور بدنامی
کا خوف کیا لیکن اسے اپنے پاس ہی رکھنا موافق مصلحت
سمجھا اور زاد راہ دیکر رخصت کیا ہولکر یہان سے
نکلکر دیپالپور پہنچا اوسوقت چار سو آدمی اسکے ہمرکاب
تھے وہان اسنے زور ظلم سے زر معاملہ اور ایک
مادیان عمدہ لیکر مہدپور کی طرف کوچ کیا وہ علاقہ
ہولکر و نکا تہا وہان کے جاگیردار نے بخوف کاشی راو
اسے نہ ٹہیرایا یہہ وہان سے روانہ ہوکر سارنگ پور
علاقہ پنوار مین آیا وہان تقریباً ایک خدمتگار گہنڈو نام
نے امیر شجاعت تخمیر کا ذکر کیا کہا کہ اگر عزم کشورستانی
و ملکرانی تمہارے دلمین مصمم ہے اور ہمت و شجاعت
کی بنا محکم تو تم جوان دلاور مبارز بہادر شجاعت پناہ
ہمت دستگاہ محمد امیر خان صاحب سے بارسال

رسل و رسائل دوستی و تعارف پیدا کرو اور جسطرح
ہوسکے اونکو اپنا شریک حال کرلو کہ وہ فی زماننا
تہور و جلادت دلیری و بسالت مین مشہور ہر دیار
اور بلند ہمتی و عالی فطرتی سپہداری و سرداری مین
یگانۂ روزگار ہین اگر مساعدت بخت سے وہ تمہارے ساتھ
ہو جائین ممد و معاون رہین خداوند کریم کے فضل سے
یقین کامل ہے کہ تمہاری تمنا بر آوے اور شاہد
مقصود جلوۂ شہود دکھلائے فدوی ایک مدت تک
اونکی خدمت مین حاضر رہا ہے مینے تمام صفات
امارت سے اونکو موصوف پایا ہے نا سازی
بخت سے مجبور ہون کہ فی الحال چندروز سے
اوس سرکار سے دور ہون لیکن اب بھی ہمیشہ
اونکے کوچ و مقام سے آگاہ رہتا ہون چنانچہ

اسوقت وہ شہر بہوپال مین تشریف فرما ہین ہولکر
یہہ سنکر خوش ہوا فوراً خدمتگار مذکور کو پاس میر
صاحب کے بہیجا خدمتگار مذکور نے بہوپال پہنچکر تمام
حال ہولکر کا اول سے آخر تک عرض کیا امیر نے
فرمایا کہ جسونت راو امیرزادہ اور عالی ارادہ آدمی ہے
اگر وہ اپنے معتمد ہمارے پاس بہیجکر ہمسے ملنا چاہیگا
تو بیشک ہم اوس سے اچہی طرح ملینگے خدمتگار نے
واپس جاکر جواب پیام سردار کو سنایا اوسنے
اوسیوقت دو مرہٹون کو جو معتمد خاص تہے امیر کے
پاس بہیجا جب اونہون نے اگر شوق و محبت کو ظاہر کیا
اور بعد تعریف ہولکر یہہ بہی کہا کہ اوسکے پاس جواہر
بیش بہا بہت ہین جب آپ اور وہ ایسے دو جوانمرد
یکدل ہوجاؤگے اور جواہر و زر خرچ کرکے لشکر

بڑہا ؤگے تو غالباً ہمعصرون پر غالب رہوگے
اور دونون اپنی مرادین پاؤگے امیر نے غلامی خان
نامی ایک پٹہان کو جو مقربین و معتمدین سے تھے
اپنی طرف سے اون مرہٹون کے ساتھہ ہولکر کے
پاس بہیجا چونکہ غلامی خان خیر خواہ آقا اور مرد سنجیدہ
و دانا تھے ہولکر سے ملکر کچہہ لشکر مین رہکر تمام احوال
سے واقف ہوے اور امیر کے پاس لوٹ آئے
گذارش کیا کہ اگرچہ اسوقت اوسکے ساتھہ جمعیت
قلیل ہے اور ایسا بے سروسامان ہے کہ بیان نہین
ہوسکتا لیکن عالی ہمتی اور بلند حوصلگی مین قابل
توصیف ہے آپکا اوس سے ملنا بلکہ شریک حال ہو
جانا خالی فائدے سے نہین کچہہ نسہی تو بہی ہمارا کام اوسکے
نام سے خوب نکلیگا ٹٹی کی آڑ مین شکار کہیلنگے

بلاد وامصار کو لوٹ کر زر معاملہ لیکر گذر کرتے رہینگے
امیر کو صلاح غلامی خانکی پسند آئی بشارت اپنی ملاقات
کی ہولکر کو دی اودہر ہولکر منتظر ہوا ادہر امیر نے
کوچ کا عزم کیا لیکن سپاہ ہمراہ امیر کے جو بہت
دنون سے تنخواہ نہ پائی تہی تکلیف بے زریسے نوبت
بجان آئی کوچ سے روکا کہا بے تنخواہ لیے نہ ہم اپکا
ساتہہ دین نہ اپکا چلا جانا روا رکہین امیر نے بحکمت
عملی ایک صندوقچہ پر از لآلی و جواہر بیش بہا جو اوسکے
خزانے مین تہا غلامی خان کو دیا اور یون کہا
کہ تم اسے اپنے پاس رکہو کل جسوقت دربار مین
سب امراے سپاہ جمع ہون تم آؤ ساتہہ اپنے یہہ
صندوقچہ اور چند چہانے خالی بہی لاؤ سب
میرے روبرو رکہکر مجہسے کہو کہ یہہ جواہر گران ازبسکہ

رفاقت و شراکت جسونت راؤ ہولکر نے آپکو بہیجی ہین
ضرور ہے کہ آپ انہین ہاتہہ سے نکلو سیئے یہانسے
کوچ کرکے شامل حال اوسکے ہوئے امیر نے وہی
صندوقچہ پر از جواہر سبکے سامنے کہولا اور جواہر اسکو
دکہائے خوش ہوکر اہل لشکر سے کہا کہ اب کیا کمی
ہے چلو کوچ کرو کسی شہر پر پہنچکر تمہاری تنخواہ سب
دیجاویگی اور ہولکر کی شراکت کے بعد انشاء اللہ تعالے
کبہی تکلیف تمپر نہ آئیگی سپاہ کو گونہ تسلی ہوئی کوچ کیا
شجاع علپور پر پہنچکر امیر نے چہہ ہزار روپیہ زر معاملہ لیکر لشکر
پر تقسیم کیا اس عرصے مین جسونت راؤ دو تین سو
آدمیون کے ساتہہ تاخت و تاراج قریات و دیہاتہائے
کہرور کرتا زر معاملہ کچہہ کچہہ لیتا ہوا ایک موضع متعلقہ
شجاع علپور مین آیا ہوا اوسکا محاصرہ کیے تہا جب

امیر کو یہہ حال معلوم ہوا قاصد بہیجا ہولکر کو محاصرے سے منع کیا اپنی طرف بلایا ہولکر تو اسی روز جان افروز کا منتظر تہا جلد شتجا علیپور مین آگیا اوسی مقام پر دونون امراے عالیشان کی ملاقات ہوئی دونون طرف سے محبت و اشتیاق کا اظہار اتحاد وفاق کا اقرار ہوا کسی نے کیا خوب تاریخ اس وقعے کی کہی ہے

جو بر خوردند امیر و راو ہولکر ؞
معاہد مہر وزی را بہر حال ؞
ز ہاتف خواست تاریخش خرد گفت ؞
قران ترک و ہندو حل اقبال ؞

داستان عطف عنان امیران باشان و فر امیر و ہولکر طرف جیپور معہ حالات دیگر

جسونت راو ہولکر نے جو امیر صاحب کی ملاقات سے
تقویت ظاہر و باطن پائی ارادۂ فتح مہیسر مدنظر کر کے
ایکدن فوج کو شجاعلپور سے کوچ کا حکم دیا دوسرے روز
مع ہر دو لشکر حرکت کر کے آشٹے سے زر معاملہ لیکر
قریب وہانسے ایک گانو مین ڈیرا کیا اندنون امیر صاحب
کی کمر مین درد تہا اوس مقام پہ درد نے ترقی
و سختی کی باوجود بہت تدابیر کے تکلیف کم نہوئی اوسوقت
جوانمرد کو ترک تعلق کا خیال آیا تمام مال و اسباب
ملک خود روبرو منگوا کر خدا کیواسطے محتاجون کو
بخشا یہانتک کہ سواے ایک تیغ آبدار اور اسپ
بادرفتار اور اوس لباس کے جو بدن پر تہا کچہہ
باقی نرکہا وہ دو چیزین بہی اہلکاران دولت نے
بچالین تہین کہتے ہین کہ ایسی بیدریغ بخشش کئی بار

امیر سخاوت شعار سے ظاہر ہوئی ہے الحق اسی جود
وسماحت کا اجر خداوند کریم نے اوسنہین یہہ دیا کہ
محض اپنے فضل وکرم سے ہمیشہ وسیلہ رزق خلق
کثیر رکہا ہے کیا اور یہہ عوض دنیوی ہے ابہی ثواب
اخروی باقی ہے وہ سو حصے زائد اس سے ہے
بقائے نام نیک تا قیام قیامت اوسکے ملنے کی
علامت ہے ہولکر نے جسوقت یہہ حال سنا
اوسیدم امیر کے خیمے مین آیا بعد مدح وآفرین کے
سمجہایا کہ آپ سپہدار لشکر ہین نہ خداوند کشور آپ ایسے
صاحب فوج کو ایسے حال اسوقت مین انجام سوچنا
خزانہ رکہنا انتظام سے خرچ کرنا ضرور ہے خدا جانے
کسوقت کیا مہم پیش آئے اور بیزری کیا عالم دکہلائے
سوا اسکے دو دن ہوے آپنے مجہسے اقرار

واعانت کیا ہے دلادینے ملک و مال کا ذمہ لیا ہے
ابہی سے ترک تعلق کرنا عزم کشورستانی و جہانگیری کو
توڑنا مروت کے خلاف ہے بلکہ کم ہمتی صاف ہے امیر نے
جواب دیا کہ سخاوت جو میری خلقی عادت ہے اوسمین بے
اختیار ہون اور تمکو بہی اوس سے منع کرنا خلاف
عقل و فراست ہے ہان ایفاے عہد کے بارے مین جو
کہا بجا ہے مین تمہاری خاطر سے ہر حال مین تمہارے
ساتھ ہون حتے الوسع تمہاری امداد مین داد جوانمردی
دونگا ہولکر یہہ سنکر خوش ہوا اپنی طرف سے
بعد پانے ملک و مال کے تقسیم بالمناصفہ کا عہد موکد
کرلیا اسنے بہی تسلی دی تجدیدًا اقرار کیا یہانسے
دونون سردار نہضت کرکے موضع بہادر پر جو کنارے
دریاے نربدا کے ہے پہنچے اوسطرف دریا کے

مذکور کے شہر ہنڈیا ہے وہان سپاہ ملازم دولت
راؤ سیندہیہ حفاظت کو متعین تہی اور ایک جمعیت
بندوبست راہ پایاب دریا پر مقرر پائی اسلیے امیر صاحب
کو فکر ہوئی ہولکر سے صلاح کی کہا کہ راہ پایاب پر فوج
سد راہ ہے عبور دریا کے لئے کشتی نہین اب کیا
کیا چاہیے بہر حال لشکر قلیل سے فوج کثیر کا مقابلہ
تو مصلحت نہین البتہ اگر کسی طرح کہین کشتیان ملجائین
اور دریا سے عبور ہو تو فتح و ظفر پائین ہولکر نے
فوراً سیام راؤ ماڑی کو جو مرد فہمیدہ و منتظم تھا
اسکام کی تدبیر کرنیکا حکم دیا اوسنے جلد اپنے آدمی
کشتی کی تلاش مین روانہ کیے تہوڑی دیر مین
دو کوس پر تین چار چہوٹی کشتیان معلوم
ہوئین امیر نے اوسیوقت کہ پچہلی رات تہی اپنے

بہائی کرم دینخان کو دو تین سو بندوقچیون کے ساتہ
سیدہی طرف سے اون کشتیون پرسوار کراسکے پار
بہیجا اور حکم دیا کہ ایک طرف سے تم اوس فوج پر
جو محافظ راہ پایاب ہے باڑہ مارنا تمہاری باڑ کی آواز
سنکر دوسری طرف سے ہم حملہ کرینگے وہ اوسوقت
تمہاری طرف متوجہ ہوینگے ہم پایاب گہاٹ سے
اونپر گرینگے القصہ حسب الحکم امیر کرم دینخان معہ
ہمراہیان ڈونگون پر عبور بحر کرکے اونپر جا پڑے
اور باڑ ماری چونکہ وہ لوگ غافل تھے باڑ پڑتے
ہی پریشان و منتشر ہوگئے معًا امیر نے مع
ہولکر اونپر حملہ کیا انکا شور سنتے ہی وہ سمجہے
کہ ہم دونون طرف سے بڑے لشکر مین گہر گئے
مخوف و ہولناک شہر کی طرف بہاگے لشکر ظفر پیکر نے

اونکا تعاقب کیا بے محاصرہ و محنت شہر بھی فتح کر لیا
اوس روز بہت کچھہ مال غنیمت مین غارت شہر سے
امیر کے ہاتھہ آیا امیر نے وہ سب ہولکر کو بلا کر دکھایا
اور کہا کہ دیکھو کتنی جلدی خداوند کریم نے اجر خیر
اور نعم البدل عنایت فرمایا اوسنے خوش ہو کر
مبارکباد کہی اوسدن تو وہان مقام کیا دوسرے
روز کوچ کرکے موضع کھنڈوا وغیرہ سے زرسالانہ
لیتے ہوئے متصل کسراود کے کسی گانو پر ڈیرا کیا
صبح کو کوچ کرکے گھاٹہ کسراود پر پہنچے طرفہ یہہ
کہ میجر نیک صاحب فرنگی سردار فوج سیندیہ نے
خبر عزیمت امیر و ہولکر جانب مہیسر دو پلٹنین
اور ایک رجمنٹ سوار ونکا مع چار ضرب توپ واسطے
روکنے لشکر فیروزی اثر کے ادہر روانہ کیا تھا

اور یہہ فوج کہاٹہہ کسر اودیپر مقیم تہی ہنوز امیر وہانتک
نہ پہنچے تہے کہ وہ فوج آمادہ جنگ ہوکر سامہنے
آئی امیر نے اپنے لشکر کے ساتہہ مقابلے کو بڑہنا
چاہا ہولکر نے پاس آکر منت وسماجت منع کیا
کہ تہوڑے لشکر سے بہت فوج کا مقابلہ کرنا قرین
مصلحت نہین امیر نے اوسکا کہنا نہ مانا بلکہ کہا
کہ مین اپنے ہمراہیون سے اس فوج کے ساتہہ
لڑتا ہون تم گہڑے سے سیر دیکہو اگر خیر دیکہو اور مجہے
مظفر ہوتے معائنہ کرو تو تم بہی آکر ملجانا ورنہ اپنی
راہ لینا ہولکر یہہ سنکر خاموش ہوا امیر نے
کرم دینخان کو بہیر پر چہوڑکر چند سوارون سے سبقت
کی گہاٹے سے اوترکر اندازہ کم وکیف فوج حریف
کا کیا تہوڑی دیر مین دو تین سو سوار تبفاریق آکر

رفیق امیر دلاور ہوسے اور عرض کی کہ دشمن پر حملہ
کرنے مین کیا دیر ہے امیر نے مناسب وقت جنگ
قراولی شروع کی اوسوقت سیام راؤ مارہی لشکر
ہولکرسے اگر شامل رفقاے نیک محضر امیر ہوگیا مگر
تہوڑی دیر مین کراب فوج دشمن کا کہا کہ مع ہمراہیان
فراری ہوا بلکہ اوسکے ساتھ اکثر رفقاے امیر
بہی پریشان ہوگیے امیر بعض ہمراہیون سے ساتھ
میدان مین رہگیے وہ وفاشعار کل ستر سوار تھے
باوجود اس تہلکۂ عظیم کے کہ ساتھی شکست پاکر
بہاگ گیے اور معرکۂ سخت مین تنہا رہگیے امیر دلاور کا
دل نگہٹا بلکہ رفقاے باقیماندہ کا دل بڑہاکر اونہین
ستر سوارونکے ساتھ اوس بڑی دل پر
حملہ کیا جو کہ سامنے برابر توپ کے ہیرے کی باڑ بڑتی تہی

اسلیے ایک ٹیلی کی آڑ لیکر تلنگا وران ہزبر دل قوی حملہ
کی باگین اوٹہائین اور دشمنون کو جالیا اوسوقت
ہر ایک رفیق امیرنے حق شجاعت و جرات ادا کیا
خصوصًا امیر کہ گرگ گرسنہ کی مانند رمۂ گوسفند مین
گہسے تھے یا شہباز کیطرح چڑیونپر گرے تھے جسطرف
حملہ کیا ہزارون نبردلون کو بہگا دیا سیکڑونکو خاک پر
گرایا خون کا دریا بہایا تہوڑی دیر نگذری تہی کہ صفین
درہم برہم ہوئین دشمنون کی ہمتین کم ہوئین دلاوری کی
تیزی دیکہکر ایسے سست ہوے کہ پہر کر ادہر نہ دیکہہ
سکے مگر بہاگنے مین ایسے چیت تہے کہ شہسوار
قضا کے ہاتہہ نہ آئے امیر اوسطرف سے مطمئن ہوکر
دوسری پلٹن پر جو قریب قلعہ کہڑی تہی چلے اوسوقت
بنظر خیرخواہی محب اللہ خان نامی ایک رفیق نے

آگی بڑہ کر عرض کی کہ رفیقان جان نثار سے چند وفا شعار
شہید ہوگیے جو آٹہہ دس باقی ہین وہ پریشان ہوے
ہمراہ نرہ سکے بعد حصول فتح وفیروزی کے تنہا ایک
فوج پر حملہ کرنا اپنی جان ہلاکت مین ڈالنا سواے
دانشمندی قواعد شجاعت کے بہی خلاف ہے امیر صاحب
نے رفیق کی بات موافق عقل و مناسب وقت سمجہکر
سمند تیز آہنگ کی باگ پہیری اور تجسس کرکے
بعض رفقا سے آملے خان مذکور چند رفیقان پریشان
کی تلاش مین اوس فوج کی طرف بڑہے تہوڑی
دور گیے تہے کہ ایک گولی بندوق کی آلگی اور ایک
بانو اوس سالک راہ مروت و فتوت کا بیکار ہوگیا امیر نے
اوس طرف سے حریف پر حملہ کرنا مناسب نجانا اسلیے
کہ اودہر توپین گراب بہری ہوئی کہڑی تہین

مگر دوسری جانب سے اوسنہین آٹھہ دس آدمیون کے
ساتھہ پہر یورش کی اسوقت جو سپاہ امیرنے
سپہدار کو دوبارہ حملہ آور دیکہا قریب ایکہزار سوار کے
اور بڑہ آے دشمن تک پہنچتے پہنچتے امیر سے
ملگئے ابتو ہولکر نے بہی ہمت کی مع سیام راؤ
وغیرہ اپنی سپاہ سے باگین اوٹھاکر آپہنچا فوج
دشمن نے جو پہلے سے ہولناک وہیبت زدہ تہی
سوا ے گریز اور کسی کام مین صلاح وقت نپائی
مال و اسباب آلات حرب توپین خیمے سب چہوڑکر
بہاگے امیران عالیشان مظفر و منصور ہوے
چار ضرب توپ دو زنجیر فیل اور سامان کثیر غنیمت مین
ہاتہہ آیا ہر ایک مستحق نے انعام و خلعت لایق جرأت
وشجاعت پایا جب افسر اس فوج کے حیران

و پریشان میجر نیک صاحب کے پاس پہنچے کیفیت
واقعہ عرض کی اوسنتے خائف و ہراسان ہو کر اقامت
و حفاظت مہید چہوڑی اندور کی راہ لی امیر و ہولکر
بعد فتح و ظفر رات بہر وہان رہے وقت سحر جانب
مہید کوچ کر کے ساحل دریاے نربدا پر پہنچے
بہارامل نامی مختار کار مہید کو جو اہلیا بائی کی طرف سے
وہان کے انتظام پر مقرر تہا پیام بہیجا کہ اگر کشتیان
جلد اِدہر بہیجدو گے تو غارت و تخریب سے شہر اور
مواخذہ و قید سے تم بچ رہو گے ورنہ خود تباہ ہو
تاخت و تاراج آبادی قتل و خرابی رعایا کا وبال
اپنے سر لو گے بہارامل نے پہلے کچھ انکار کیا
آخر مجبور و ناچار بجز اطاعت چارہ نہ دیکہا کشتیان
بہیجدین دونون امیرون نے عبور دریا کیا

شہر مین داخل ہوے اسپ و فیل و توپخانہ وخزینہ
و شہر و قلعہ پر قبضہ پایا امیر نے اوسی روز ہولکر کو مسند
پر بٹھایا آپ پاس مسند کے بیٹھے ہولکر اس نشست پر
راضی نہوا او ٹھکر امیر کو اوٹھایا پاس لا بٹھایا چونکہ
جسونت راؤ ہولکر پرستار زادہ تھا مسند نشینی
اوسے جائز نتھی اسلیے اوسنے کھنڈیراو پسر
ملہار راؤ گذشتہ کے نام سے سکہ جاری کیا آپکو
اوسکا نائب بنایا وہ دن اور رات عیش
و عشرت مین گذرے مدت کے بعد جو آرام ملا تھا
امیر بھی اوس شب و روز داد راحت و شادی دیتے
رہے امیر صاحب نے اوس شب کنارہ دریا سے
مہیسر پر محفل عیش و طرب آراستہ کی دو طرفہ کنارو نپر
روشنی ہوئی کئی کشتیان خوشش قطع چند زرقین

رنگین فرش حریر معرق نمگیرون زرّین جھالرون
جھاڑ فانوس گلدستون سے سنواری گئین مطربان
شیرین نوا رامشگران جادو ادا جو رقص و سرود مین
دلربائی و جان بخشی کرین زاہد صد سالہ سے ایک اشارے
مین دل و جان دونون لے لین جمع تھے کشتیون مین
ایک ایک دو دو ہر مصاحب کے سامنے ناچنے گانے
مین مصروف ہوئے ایک گائن کم سن رقاصہ پرواسہ
پیرو امزہ ۱۲
پریزاد حور وش مئے حسن سے سرخوش گلعذار ادا
مہتاب انداز عباسی رقص جادو سرود زہرہ طلعت
عطارد عقل مشتری طالع خورشید جبین ماہ عذار
رشک دلارام بہرام ہند و نژاد معشوق طناز نازنین خوش
آواز ناچنے مین یکتا گانے مین یگانہ بتانے
مین اوستاد دلربا و جان بخش عاشق جسکے وصف

میں یہہ مطلع کسیکا صادق

چو دیکھیں رقص وسکا وارین اوشوخ خوش الحان پر
ملایک ہوش کھو بیٹھیں حسن مردم چشم پریان پر

ابر کے ٹکڑے میں چمکتی ہوئی بجلی کیطرح امیر صاحب
کی کشتی میں تھی جسوقت سازندون نے سازون کی
آوازین درست کین اور اوس قیامت منت نے
اوٹھگ گت شروع کی راگنی سامھنے آگئی اہل بزم کی
یہہ گت ہوئی کہ حیرت چھاگئی جو اس یہہ راگ لا سے
کہ سبکو بیہوش چھوڑکر روشنی دیکھنے کے بہانے
کنارے پر بھاگ آئے کیسکو دل و دین کا خیال
نہ رہا حالت بیخودی میں ہر ایک پر وجد کا حال
طاری ہوا ایک دل باختہ نے بیساختہ یہہ مطلع پڑہا

آفت جان ہے تیرا اے سرو گل اندام رقص

ساتھ ہر ٹھوکر کے کرنا ہے ہمارا کام رقص

رقص ورفس اوس شوخ رخص نے خوب ربس قلوب
کرلیا صبر وخرد تاب وتوان رونما لیکر شوق وپیشانی
مجرا دیکر سینہ وسر کو جوش بیتابی نشہ بیخودی
سے بھردیا جب غنای غنا بخش عما سواہ کی باری
آئی عیاد عنائے رفقائے دبرگاہ بر خواری آئی کا فر
بھلے ایک مبارکباد گائی پہر کوئی ٹھمری سنائی
اسمین کسینے غزل کی فرمایش جو کی تو یہہ غزل کسی
دردمندی گانے لگی

نہ تاب جلوہ نہ یارا ہے انتظار مجھے
فراق ووصل مین یکسان ہے اضطرار مجھے
ملے جو گیسوئے مشکین کا ایک تار مجھے
تو سمجھون ملگئے سوتبت وتتار مجھے

دروغ دعدے سے لکھے تو نے خطا میں بہت یار مجھے
خجل فلق سے کیا غم سے شرمسار مجھے
خدا نے خواب میں دکھلا کے کوی یار مجھے
کیا ہے خلد برین کا امیدوار مجھے
بنایا تو نے الٰہی جو خاکسار مجھے
تو کردے دامن دلدار کا غبار مجھے
فراق ساقی مہوش میں گشتے نے
کیا ہے لجۂ ماتم سے ہمکنار مجھے
لحاظ وضع نے اوس شوخ سے جدا رکھا
کیا ہے عزت و شان نے ذلیل و خوار مجھے
نہ شہد بوسہ نہ ہے زہر تلخی دشنام
کیا ہے ہیزہ کیون خامشی سے یار مجھے
دو چار ہوتے ہی قاتل سے ہو گیا جو رنگ

اسیر وحشت چشم سیاہ دلبر ہون
کیا ہے آہوے رم خوردہ نے شکار مجھے

فریب وعدہ طلسم شکیب تھا یارب
نکر سکا قلق یاس بیقرار مجھے

خیال یار مین خود رفتگی ہے خواب نہین
غشی ہے درد سے آیا نہین قرار مجھے

ہر ایک قطرہ ہے الماس ریزہ فرقت مین
پلائین مے نہ حریفان بادہ خوار مجھے

ہوا ہون لایق دربار شافع محشر
کیا ہے رحمت حق نے گناہگار مجھے

جناب ملہم مضمون تازہ سے اسعد
سپرد نظم جہانگے ہین کاروبار مجھے

جلکہا چکی تو کسی تلخکام عشق و موسیقی فہند یارس کی
خواہش ظاہر کی فوراً نگہبال شیرین آدائی وہ شکرلب

یون حلاوت بار ہوئی

سراسیمہ پریشان حال رفتم دوش در کویش
شدم آوارہ تر از نکہت گیسوی خوشبویش
بت شوخم ہنر م اول بروی من ہمی بیند
ز چشم مست او بیخود شدہ تا ننگرم سویش
اگر نبود تبسم زیر لب آن رشک عیسیٰ را
بس ست از بہر قتل عاشق ایما ہای ابرویش
دم نظارہ اش ہر کس چو موسیٰ محو میگردد
تجلیگاہ نور قدرت خالق شدہ رویش
حنا بستی کشادی ست بر خونریزی عاشق
کشادی جعد بربستند دل عشاق بر مویش

کدامین جا فتادہ پاے آن خوش قد بین سودا
کنم از شوق پابوسی بہر جا سجدہ در کوشش
مرنج ای یار از اسعد ز صحرا گردی و وحشت
کہ عشق آہوے چشمت پسند آورد این خویش

تار خامۂ مولف حقیر کو مضراب بیان سے اس مقام پر چھیڑ دیا تہا غزل کے پردے مین بیان حال کرنا کافی نہوا ہر چند دل بہت تعلی پر تہا دریاے ہیبہر کے چڑہاو سے زیادہ بحر فکر نے بڑہا چاہا مگر چونکہ جزر و مد قلزم طبع شاعر کے اختیار مین ہے اور درر عزر سخن کی داد قیمت کچہہ نہین لہذا چند اشعار طرز مثنوی پر اس تطویل کو مختصر کیا

وہ شب تہی سو اسحر سے روشن
تہی رشک بہار سیر گلشن

اوس رات فروغ ماہ تابان
تہا غیرت نور مہر رخشان

گردون پہ تہا نور ماہ و اختر
اور شمع و چراغ تہی زمین پر

شمعون کی ضیا چڑہاو پر تہی | دریا کی فضا بڑہاو پر تہی
دریا مین جو کشتیان روان تہین | گویا وہ ہلال آسمان تہین
اور اونمین وہ مہ رخان طناز | تہین نازو ادا سے نغمہ پرداز
جو دل کو سنا کے تان لے لین | اور ایک ادا مین جان لے لین
قامت سے کرین بپا قیامت | سر پر عاشق کے ڈہائین آفت
لین رقص مین وہ بتان گلفام | ٹہوکر سے دم مسیح کا کام
بیٹہین تو اوٹہائین لاکہہ فتنے | اور اوٹہین تو دل بٹہائین کتنے
اون کشتیون مین تہی ایک زورق | یہ نقش و نگار و زیب و رونق
تہے اوسمین امیر جلوہ فرما | با چند مصاحبان والا
اور ایک مغنیۂ خوش آواز | رقاصۂ خوب رو خوش انداز
تہی روبرو امیر جم جاہ | سرگرم سرود و رقص گہ گاہ
وہ بزم تہی محفل مسرت | جان فرحت دل مسرت
رنج و اندوہ دل سے تہے دور | ہر شخص تہا شادمان مسرور

ہر کشتی تہی روشنی سے معمور | وہ بحر تہا گویا قلزم نور
دریا بہی تہا روشنی بہی شب بہی | معشوق بہی فرحت و طرب بہی
القصہ وہ رات گذری ساری | بافرحت و عیش و کامگاری

جسوقت محتسب سحر کی آمد آمد کا شور ہوا بزم عیش امیر نجوم برہم ہوئی موذنوں کی آواز سے توبہ چکی حواس خانمان آوارہ نے گہرون کی راہ لی امیر خوش تقدیر سحر کا سے مجلس عشرت ہوشیار ہوکر استغفار پڑہتے اوٹھے نماز صبح پڑہکر رفقا کے ساتھ سوار ہوے ہولکر کے پاس آئے اوسوقت بہی اوسے مسند پر بٹہایا اور آپ برابر وسے مسند سے بیٹہے اوسنے باصرار ہمنشینی کو کہا امیر نے جواب دیا کہ دو بادشاہ در اقلیمی نگنجند مشہور ہے سوا اسکے مستحق جا سے پدر ہے تمہارے باپ کی گدی تمہین مبارک ہو ہم متوکل سپاہی ہین

ہولکر یہہ سنکر چپ ہوگیا باہم تدبیر کار مین مشورہ کیا
پرگنہ سرونج امیر صاحب کے خرچ کو دیا امیر نے
اپنی طرف سے یوسف خان افغان کو عامل کر کے
بھیجا لیکن امیر اندنون ہر وقت نگران رہتے تھے کہ
دیکھین ہولکر کو ایفاے وعدہ کے بارے مین کیا مدنظر ہے
طرفہ یہہ کہ اوسکے جی مین بدعہدی بسی تھی اوسے یہہ ڈر
ہوا کہ مبادا امیر وفاے عہد چاہین اور مع رفقا بگڑ جاوین
تو بڑی بنی جیت مین ہار ہو جاے نصف ملک و مال
چہن جانے کے سوا جان بچانا دشوار ہو جاے لہذا وہ
کم نصیب تخریب امیر کہ تقریب سوچنے لگا دغابازی کی
چالون سے یہہ چاہا کہ امیر اور اونکی سپاہ کا جگ
توڑ دون دو چار ساتھیون سے ایک گٹ ہو کر نرد دغا
کہیلنا فریب کا پانسا پہینکنا شروع کیا کئی سیہ دل

اوسکے ملازمون سے آقا کے آگے سرخرو ہونیکو
مروتونکے پیچھے پڑے لشکریان امیر کو خفیہ بطمع عہدہ
و جاگیر ملانے لگے مگر وہ جانباز انکے داؤمین نہ آئے
ایک وفا شعار نے امیر کو اس حال سے اطلاع دی امیر سنتے
ہی غصے سے لال ہوگئے مگر خودداری کر کے معززین
رفقا کو جمع کیا صلاح پوچھی حریفان کجباز کو بھی اطلاع
پانے امیر سے آگاہی ہوگئی خوف سے کانپنے لگے
ہاتھ پاؤن سرد اور چہرے زرد ہوے دل ٹوٹے
جھکے چھوٹے سبھے نتیجہ اعضا مین پھنسے محنت سرسبز ہوئی
بازی ہاری عزت گئی جانکے لالے پڑے ایدہر امراے
دولت امیر صاحب متفق اللفظ والمعنی بولے کہ جب اوسے
بدعہدی و غدر منظور ہے تو آپکو درگذر کیا ضرور ہے
جسطرح ہوسکے دشمن پر چیرہ دستی حاصل کیجیے

ملک و مال جو ظاہر آپکے وسیلہ ہمت سے ملا ہے چہین لیجیے
تخریب معاندین کے بعد مسند حکومت پر جلوہ فرمائیے بساط
امن پر خیر خواہون کو سایۂ عاطفت مین بٹھائیے امیر نے
جواب دیا کہ نہین بدی کے عوض بدی کرنا جوانمردی سے
بعید ہے پہلے بمقابلہ ہولکر تحقیق ماجرا کر کے اوسے
ملامت سے خجل مفسدونکو ہیبت سے مضمحل کرلین پہر ان
بے مروتونکی رفاقت چہوڑ دین خدا کی قدرت یہان
امیر مشیرون سے ان تقریرون مین تہے وہان
ہولکر کو مخبرون کی تحریرون سے جو دفعۃً بہت آئین یہہ
معلوم ہوا کہ میجر نیک صاحب فرنگی سے لئے اون سواران
افاغنہ کو جو شہرۂ قدردانی و ہنرپروری امیر سنکر
مشرق و شمال ہندوستان سے جمع ہو کر جانب
مہیسر آتے تہے نوکر رکہہ لیا اور اپنی فوج کو درست کر کے

سواران مرہٹہ وغیرہ کو ساتھ لیکر بعزم تسخیر مہیسر و گرفتاری
امیر وہولکر ادہر کوچ کر دیا اس خبر کو سنکر ہولکر ششدر ہو گیا
پریشان و مضطر سوار ہوکر امیر کے پاس آیا اوس وقت
امیر بعد برخاست جلسہ شوری تفرجاً سوار کشتی ہوکر سیر
دریا کرتے تھے اسے دیکھکر ساحل پہ آئے طرفین سے
مزاج پرسی ہوئی پہر ہولکر نے بکمال عجز خبر شنیدہ
بیان کی اور کہا نے تمہاری امداد و اعانت کے
مجھے اس مفسدہ سے جان بچانا مشکل ہے امیر نے دیدہ اوس مقدمے
کو چھیڑا ہولکر نے سوائے خجالت و ندامت کچھ ظاہر نکیا بمنت و سماجت
مدد و کمک چاہی جب امیر اوسکی طرف سے خاکساری و نیازمندی دیکھی وقت ملائم
درگذر کی کہا کہ اگر مجھکو امید مروت تمسے نہین لیکن شیوہ
فتوت کے خلاف ہے کہ ایسے وقت طرح دون تا انجام
اس جنگ کے طرح تمہارا شریک ہون ہولکر مطمئن

ہوکر شہر مین گیا تدبیر جنگ مین مصروف ہوا امیر نے
بھی دلاوران جان نثار کو آگاہ کیا ابھی ہولکر درستی آلات
حرب نکر چکا تہا جو معلوم ہوا کہ فوج میجر نیک صاحب جام گہاٹے
پر جو یہسے آٹھہ کوس پر ہے آگئی امیر و ہولکر یہہ سنکر
مع سامان و لشکر شہر سے نکلکر موضع چولی پر جو تین کوس
دہانسے سے ہے آئے وہان بفرمایش امیر توپخانہ سبکی مین
بھی چھوڑ دیے گئے فقط سپاہ سوار ہمراہ لیکر
فوج عدو کے مقابل ہوے ایسے موقع پر لشکر
سے ملے کہ فوج حریف بلندی پر تھی اور سپاہ انکی پستی
مین صبح سے شام تک امیر نے یہہ کار وار کر دنقطہ سواد
فوج حریف کے دور کیا مگر ترکیب حملہ کی نہ بن پڑی
وہ بھی تمام روز تنگ رہے سارے دن مین بہ ہزار
مشکل تین کوس چلے یہہ بھی کامیاب نہو کر فرودگاہ

بنگاہ پر لوٹ آئے اہل لشکر نے بعد استجازت شہر مین جانے
اور سامان خورد و نوش لانے کی رخصت پائی سب لوگ
متفرق ہوگئے سو سوار دن سے زائد ہمراہ امیر نرہے
دیا لشنے وکوس پر کمایش قلیل فوج حریف بڑی تھی
قریب غروب آفتاب ہولکر نے آواز توپ کی سنی اور مخبرون نے خبر دی کہ
کہ سیام راؤ اڑی یہان سے ایک کوس پر حریف سے لڑ رہا ہے ہولکر گھبرایا امیر کے
پاس آیا اوسکی مدد پر چلنا چاہا امیر نے سمجھایا کہ
وقت تنگ ہے یہہ کیا محل جنگ ہے اہل لشکر کاروبار مین
مصروف ہین اکثر شہر مین کمتر یہان سوا اسکے بار ہی بنگنگ
قراولی لڑ رہا ہے اوسکی اعانت چندان اہم نہین اور
اوسکی ہمراہ بھی لشکر کم نہین ہولکر نے نمانا سوار ہوکر
اودھر چلدیا امیر نے خیال کیا کہ اگر اسوقت ساتھ
نجاؤنگا لوگ سمجھینگے کہ یہہ آرام طلبی سے یا خوف جنگ سے

سے نکلے ناچار سو سوار سے سوار ہو کر ہولکر سے جا ملے
پہنچتے ہی فوج دشمن پر یورش کی ادہر سے توپ کے چہرنکی
باڑ پڑنے لگی ہولکر مع فوج رک گیا بہت ہمراہیان امیر بہی پریشان
ہو گئے پچیس سوار ہمرکاب تہے اونہین کے ساتہہ امیر
اعدا پر جا پڑے اور اونکی صفون کو توڑ دیا بہتون کو
کشتہ و خستہ کیا اسمین تاریکی شب عالم پر چہا گئی اور ایک
رفیق امیر نے بہی خیرخواہانہ لوٹ چلنے کو کہا
تو امیر فوج حریف سے نکلے فرودگاہ کی طرف آئے
یہان آکر کیا دیکہتے ہین کہ ایک بڑا ٹکڑا فوج دشمن کا
پیادگان باقیماندہ سپاہ امیر سے گرم جنگ ہے
جو کہ فوج اعدا قواعددان و بکثرت ہے اور سپاہیان ماندہ امیر
و کم قوانین جنگ سے ناواقف ہین یہہ مغلوب
ہوئے اور وہ غالب بلکہ رفقاے امیر کے

چار تو بین بہی اونہون سے لیے لین ہین امیر
یہ حال دیکھکر غضبناک ہوے اونہین تہوڑسے ہمراہیون
کے ساتہہ دشمنون پر گرے جوشش تہور مین امیر کے
موئے سے کف جاری تھے شمشیر خونخوار ہاتہہ مین جسطرف
اشارہ کرتے سر دشمنون کے بدن سے جدا ہو کر پاوس کو
زمین پر گرتے جب تلوار اعدا کا خون چاٹ چکی جوانمرد نے
نیزہ لیا وہ بہی جسطرف اوٹھایا ایک دو کو گرا دیا یہہ
خبر سنکر ہولکر بہی ادہر آگیا تہا مع چند ہمراہیان مردانہ
حرب اور اعدا کے قتل و ضرب مین مصروف ہوا یکبار
جوانمرد کے آگے آیا انہون نے اندہیرے مین اوسے
نہ پہچانا قریب تہا کہ امیر اوسکے نیزہ مارد ین کہ اوسنے
کہا بہائی مین ہون امیر نے کہا بہائی اسوقت
خویش و بیگانہ پہچانا نہین جاتا پہر دونو دفع اعدا مین

کوشش کرنے لگے تهوڑی دیر مین دشمن آگے سے
بهاگ گئے اسنے پیچہ تعاقب کیا اونکے مقام تک بهگا دیا
اوس دن اسنے اتنے آدمی مارے تهے کہ وہ تمام
جنگل لاشون سے پٹ گیا تها زخمی اسقدر گرے اور بہت سے
گڑہون مین چہپے تهے کہ ہر گزہا اوس میدان کا اٹ گیا
تها فراری جو اضطراب و بیقراری مین اپنے لشکر تک
پہنچے وہ انہین مخالف سمجهکر مارنے لگے صولت شجاعت
اسکے سے کچہہ ایسے بیدرپا ہوے کہ آپسمین توپ بندوق سے
لڑنے لگے آخر ہولکر وہ امیر اوٹ کر ایک باولی پر جو بہرت پور سے
دو کوس ہے گہوڑون سے اوترے چند سواران ہمراہی
جو پیچہے رہگئے تهے وہان آملے ہولکر کے یہان ایک
شخص مفسد دارو غہ باغچہ گاہ تها اور بدل اسکا بدخواہ تها
ہمیشہ قتل وحرابی ہولکر کی فکر مین رہتا تها قضا جو آئی

کم بخت اوسوقت وہان آگیا ہولکر نے آواز سنکر
دور سے پہچانا امیر سے اوسکا حال کہکر مار ڈالنا چاہا
امیر نے کہا تم مختار ہو ایسے دشمن کو کیون فرصت
دیتے ہو اگر ہوشیار ہو ہولکر نے اوسیوقت گھوڑے
پر سوار ہوکر تلوار کے ایک وار مین اوسکا کام تمام کیا پہر
اوسیوقت پندرہ بیس سوارونکے ساتھہ ٹھیر مین آیا وہان
مردم فوج کا نشان بہی نپایا مگر اندر قلعہ شہر مذکور کے
سو دو سو آدمی تھے وہ بہی خائف و ہراسان ہوئے سے
کالعدم ہولکر نے فوج کا یہہ فریب و غدر دیکھکر رہنا
وہانکا مناسب نسمجہا خزینہ دفینہ اور اسباب نفیس و عمدہ
جو وہانسے اوٹھا سکے بار کرلکے جواہر گران بہا آپ
ساتھہ لیکر وہانسے کوچ کیا موضع دہرم پور سے علاقہ دہار یہ
جو مہیسر سے ساتھہ آٹھہ کوس ہے یہی آکر مقام کیا بعض

آدمی فوج کے جو متفرق وہان جمع ہوئے تھے ملگئے
امیر ہر چند پہلے ہمت بندہاتے رہے شہر و مقابلہ چھوڑ کر
چلدینے مین بدنامی سے ڈرلتے رہے لیکن جب ہو لکر لنے
نہ سنا ناچار آخر آپ بہی شریک چال رہے وہانسے نہضت
کرکے درجن پور بہیلون کے علاقے مین جو درمیان جہاڑی
اور کوہستان کے پہاڑ پر واقع ہے اور جگہہ سخت و قلب
جا پہنچے چند سے ٹہر کے بہیلون کے سردارون کو
بعطاے خلعت و انعام و زر و جواہر اپنے ساتھہ موافق
کرلیا واسطے روکنے رسد کنو میجر نیک صاحب کے روانہ کیا
بہیلون نے گروہ گروہ ہو کر بانسداد مدد و رسد قافیہ
حریف تنگ کیا امیر صاحب نے میجر کے اکثر ملازمین کو
جو قوم افغان سے تہے بمژدہ رسانی افزایش مراتب
و مشاہرہ مستمال کیا حریف کی فوج مین انکی ایما سے

اونھون نے فتنہ وفساد سے فتور ڈالدیا ایدہر امیر نے
دلمین یہہ عہد کیا تہا کہ جبتک میجر پر اس مرتبہ فتح حاصل
نکرونگا خط نہ بنواؤنگا پگڑی سر پر نرکہونگا اودہر بھیلو نکے
تنگ کرنے سے بمنع آمد رسد میجر مذکور آپ ہی عاجز وبیست
ہو چکا تہا کئی روز کے بعد اوسنے بکمال انکسار امیر صاحب
کو پیغام دیا کہ اگر دستگیری کر کے اپنی معرفت مہاراج
سے میری صلح کرا دیجے تو مین حاضر خدمت ہو کر شرف
ملازمت حاصل کرون امیر صاحب نے اس مقدمے
کو اچھی تمہید سے ہولکر کو سنایا اوسنے یہہ رائے
دی کہ اوسے فریب سے بلاکر مار ڈالنا چاہیے امیر نے
کہا ایک تو یہہ بات شیوۂ مردی سے خلاف ہے
اہل قوت ومروت کے نزدیک نامردی وکم ہمتی
صاف ہے دوسرے یہہ کسکا منہ ہے کہ جسے

مین پناہ دون وہ اوسے بری نگاہ سے دیکھے جب
اس بارے مین اسنے تقریر کو طول دیا ہولکرسے
طوعاً وکرہاً قبول کیا وہانسے کوچ کرکے براہ دیبالپور
کونڈہ علاقہ دہار پر آے وہانسے امیر صاحب کو واسطے
لانے بیجر کے جو جام گہاٹے پر متصل مہیسر کے مقیم تہا
رخصت کیا وقت تشریف لانے امیر صاحب کے اوسنے
سلامی کی توپین سر کرائین استقبال کرکے بڑی
عاجزی سے ملا ساتہہ ہوکر اپنے ڈیرے پر لیگیا
امیر صاحب کے سر پر شالی رومال بندہا دیکہکر ٹوپی
اپنے سر سے اوتار لی دست بستہ عرض کی کہ اگر
آپنے پگڑی باندہنا اپنی فتح اور میری شکست
پر موقوف رکہا ہے تو لیجئے مدعا آپ کا حاصل ہوا
مین ٹوپی آپکے پانو پر رکہکر اپنی شکست کا مقر اور

آپ کی ظفر کا معترف ہوا پہر اگر میری گرفتاری بہی
منظور ہے میری جال کر چ پہر سے مین رکہد یجیے
اسواسطی کہ آئین انگریزی مین جب تلوار پہر سے
مین رکہی گئی گویا صاحب تیغ مقید ہوا امیر صاحب
اوسکا عجز والحاح دیکہکر بہت خوش ہوے کہا
تمہین امان ہے مین تمسے راضی ہوا اب تمسے شر
کرسکے کس انسان کی یہہ جان سے ہے بلکہ آیندہ بہی
انشاء اللہ تعالے اخلاص واتحاد آپسمین رہیگا میجر نے
شاد ہوکر امیر صاحب کے سرپر پگڑی بند ہوائی اور
رومال اونکا لیکر اپنے سرپر باندہا پہر عرض کیا کہ ہم
آپ پگڑی بہی بدل چکے اسکی مراعات مدنظر رہے
تہوڑی دیرمین یہہ جلسہ برخاست ہوا میجر نے امیر صاحب
کو ساتہہ لیجاکر شہر و ماینعلق بہ سپرد کر دیا بعد ازان ہمراہ انکے

ہولکر کے پاس آیا ہولکر امیر کے خوف سے ظاہر اچہی
طرح ملا لیکن دلمین پیچتاب کہاتا رہا ایک رات ہولکر نے
دریا کے کنارے بیٹھکر مشعل پانی مین چہوڑوائی تہی
اوسپر گولیان لگا رہا تہا قضارا ایکبار بندوق پہٹ گئی اور
بڑا صدمہ ایک آنکہہ پر اوسکی آیا کہ ہمیشہ داغ اوسکا رہا
اللہ اکبر جل جلالہ ہولکر بیچجر کو ایذا رسانی میجر کی منظور نظر تہی
خدا کیطرف سے سزا اوسکی اسنے بچشم خود دیکہہ لی ~

کرے پریشان ہمین کبہی جمع حال زلف رسا نہوگا
برا جو کوئی کسیکا چاہے بہلا کب اوسکا برا نہوگا

القصہ ہولکر نے مہیدپور مین اپنے تہانے بہٹلے کنیو
میجر نیک صاحب کا توڑ کر کچہہ اپنی طور پر درستکیا
اور واسطے بندوبست پرگنہ ٹونک و رامپورہ جواب
معروف علیگنڈہ سہیے اپنی جانب سے اوسے لیدر بہیجدیا

میجر مذکور وہان سے کوچ کرکے براہ کوٹہ وغیرہ اسطرف
آیا جسقدر ملک راجہ جےپور کیطرف سے ہولکرون کے قبضے
مین تہا اوسکے انتظام مین مصروف رہا ہولکر بمعیت امیر
وہر دولت لشکر کوچ کرکے موضع نولائی علاقہ مالوہ پر آیا
زر معاملہ وہان سے لیا فوج پہ تقسیم کیا وہان امیر
فتح تدبیر سے نے ہولکر سے کہا کہ بسبب کثرت جمعیت کے
گذارہ دونون لشکرونکا ایک جگہہ رہنے مین نہوگا صلاح
وقت یہ ہے کہ دونون فوجون کو جدا جدا رکہکے تحصیل
اضلاع سے گذر کرین وقت ضرورت جمع کر لینگے
ہولکر نے اسے پسند کیا دونون فوجین اوسی جگہہ سے
جدا ہوگئین یہہ حال سال ١٢١٥ ہجری کا تہا

بیان جانے ہولکر کا طرف سوندہواڑہ کے زر معاملہ لینا وہان سے اور کوچ کرنے

امیر کا سرونج کی جانب چڑہائی کرنا ساگر پر

جب ہولکر مقام نولائی سے علیحدہ ہوکر طرف سونڈہواڑے کے
گیا وہان آگے راجہ کوٹہ سے زرمعاملہ لیا باقی گرد نواح
کی تحصیل شروع کی امیر نے اپنے بہائی کرم دیخان
کو چند سوارون سے ہولکر کے ساتہہ کردیا ایک نشان
عالم خان کمیدان کی پلٹن کا واسطے چوکی پہرے
کے ہمراہ کیا محمد شاہ خان نامی پٹہان کو کہ اوسی پلٹن
مین نوکر تہا قواعد آموزی کے لیے اوس نشان پر
مقرر فرمایا پہر خود بدولت واقبال مع لشکر خاص نہضت
فرما کے شجاعلپور شاہجہان پور بیرسیا وغیرہم پرگنون
سے زرمعاملہ لیتے ہوسے سرونج مین آئے
یوسف خان عامل نے ملازمت حاصل کی ہمت
رائے بہی بواسطہ سابقہ شرف یاب حضور ہوکر عہدہ

مختاری مہمات ملکی پر مامور ہوا سند جاگیر موضع اننذپور
وغیرہ ودہ نسلاً بعد نسلاً عطا کی گئی اسوقت ستر اسی ہزار
سوار و پیادہ زیر سایہ علم ظفر توام امیر سے تھے امیر نے
اوس سب فوج کے ساتھہ کوچ فرمایا ملہار گدہ مین آئے
وہانکے حاکم سے معاملہ کیا وہان سے اٹاوہ علاقہ ساگر
پر پہنچکر ساٹھہ ہزار روپیے معاملہ کے لیے موضع کہلا سے
پر جو گذرے اوسیقدر وصول کیے وہان سے نہضت
فرماکے ساگر سے دو تین کوس پر پہنچے ہنوز مقام نکیا
آرام نہ لیا تہا کہ انباجی راجہ وہانکا اٹہارہ ہزار پیادون
قواعددان بندوقچی چار ہزار سوار جرار چار ہزار بندیلونسے
لیکر مقابل ہوا امیر تہور تخمیر نے فوج ظفر موج کو نہیب
دی یکبارگی دشمن پر یورش کی امیریان دولت
نصیب چیرہ دست اور ساگریان کم بخت کے بلند

حوصلے پست ہوئے حاکم سیاگر مع لشکر پیچھے ہٹکر شہر
کیطرف چلا اوسی رجعت قہقری سے فصیل تک
پہنچگیا ایک کوس ادہر شہر سے امیر صاحب نے
خیمہ کیا ہفتہ بہر کنارۂ دریا پر مورچہ بندی رکھی اسی حال
مین ایکدن خیر محمد خان اور منظر محمد خان وغیرہم سترہ ۱۷
آدمی اگّے سواران ہمراہیان امیر سے بائین طرف
مورچال کے ایک باغکی سیر مین مشغول تھے دوسو
شخص فوج حریف کے اپنے مورچون سے نکلکر آئے انپر
غازیان دلاور نے ثابت قدم رکہکر اونہین للکارا بہت
تھوڑی دیر مین مارے گئے تھوڑے بہت پشیمان ہوکر
بہاگے بعد ظہور اس واقعے کے بہت دنون
تک محاصرہ رہا دشمن نہ نکلے لڑائی نہوئی امیر صاحب
بسبب نکلنے ایک دنبل کے گھوڑے پر سوار نہو سکتے

سے تھے پیچھے مورچے کے آرام گزین سنکر یہہ حال
ایکروز صبح کے وقت اناجی مذکور بمعیت جمعیت مفرور شہر سے
نکلا امیر صاحب کے مورچے پر حملہ آور ہوا امیر فرط مغاضبت سے
مغالبت اعدا پر مصابرت نکرسکے دنبل پر پٹی مضبوط
باندہکر منابذت کی عزم پر بہابذت چلے جلد گہوڑے پر
بیٹہکر پانسو سوار ساتھہ لیکر جال سے ٹال کر ایک سمت کو
دوڑے باقی فوج نے حسب الایما سپہدار مقابلہ
کیا ہنگامہ جنگ گرم ہوا امیر صاحب مع ہمراہیان پشت
لشکر دشمن پر آپڑے اوسوقت ایسی لڑائی ہوئی کہ زمین
تہرا گئی آسمان سہمگیا تہوڑی دیر اعدا ٹہرے پہر پریشان
ہوکر بہاگے اناجی ہزیمت پاکر قلعہ بند ہوا غازیان
نصرتمند اندر شہر کے گہسکر تاخت و تاراج میں مصروف
ہوئے اسقدر نقد و جنس سامان نفیس جواہر ثمین

غنیمت مین ملا کہ پہلے اسسے کبھی نملا تہا چنانچہ
انباجی سے نے فرد تفصیل اسباب و زر و سیم غارت رفتہ
جونپوار کو بہیجی تہی اوسمین نوکر و روپیہ مع تشریح مفصل
لکہا ہوا تہا القصہ امیر نے قلعہ اندرونی شہر پر مورچے
جمائے محصورین تنگ ہوے آخر انباجی سے نے عوض
دو لاکہہ روپیے کے صلح منظور کی مگر غلامی خان
معتمد خاص امیر نے کہ بواسطہ سوال و جواب معاملہ
جاتے آتے تھے خبر دفینہ کثیرہ کے قلعے مین پاکر
اسقدر کم مال پر صلح کر لینا گنج شائگان رائگان دینا
پسند نکیا اس بارے مین عرض کی طمع زر مین آ کہ
آ گئے صلح کر کے توڑ دی بدعہدی کی پہر مورچے
جمائے دشمنونکو زور دکہاے انباجی سے نے یہہ عہد
شکنی دیکہکر رگہوجی ناگپور کے راجہ سے مدد مانگی

قلعہ چونراگڈہ اور گڈہ منڈلہ کے دینے کا اقرار کرکے
فوج اونسکی طلب کی راجہ مذکور نے ایک کنبوا اپنا بافسری
بینی سنگہ سردار مع چالیس ہزار سوار ملازم و سواران
پنڈارہ و عرب با دیگر سامان جنگ و میگزین و توپخانہ واسطے
اعانت انباجی کے بھیجا اوندنوں تمین افغانان ہمراہیان
امیر آقا سے تنخواہ طلب تھے اور رنجیدہ ہوکر لشکر سے
الگ پڑے تھے اس باعث آمد فوج معاون دشمن سے
امیر متفکر ہوے آخر کرم و نیخان کو واسطے لے آنے
ہولکر کے ضلع سونڈ ہواڑے سے خط لکھا کرم و نیخان
مع ہولکر ادہر روانہ ہوے تھے ہنوز اثنا ے راہ مین
تھے کہ فوج راجہ ناگپور ساگر پر آگئی امیر جلادت
تخمیر نے خیال کیا کہ اگر ہولکر کے آنے سے پہلے
مقابلہ کر کے اس فوج کو ہزیمت دو تو اپنا نام ہے

ورنہ نام ہولکر کا ہوگا اور نیز صولت و شوکت ہماری
انکے دلونمین جم جائیگی الغرض ابہی فوج حریف کا ڈیرہ
نہوا تہا کہ امیر صاحب سرسواری جاکر مقابل ہوے قریب
دو ہزار سوار اور اسیقدر پیادے انکے وقت کوچ لشکر سے
ہمرکاب ہوے تہے لیکن اکثر اونمین کے راہ مین رہگئے
جسقدر تہوڑے ہوتے گئے اوسیقدر دل گہٹتے گئے
اعدا کی کثرت اپنی قلت دیکھکر جان ہار دی دلاورونکا
ساتہہ نہ دیسکے مگر ساتہہ بہادران جان نثار شجاعت شعار
اپنے گہوڑ و نپر سوار ہمرکاب سپہ سالار رہے امیر اونہین
دو سو سوار و نکے ساتہہ دشمنون پر جا گرے ہنگامہ
زد و خورد گرم ہوا چار و نطرف سے تہلکۂ عظیم اوٹہا
دشمنان نے کم سمجھکر گہیر لیا لیکن غازیان تہور
نشان ثابت قدم رہے اسمین ایک پلٹن نے فوج

حریف سے ہمراہیان امیر پر باڑ ماری اوس باڑ سے اکثر دلاوران جان نثار کام آے بعض کہ اونکی گنتی نو سے زائد تھی سلامت رہے اس صدمہ عظیم سے باقیماندہ غازی بددل نہوے بلکہ زیادہ جوش وخروش سے لڑنے لگے مگر اعدا کا دل بھی بڑہ گیا ہر ایک شیر ہوکر حملہ آور ہوا اوس روز امیر رستم نظیر نے ہنگامۂ جنگ گیو ولشکر افراسیاب یاد دلایا سام ونریمان کی لڑائیونکو عالمان تواریخ کے لوح سینے سے بہلایا جسوقت اوس یکہ تاز عرصۂ وغا کو تنہا پاکر دشمنون نے گھیرا امیر دلیر نے للکارا جو مقابل آیا اوسے مار افردہ کیا

علیہ بالسیحقہ من اللہ تعالی خروشے بر آورد بر سان ابر
کہ تاریک شد مغز وجان ہزبر
میان سواران در آمد چو گرد
ز بیر خانش او خاک شد لاجورد
زمانے نہ بخنجر زمانے بگرز

همی ریخت آهن ز بالای برز | بر آورد گرز گران را بگفت
سپه ماندہ از کار او در شگفت | سبک شد عنان و گران شد رکیب
سر سرکشان خیره گشت از نهیب | از افگنده شد روی هامون چو کوه
زمین شد ندان دلیران ستوه | اتفاقاً تیغبازی اعدا سے

اسپ سواری امیر کی باگین کٹ گئین گھوڑے سے لنے
شوخیان کین سنے قابو تہار کہ لشکر کیطرف بھاگا
امیر نے سوچا کہ اس اضطرار کو کون مانتا ہے ہر ایک
سمجھے بھاگتا جاتا ہے یہہ خیال کر کے زین سے کود کر
زمین پر آئے متعاقبین پر متوجہ ہوے

بر آمد ز زین بر زمین نره شیر | بر افتاد بر بدسگالان دلیر
بدستش بلا رک یکی آخته | دمش کوہی از ارتجک ساخته
درخشید بر خاک نو ماه سان | درخشید بهرام بر آسمان
چو آتش پی دشمنان هر شد | بیامد روان مرگ و شد سیر بد

بناوردگه آتشی برفروخت | چه تنها که جانها تنها بسوخت
یکی را لب بر بود دیگر چو دید | سرش تن گرفت و لبسوم رسید
زترک و زره و زتن مرد و اسپ | گذشتی چو از ابر آذرگشسپ
شد از کشتها پشتها برکنار | روان خون چو سیلاب در جویبار
چو دریای هیجا چنان جوش زد | بیزدان پناهیم شد گوش زد
درنگی نشد سود و شور زبان | بجا ماند لختی هژبر زیان
جوانرزم جو گرد فرغول دید | یلی تند و تنکول پیشش رسید
جوانی تنومند برسان گنج | سیه چرده بدهیکل و گول و گنج
خروشید و غرید و گفت ای امیر | تو اینک بدست منی اسیر
زرستنت ننگ آیدم ورنه من | بیک نیزه جانت برآرم ز تن
سبک بر ستان پی ببرزامت | به بند گران دست و پا آرمت
بزندان دهم چند روزت شکنج | فشارم گلویت بصد گونه رنج
پس آنگه بگیرم سرت را به تیغ | نه تا گو یابی ز دستم گریغ

بپاسخ یکی نعره زد گرد نیو / که مردک چه نازی تو بر تیو و لیو
چرا از خامی و بافی گزاف / کنی رایگان خودستائی بلاف
ترا تاب پیکار با من کجاست / ترا بازوی دشمن اوژن کجاست
من آنم که پیشم گه کارزار / شود رستم و گیو را کارزار
کنم جشن در روز آز جنگ / فرستاده دانم شب تار جنگ
بایران و توران و چین و فرنگ / بهند و بشام و بروم و بزنگ
بخوانند از جنگ من داستان / جوانان و گردان و نام آوران
نه پیل و نه شیر و نه دیو و نه مرد / بود در جهان مر مرا هم نبرد
چرا گشته دشمن نام خود / میندیش از خویش بر خویشتن بد
مرا با تو هرگز سر جنگ نیست / ز بدگوئی تو دلم تنگ نیست
نه مرد پیکار چو تیغ زن / همه لاف و دستان و تندی چو زن
شگفت و برآشفت آن زفت و گفت / چرا اینسوی مفت با جرگ جفت
پس آنگه جدا رو عنان از راستکرد / عنان برگرفت سنان راست کرد

به نیروی و تندی مردان کار
بزد نیزه بر پهلوی هوشیار

گوی چپت شمشیر کین برکشید
نخست از میان آن سنان را برید

وزان پس سر نیزه سر بر گرفت
بدانسان که بیننده شد در شگفت

بگفتم که بود آتش آن تیغ تیز
شد از خار و خاشاک زان شعله ریز

بن انگه که اندر امیرش خلید
سر نیزه چون خار در پا خلید

نیارست رفتار در رزمگاه
که انبوه دشمن بکردے تباه

پس از کشتن آن ستیزنده گرد
نیاورد کی پاے مردی فشرد

ادہر ہمراہیان امیر نے جو اسپ سواری کو لیے سوار رہ سپار دیکھا امیر کو کشتہ یا اسیر گمان کیا یکبارگی سب جمع ہو کر دشمنوں پر آئے دیکھا کہ سردار لشکر پیادہ لڑنے کو آمادہ کھڑا ہے مگر ہیبت شجاعت سے کوئی قریب نہیں آسکتا خیر خواہان جان نثار خوش ہوے باہم مبارکباد کہکر پاس سپہدار کے

آسے ایک رفیق نے اپنے گہوڑے پرسوار کیا آپ پیادہ
ساتہہ ہولیا امیر نے بنگاہ سپاہ کا حال پوچہا کسی نے
عرض کی کہ سواران حریف نے وہان پہنچکر دست تطاول
وتعدی دراز کیا ہے لڑنے والون کو ہزیمت دیکر کاری
توپخانہ بہی سے لیا ہے یہہ سنتے ہی امیر کو تاب ہی ادہر
باگ اوٹہائی پہنچتے ہی قیامت برپا کی اپنے لشکریان بیجان
رسیدہ کو بچایا دشمنان خیرہ سر کو مار بہگایا توپخانہ
چہین لیا مگر بسبب پریشان ہو جانے فوج اور گولہ
اندازون کے ساتہہ نہ لے سکے ویسے ہی چہوڑکر دوسنے
کوچ کردیا دریاے دہسان پر پہنچکر ڈیرہ کیا ہر چند
کہ فوج راجہ ناگپور بعزم جنگ امیر نہ آئی تہی بلکہ انہین
اور انباجی مین صلح کرادینا منظور تہا مگر مشیت ایزدی
اسیطرح تہی قدرت آلہی مین کسکو مجال دخل ہے

یہہ واقعہ سنہ ۱۲۱۵ ہجری مین واقع ہوا کرم دینخان
برادر امیر کہ مع ہولکر سرونج مین آپہنچے تھے حال جنگ
امیر و فوج ناگپور سنکر بسبیل یلغار پاس امیر کے آئے
امیر کو بہائی کے آنے سے تسلی حاصل ہوئی جوال
نمکحرامی لشکر من وعن بیان کیا جوانمرد کو غصہ آیا
سوار ہوکر اونپر پہنچا اور بیدریغ تیغ خونفشان کہینچکر
بہت کو خستہ کشتہ کرکے لوٹا سزارسانی اہل نفاق
کا مژدہ امیر کو سنایا امیر نے آفرین کہی مبارکباد دی
ہولکر افواہ تباہ و خراب ہوئے امیر مظفر لشکر
نصرت اثر سنکر انتظام سرونج کے عزم پر وہین رہا
امیر منصور نے اطلاع ان امور کی ہولکر کو ضرور سمجہکر
نامہ شوق نشور متضمن زور و قصور رفقاے مقہور
و نمکحرامی ملازمان دوراز سرور مہجور حضور مشعر احوال

جنگ مذکور با افواج راجۂ ناگپور مع تفصیل مذکور مسطور کیا
اور یہی لکھا کہ اس محاربت و مقاتلت میں بینے فراست
و تجربت سے طاقت و قدرت ان لوگون کی ہمت و جرارت
اپنی مصیبت و مشقت مین آزمالی اگر تمہین راجۂ ناگپور سے
رنجشہای گذشتہ کی تلافی کرنا ہے آؤ مین تمہارا شریک
حال ہون اگر بافضال خداوند بیہمال اقبال تمہارا
قرین احوال ہوا تو دشمنون کو گوشمال دیگر مستمال کرونگا
ہر بد سگال کو پامال کرکے ملک و مال مقبوضہ پر تمہین
قابض بالاستقلال کردونگا ہولکر کو جب یہ خط پہنچا
اوسنے سنکر جواب دیا کہ اندنون دشمنون سے
لڑنا مصلحت وقت نہین تمہین سے لئے بیفایدہ محنت اوٹہائی
آجکل ہولناک خبرین سنین ہین اکثر اعداء انگریز کمین تمہین
استوار کین ہین کہین ہمت اس بار تباہی و خرابی سے

بچین تو خیر ہوا امیر سے نے یہہ سنکر ہولکر کی کم ہمتی پر تاسف
کیا مگر گمان یہہ بہی ہوا کہ اندنون پہر اوسے میری
طرف سے کچہہ آزردگی سنے سب ہے اسلیے یون بات
بنائی پہر امیر وہانسے کوچ کرکے سرونج مین آگئے
ہولکر سے ملے اسوقت مین کل دس بارہ ہزار سوار
و پیادہ امیر کے ساتہہ رہگئے تھے کیونکہ اکثر بعد فتح ساگر
سیم و زر غارت شہر مین پاکر نوکریان چہوڑکے اپنے اپنے
گہر چلے گیے کچہہ تنخواہ خواہ ہوکر لشکر ظفر پیکر سے جدا ہوے
آخر نادم و خجل پریشان و مضمحل افسردہ دل تہوڑے
فوج ساگر و نشکر ناگپور مین ملگیے بعض بیجا اصل وطنونکو
لوٹے کوئی کوئی استعفاے جرائم کرکے داخل
عسکر فیروزی اثر ہوے آیندہ ہمیشہ سالک مراحل وفاداری
ناز ل منازل جان نثاری رہے الغرض ہولکر سرونج سے

روانہ ہوا از تلام جہالوہ مندسور وغیرہ سے محاصل مقررہ
لیتا ہوا اندور کو گیا آوندنون کاشی راؤ ہولکر پونا سے
بجمعیت دو ہزار پیادہ و سوار ضلع خاندیس مین آیا ہوا تھا
اکثر ہمراہی اوسکے جسونت راؤ ہولکر سے آملے کاشی راؤ
جہلا کر اسیر آیا باہم مقابلہ بعزم رزم و مقاتلہ ہوا آخر بے
لڑے اوسکے ساتھیون نے اوسے گرفتار کرکے جسونت راؤ
کے پاس بہیجدیا اوسنے اوسے قلعہ کالتہ مین محبوس کیا
اوسکے ہمراہیون کو اپنے سپاہیونمین ملالیا اسیر سے برونج
نکلکر جہانسی کو گئے محاصرہ کرکے زر معاملہ لینا چاہا بالا راؤ
انگلیہ بارسال پیام دوستانہ مانع ہوا اسیر صاحب نے
کہا کہ اس مرتبہ تمہاری خاطر سے ملنے زر معاملہ چہوڑا
آیندہ کہین تم منع نکرنا ورنہ رعایت نہو گی اسیر صاحب
وہانسے چلکر نئی سرا ے مین آئے وہان اپنا تہانہ

بٹھایا اور معاملہ لیا پھر کوچ کر گئے سیپری کو لارس کو
سے پہنچے انبا جی نے بوساطت انگلیہ مذکور وہانکا معاملہ
برعایت کرا دیا امیر پھر وہانسے چلکر سرونج مین آگئے
چند روز چین سے رہے جب بغیر تحصیل زر گذر ہوتی نہ دیکھی سرونج
سے چلکر شجاعلپور آپر سے محاصرہ کیا اکثر ہمراہی روز دیگر
شہر مین گھسے غارت و تاراج مین مصروف ہوے ساکنان
شہر نے بمقاتلہ مقابلہ کیا ہر طرف کوچہ بندی کر لی تھی
حفاظت ناموس پر جان دینا موجب بقاے نام سمجھا
تھا ہر شخص مسلح و آمادہ ہو کر لڑنے لگا قضارا
کرم دینخان صاحب بھی لوٹنے والونکے ساتھہ شہر مین
گئے تھے کسی کوچے پر لڑائی مین شریک ہو سکے طرفین
سے بندوق چلتی تھی جو کہ پیمانہ عمر اوس نوجوان کا
بادۂ زندگانی سے لبریز ہو چکا تھا ایک گولی کسی بندوق

کی گرم وینخان سے آگی ایکدم مین اوس دلاور نے
جان دی ہر طرف سے شور واویلا وادریغا بلند ہوا اور
ہر پیر و جوان دردمند کسی نے جاکر امیر صاحب کو اطلاع
دی یکایک خبر وحشت اثر جو سنی غشی کی سی حالت
ہو گیی پہر سنبہلکر مفصل احوال پوچہا جبوقت اس واقعہ
ہائلہ کو سمجہے بیخود ہوکر مدہوش زمین پر گرے ہوش
جو آیا آسمان کی طرف دیکہا اور بیساختہ ایک چیخ ماری
پہر احتسابا صبر کیا سوار ہوکر شہر پر حملہ کیا فتح حاصل کرکے
موقع واقعہ جانگزا پر آئے بہائی کی لاش کو دیکہا
ہر چند ضبط نہو سکا تاہم بہت ضبط کیا تجہیز و تکفین مین
مشغول ہوے پہر کیی دن تک متحیر و مضطر رہے
عمائد سپاہ نے تسلی دی سمجہایا رفتہ رفتہ صبر نے
دلمین جگہہ کی بیقراری آہ و زاری دور ہوئی دریغا

اس واقعے کی تاریخ ہے جسپر وزامیر نے دربار کیا صاحبزادہ
صالح محمد خان اپنے ہمشیرہ زادیکو بجاے برادر مرحوم
نصب کردیا اور محمد شاہ خانکو کہ توشکچی خان مرحوم کا
اور بکار قواعد آموزی نشان ہمراہی خانمرحوم مامور تہا
صاحبزادہ مذکور کے ہمراہ متعین کیا مگر محمد شاہخان سے
مزاج صاحبزادہ موافق نہوا وہ ترک رفاقت کر کے
حضور امیر مین حاضر ہوے اور سرکار ہی مین رہے
اوندنون ہولکر اپنی شادیکی تجویز مین اندور گیا تہا وہان
بعد تقرر اوس تقریب کے محفل عیش و سرور آراستہ
کی تہی امیر صاحب نے یہہ سنکر راے فرخ راے
دولت آراے مملکت پیراے ہمت راے کو اپنی طرف سے
اوس بزم شادی مین شریک ہونے کو بہیجا یہہ جو
وہان پہنچا ہولکر سے ملا تو اوسے امیر صاحب کی

جانب سے رنجیدہ پایا بعد تحقیق سبب اوسکا معلوم ہوا
کہ کنجا کنور بد گہسیہ تہانہ دار تنجا علپور اوسوقت مین
ہولکر کے پاس تہا اور وہ بسبب قایم ہونے امیر صاحب
کے تہانے کے تنجا علپور مین شعلہ آتش عناد بلکہ
سراپا آتش فساد ہو گیا تہا اوسنے ہولکر کو درہم وبرہم
کر دیا تہا ہر وقت کہتا تہا کہ تمہارے سامہنے یہہ سپاہی
زادہ بادشاہی کا ارادہ رکھے تمہارے ماتحت ملک
مین آپ حکومت کرے تم ہندو وہ مسلمان آتش وآب
کی کیا دوستی افسوس کہ وہ اور اوسکے کار پرداز
اس ملک مین دست تعدی دراز کرین اور آپ چپ
بیٹھے رہین علاوہ ازین وہ آجکل دلمین تمسے کاوش
درپردہ کا تشی راؤ سے سازش رکہتا ہے فکر مین ہے
عنقریب تمکو گرفتار اوسے رئیس برقرار کر دیگا ہولکر

گو تہ اندیش سیہ باطن تو تہا ہی لونڈے بکنے لگے ہین
آگیا دربار مین ہمت رائے سے پوچہا کہ امیر ہمارے بلانیسے
آجاینگے یا نہین رائے مذکور کہ اوسکے ضمیر شر تاثیر سے
آگاہ تہا بولا کہ کیون نہ آئینگے کہا اچہا تم جاؤ اونہین
سے لے آؤ فرستادہ اپنے آقا کے پاس آیا وہ پہر اس
روانگی پر آمادہ ہوے دوسرے روز تین سو سوار
ہمرکاب لیکر بعزم ملاقات نہضت کی اودہر مفسد کنورنے
ایکدن عالم مستی مین اوس مدہوش بادۂ پندار سے
کہا کہ امیر اپنے جوش شجاعت مین کسکی سنتے ہین
تمہارے بلانے سے کوئی آرے جاتے ہین ہولکر
نے یہہ سنکر غصے کی آگ سے جل بہنکر افسران لشکر سے
کہا کہ ابہی بافوج جرار جاؤ اور جسطرح ہوسکے امیر خانکو
یہان لاؤ افسران مذکور حسب الحکم مع لشکر روانہ ہوے

ایک منزل سے گئے تھے کہ رایات ظفر آیات امیر نمایان
ہوے سب اپنے آنے پر پشیمان ہوے ہرناتھ جیلہ جو
دو تین ہزار سوار و پیادونکے ساتھ سے آگے تھا امیر صاحب
کے سامھنے گیا آداب بجا لایا امیر نے حال دریافت کیا
آنیکا سبب پوچھا چونکہ وہ شخص دانا و ہوشیار تھا اوسنے
بمعائنہ اطوار اخلاص بگفتار نیاز بار اظہار کیا کہ سرکار کے
استقبال کو ہم سب فرمانبردار آے ہین یہان یہہ گفتگو
تھی کہ سیام راو ماڑہی اور جمنا بھاؤ وغیرہ باقی افسر
لشکر ہولکر کے روبرو آئے اونسے بھی ویسے ہی سلام
و کلام ہوے پھر وہ سب پیچھے پیچھے سواری کے رہ سپر
ہوے اوسوقت اون سب نے آپسمین مشورہ کیا کہ ہمین
ہولکر نے بارادۂ فاسد ایدہر بھیجا ہے اور ہم انکی طرفسے
کسکو کوئی امر خلاف اتفاق و محبت نہین دیکھتے دیکھو کہ

بہ جمعیت معدودہ واسطے ملاقات کے آئے مین پس
کیا کیا چاہیے امیر صاحب نے بفراست دریافت کیا
کہ انکا آنا خالی علت سے نہین کچھہ بندوبست کر لینا ضرور ہے
غفلت دوراندیشی سے دور ہے پھر ایک منصوبہ دلمین ٹھہرا کر
افسرونکو پاس بلاکر ہاتی سواریکا ٹھیرایا سیام راؤ اور جمنا بھاؤ
کو اپنے ساتھہ بٹھایا ظاہر مین کہا کہ میرا ہاتی پر ہونا
تمہارا ساتھہ ساتھہ اردلی مین چلنا مناسب تھا باطن
مین کہا اب اگر کچھہ فساد ہوگا تو انہین تو مین پھین
سمجھہ لونگا وہ افسر اگرچہ سمجھگئے لیکن کچھہ کہہ نسکے سواران
ہمرکاب امیر ہاتی کے آس پاس ہو گئے لشکر یان ہولکر دور رہے
اوسیدن اوسیطرح اندور مین پہنچے لوگون نے
ہولکر کو خبر دی کچھہ نبولا اور بخلاف معمول قدیم کہ ہمیشہ
جہان کھین ہوتا تھا امیر کے استقبال کو دوڑتین

کوس آتا تھا تھوڑی دور قریب ایک میل کے اگر بڑی
بے پروائی سے ملاقات کی ہرچند امیر سمجھ گئے تھے
مگر مزاج و حال پوچھا جواب دیا کہ بسبب شب بیداری کے
طبیعت سست و مکدر ہے امیر بھی مستغنیانہ ملے مکان پر
پہنچکر ہولکر اپنے محلسرا کو گیا امیر صاحب کے واسطے جو گھر
خالی ہوا تھا یہ اوسمین فروکش ہوئے ایکدن امیر ہولکر
کے پاس آئے سفلہ کنور ہولکر کے قریب بیٹھا تھا بولا کہ
کیون صاحب آپ شجاعلپور وغیرہ مین کس بلبیر تعدی
رعایا پر کرتے ہین امیر نے جواب دیا تلوار کے زور سے
کنور مذکور نے کہ کسیقدر جوانمردیکے گھمنڈ مین تھا
چھری نکالی اور کہا کہ جو کوئی اتنی بڑائی کرتا ہے
مین اس چھری سے اوسے پست کر دیتا ہون امیر تھوڑ تحمیر نے
جو یہہ حرکت اوسکی ملاحظہ کی غضب شجاعت سے آگ

ہو گئے تیغ آبدار کہینچکر اوٹھے چاہتے تھے کہ اوس ہواپرست
کو ایک وار مین خاک ادبار پر گرائین کہ اسمین کئی افسران
فوج جو دلی خیرخواہ امیر کے تھے لپٹ گئے سمجہانے لگے
کہ آپ کیا ایک نالایق لڑکے سے دو چار ہوتے ہین
اوسوقت سیام راؤ ماڑہی کہ بہبود اندیش جانبین تہا
ہولکر کو ملامت کرنے لگا کہ یہہ کیا نادانی ہے اور اوس
کنور کا ہاتہہ پکڑکر دربار سے اوٹہا دیا کہا کہ تو یہہ نہین جانتا
کہ اندنون اگر موافقت نرہی تو ہر ایک کے دلمین مخالفت
محکم ہو جائیگی بلکہ یہہ جمعیت ہی درہم برہم ہو جاے گی بعد
ازان امیر سے کہا اسوقت آپکے مزاج پر خفگی غالب ہے
فرودگاہ پر تشریف لیجایئے امیر صاحب اوٹہکر مکان پر
آگئے گو اوسوقت ہولکر نے اوسکی فہمایش سے امیر سے
عذر خواہی کی تہی لیکن بخوبی صفائی طرفین سے

نہوئی تہی ہولکر نے اپنے دوکنپونکا ڈیرہ متصل فرودگاہ
امیر کے کرایا دغا کی فکر مین تہا امیر صاحب نے دلمین
خیال کیا کہ درصورت عدم موافقت طرفین کے قباحت
متصور ہے بلکہ شعلۂ فساد کے بہڑکجانے سے آیندہ بجہانا
آتش مخالفت کا دشوار ہوگا پوری صفائی کرلینا اور خیال
عداوت ہولکر کے دلسے نکالدینا مناسب ہے بہ ارادہ دلمین
کرکے ہولکر سے تنہا ملنے کا عزم کیا ہولکر کے مکان پر
آئے ہولکر کو اطلاع ہوئی اوسنے پوچہا کہ کس عزم
پر آئے ہین لوگون نے کہا ما فی الضمیر معلوم نہین
لیکن تنہا آنے سے سواے محبت و موافقت اور کچہہ
مفہوم نہین ہوتا تب اوسنے بلا لیا امیر نے سامنے
جاکر کہا کہ مجہے تنہائی مین تمسے کچہہ کہنا ہے اوسنے
تخلیہ کیا امیر نے بقصد تصفیہ کمر بند ہولکر کا پکڑکے سینہ

ہاتھ سے کٹاری چھوٹی جو اوسکی کمر مین تھی نکالکر کہا
کہ بدگمانی اپنے دلکی اسیوقت رفع کرلو یعنی اگر میرے
مارڈالنے مین عروج و ترقی تمہاری مقصود ہو تو اسوقت
دریغ نکرو حسرت نکال لو مجھے عذر نہین اور جو فقط
میرے مخالفون کے بہکانے سے تم اس خیال بیجا مین
ہو تو مین اسوقت تمہین مارڈالتا ہون ہولکر نے امیر سے
عذر کیا اور سماجت کہا کہ مینے اپنا دل صاف کیا اب
مجھے ہرگز سر خلاف نہین آیندہ کبھی وہ معاملہ جو اوسکی
وثوقیت سے دور ہو ظہور مین نہ آئیگا امیر مجھے ہمیشہ محکم
سمجھو امیر نے اوسے چھوڑا اور آپسمین صفائی باخلاص تمام
ہوگئی دونون امیر خوشحال اور اعتماد قرار داد باہم بر فاعبال
ہو بیٹھے حساد مایۂ فساد اس مصالحے سے پشیمان و نادم ہوے
جب غبار مغائرت دلون سے دہل گئے امیر رخصت ہوکر

اپنے لشکر مین آپ ہی ہولکر اندور مین رہا یہہ واقعہ سنہ ۱۲۱۶ ہجری مین ہوا

مہاجی سیندہیہ کے متعلقون کا پونا سے طرف
اوجین کے آنا ہولکر کے فریب سے لٹ جانا
اور جانا پاس لکہوا کے چیتور کو تعاقب کرنا ہولکر
کا مع امیر واباجی محصور ہونا لکہوا کا قلعہ شاہجہانپور
مین پہر پہنچنا دتیا کے قلعے مین وا آپس آنا امیر و ہولکر کا

جب عورتین مہاجی سیندہیہ متوفی کی بسبب رنجش دولت راو
سیندہیہ کے پونا سے نکلکر ساتہہ جمعیت بیس پچیس ہزار سوار
و پیادہ کے اوجین مین آئین ہولکر اس بات کو مغتنمات سے
سمجہکر دربیردہ سلسلہ جنبان موافقت ہوا بتدبیر نزدیک اونسے
ملاقات کی کہا کہ ہمارے نزدیک دولت راو سیندہیہ کا گرفتار

کر دینا کوئی بڑا کام نہین مین اوسے قید کرکے تمہارے
حوالے کرونگا تم ریاست کے مالک ہو اوسے کیا پہنچتا ہے
کہ وہ تمہاری اطاعت سے سر کشی کرتا ہے غرض ایسی
ہی چرب و شیرین گفتگو سے بائیونکا دل نرم کیا
وہ اسکی جانب سے بیخوف ہوگئین یہہ فکر مین رہا مگر اسکے
ساتھہ فوج کم تھی اور اونکی ہمراہ لشکر بہت لہذا مجال
کار نہ تھی اوسوقت امیر کو لکھا کہ ایک مصلحت درپیش ہے
تم جلد اگر شامل حال ہمارے ہو جاؤ اور اوسی زمانے
مین دولت راؤ نے ہولکر کو واسطے ساتھہ نہ دینے
بائیونکے لکھا تھا اسنے جواب دیا تھا کہ اگر تم کہو تو
انہین گرفتار کرکے بھیجدون یا کام انکا یہین تمام
کرون ایدہر قول و قرار خیر خواہی و دوستی سے اونھین
اپنی طرف سے بیخوف کر چکا تھا اللہ اللہ دنیا کیا جائے

مکر و فریب ہے کہ دنیا دار اسکے دہوکے ہین اگر چند روزہ
راحت کے واسطے کہ ایکدم کی نیند سے زیادہ نہین کسقدر
زور و دغا عمل مین لاتے ہین اور اس دشوار بدست آیندہ
آسان از کف روندہ کی تحصیل مین کیسی کیسی محنتین اوٹھاتے
ہین علے الخصوص سرداران عظیم الشان دولتمندان رفیع
المکان کا تو کوئی وقت بے فکر تدبیر و تزویر نہین گذرتا
لاسیما امراس زمانے کے اگر عشر عشیر اوسکا خوف الٰہی
اور اندیشہ عقبے دلمین رکہین اعمال و اخلاق حسنہ کے
حصول مین سعے و کوشش کرین تو کیا کیا نعمتہاے
بیزوال خداوند بیہمال غیب سے اونکو عطا فرماوے کہ انے
کدو کوشش انجاح و وصول مقاصد دارین ظہور مین آئے
القصہ جب امیر صاحب کوچ کرکے قریب اوجین کے
آپہنچے ہولکر نے دلمین سوچا کہ جسوقت یہان آجائین اور

امیر صاحب قبول معاملہ مانحن فیہ سے عدول کرین تو بہتر
نہوگا لازم ہے کہ اونکے آنیسے پہلے مین انصرام اسکام
کا کرون مہم مرجوعہ کو انجام دون چنانچہ اس ارادی کو دلمین
استحکام دیکر حالت غفلت و بیخبری مین ایک رات بائیونکی
فوج پر شبخون مارا تمام فوج اونکی متفرق و پریشان
ہوگئی بائیان چند خیر خواہونکے ساتھہ گھوڑونپر سوار ہوکر
بہاگین جاوده مین جاکر لکھوا نامی سردار سے کہ سیندہیہ
کیطرف سے ناظم اوس ضلع کا تہا پناہ خواہ ہوئین بہت
اقمشہ لطیف و سامان نفیس جواہر گران بہا بائیونکے
توشہ خانہ سے ہولکر نے پائے جب امیر اوجین مین تشریف
لائے اور اس حال پر آگاہی پاکر ہولکر سے ملے تو فرمایا
کہا کہ آفرین اس فتوت و جوانمردی پر جوان عورتونکے
ساتھہ آپنے کی ہولکر نے نادم ہوکر دم نہ مارا جب امیر نے

ہی کوئی تقریر چھیڑی تو اوسنے بھی گفتگو شروع کی اودہر
لکھواندکور بابیان مزبور کو چھوڑ مین کہ ماسن وملا دہی سے پہنچا
آیا اور سونڈھواڑے کی راہ سے شجاعلپور پر آیا اوسوقت
لشکر امیر مظفر قریب شجاعلپور سکے پڑا تھا امیر صاحب
غلامی خانکو اپنے جگہہ چھوڑ کر ہولکر سے ملنے آئے تھے لکھوانے
جو یہہ حال سنا شجاعلپور سے غفلت مین لشکر نے لشکر پیر
یورش کی لشکر مین بہاگڑ پڑی ہر چند دو چار جوانمردان
بانام وننگ نے دلیرانہ جنگ کر کے دشمنون کو پشیمان وننگ
کیا جوانی کی امنگ مین بانکپن کے ڈہنگ دکہائے
حریفون پر روز سیاہ لائے تیغہاے سبز کو سرخی خون
اعدا سے رنگ لیا خود بقاے نام نیک سے سرخرو ہوے
مگر مشہور مضمون ہے کہ ؎ چو لشکر ہمہ دل نہد بر گریز؛
چہ سو دار یکے رو کند در ستیز آخر ما نغین فائغین چلا نین

فدا کر چکے فراریان سراپا زیان جی چورا گئے فوج لکھوانے
توپخانہ و اسباب نقد و جنس لشکر پر قبضہ کیا اتفاقات
حسنہ سے یہہ ہوا کہ اوسی رات امیر صاحب نے حال ابتری
لشکر خواب مین دیکھا علی الصباح مضطربانہ اودہنکر ہولکر کے
پاس گئے واپسی کی رخصت چاہی اوسنے اضطرار کا سبب
استفسار کیا آپنے خواب کا حال بیان کیا ہولکر نے
کہا تمہین اولیا کا درجہ کب سے ملا جو ایسی باتین کرتے ہو
جوابدیا کہ اگرچہ اسرار غیب بلاریب اصلا کسی پر منکشف نہین
ہوتے بجز علام الغیوب کوئی اونکا عالم نہین لیکن اللہ تعالے
انبیا کو وحی سے اولیا کو بالہام ہمسے عاجز بندونکو رویائے
صادقہ سے کوئی بات بتا دیتا ہے مینے اکثر اپنی خواب کی
راستی آزمائی ہے ہولکر خاموش ہوا امیر سے پھر رخصت
ہوکر مقام ترانہ پر آئے وہان صبحکو تفصیل احوال معلوم ہوئی

آگے جو بڑہے اکثر اہل لشکر حیران و پریشان امیر لشکر
سے ملے ماجرا عرض کیا تہوڑی دور جاکر دیکہا کہ خاص
خاص لوگ لشکر کے سراسیمہ و بیجواس بہاگے آتے ہین تعاقب
مین دشمن ہین آپ نے یہہ بات معلوم کرکے اوسی جماعت
قلیل سے اعدا پر حملہ سخت کیا تعاقب سے روکا لحظہ بہر مقابلہ
رہا پہر تو صولت ہمت امیر سے دشمن ہزیمت پاکر بہاگے
جوانمردونے پانچ کوس تک اونکا پیچہا کیا توپخانہ چہین لیا
کنارۂ دریا پر پہنچکر کنارے پر خیمہ کردیا وہان سے ہولکر کو
کہلا بہیجا کہ مینے بارہا تمہاری کمک کی ہے جب بلایا ہے
فوراً پہنچا ہون اب مجہے ضرورت ہے تم جلد یہان آجاؤ
ہولکر سنتے ہی کوچ کرکے اوجین سے امیر صاحب کے
پاس آگیا اباجی انگلیہ بہی بسبب صدور حکم سیندہیہ
نسبت تدارک لکہوا کے اگر شامل لشکر امیر دلاور ہوا تب

امیر مع ہولکر و انباجی شاہجہانپور پر پہنچے اوس شہر کا
محاصرہ کیا جب لکھوا تنگ ہوا در پردہ امیر صاحب سے
صلح جو ہوا پیغام دیا کہ اگر اسوقت مین یہانسے مجھے
نکلجانے دوگے تو آیندہ آپکی رفاقت مین رہکر کارہاے
نمایان کرونگا امیر نے التماس اوسکی قبول کی ہولکر سے
کہا وہ بہی راضی ہوگیا لکھوا مطمئن ہوکر ایک رات وہان سے
نکل گیا کہیچی واڑے کی طرف چلا ہولکر دلمین انباجی کی
گرفتاری کا عزم رکہتا تہا لیکن ظاہرداری سے اوسے
اور امیر صاحب کو بتعاقب لکھوا روانہ کیا آپ وہین مقیم رہا
یہہ دونون کوچ کرتی ہوے اجگڈہ علاقہ اوسٹواڑہ مین
پہنچے وہان ہولکر کا خط آیا لکہا تہا کہ اب آپ آگے کوچ
نکرین بلکہ انباجی کو قابو مین کرکے یہان لے آئین یہہ
صلاح امیر کو پسند نہ آئی مگر خیال کیا کہ اگر ہولکر کا کہا

نمانون تو وہ رنجیدہ ہوا اور جو موافق اوسکی تحریر کے
عمل کرون تو اس سے بیمروتی ہوتی ہے غرض یہہ سوچکر
اپناجی سے کہلا بھیجا کہ تم میرے ساتھہ نہ ہو ایک دو منزل
آگے یا پیچھے ہو جاؤ اپناجی مرد دانا تھا سمجھہ گیا کنارہ گیر ہوا
امیر کوچ کرکے پاٹن پر پہنچے وہان ہولکر بھی آکر شامل ہوا
لکہوا اسو مین پچھاڑ مین جاکر راجہ درجن سال اور راجہ جیسنگہ
کر اسے ملا اونہین اپنا دمساز کرکے بالا راؤ کا محاصرہ ایسے
قافیہ تنگ کیا امیر مع ہولکر پاٹن سے کوچ کرکے لکہوگڈہ
پر آئے اس عرصے مین پیرو صاحب فرنگی حسب الحکم
دولت راؤ سیندہیہ واسطے تدارک لکہوے کے بالا راؤ سے
اتفاق کرکے قلعہ سونڈہ متصل دریا پر آپہنچا وہان راجہ
چتر سال سے موافقت کی اوسوقت مین ایکطرف سے پیرو
صاحب فرنگی اور ایک جانب سے بالا راؤ اپناجی انگلیہ

وغیرہ سردار علاقہ سیندہیہ قلعہ سوندہ پر متوجہ ہوئے اوسکے
محاصرہ مین جیتر سال مارا گیا لکھوا زخمی ہوکر وہان سے قلعہ
دتیا مین گیا مگر اوسکے قلعے کے استحکام سے افواج سیندہیہ عاجز
ہوکر ہر ایک بجاے خود چلی گئی امیر مع ہولکر راگھوگدہ سے
کوچ کرکے براہ سرونج ملہارگدہ پر پہنچے وہان مواضعات
ساگر سے زر معاملہ لیکر درستی اسباب مین تھے کہ کلوس صاحب
فرنگی ملازم سیندہیہ نے مع کنپو متصل سرونج کے پہنچکر
ڈیرہ کیا عامل سرونج نے خوفناک ہوکر اطلاع خدمت امیر
مین کی امیر نے سنتے ہی ہولکر سے رخصت ہوکر سرونج
کی طرف نہضت کی فرنگی مذکور طرف اروں کے چلا گیا
یہہ لوٹ کر پھر رفیق سے جا ملے وہان مشورہ ہوا کہ جدا دونون
فوجونکا مجتمع ہونے مین ممکن نہین غرض بعد تقرر جہات
امیر جانب ساگر چلے اور وہان پہنچکر انبا جی کو تنگ کیا اوسنے

پہر راجہ ناگپور کو لکہا کہ پٹہانونکی فوج اس ملک کی تخریب سے باز نہین آتی ہماری اعانت پر جلد آنا لازم ہے راجہ ناگپور نے فوج اپنی واسطے کمک راجہ جانگر کے بہیجی امیر نے یہہ حال سنکر پیشقدمی کی ویورہی کو جہاں علاقہ بندیل کہنڈ ہے پہنچکر مقابلہ کیا اوس فوج کو شکست دی لیکن وقت شام ہونے سے اعدا مارے نگئے ہیبت ہی سے بہاگے امیر مقام پر واپس آئے چند روز وہان مقیم رہے ہولکر علحدہ ہوکر طرف سونڈہواڑے کے گیا تہا اور وہان تحصیل مین مصروف رہا

بہیجنا دولت راو سیندہیہ کا بلونت راو بانگرہ کو مع چورس صاحب سلہبرٹی فوج کے مقابلہ جسونت راو ہولکر

دولت راو نے حال اوٹہانے بائیونکا سنکر کینو چورس صاحب کا اور بیس ہزار سوار پنڈارے بافسری بلونت راو بانگرہ

ہولکر سے عوض لینے کو مقرر کرکے واسطے کوشش و
ثبات کے تاکید سنا کر روانہ کیا بانکڑہ مذکور کوچ کرتا ہوا اوجین
پر آیا ہولکر نے سنکر نظر بر کمی لشکر مقابلہ مناسب نسمجھا طرف
سوری کے کہ شہر منڈیا سے ایک منزل ہے کوچ کیا وہان اون
دو پلٹنون سے جو دکن سے بانکڑہ کی کمک کو آتی تھین سامھنا
ہوا او نہین لوٹ مار کر ہولکر نے امیر کو لکھا کہ تمہارا آنا اسوقت
یہین ضرور ہے اس عرصے مین دولت راؤ نے بغرض
تدارک ہولکر خود دکن سے حرکت کی دریاے نربدا پر آکر
منڈیا کے گھاٹ سے عبور چاہا پہلے توپخانہ اوتار اگیا ہولکر نے
ہمت کرکے جلدی پر یورش کی لڑائی ہوئی چونکہ زنجیری گولونکی
ضرب سے تھوڑی دیر مین بہت آدمی تلف ہوے ہولکر نے
موقع نپا کر طرح دی اندور مین آیا وہان سے مکرر طلب امیر کی
تاکید ہی بھی اسنے ایسے وقت مین سستی خلاف مروت

وقتون سمجھکر اوسیوقت شجاعلپور سے کوچ کرکے راہ مین
بمقام ترانہ بہیر کو چہوڑ آپ بعزم مقابلۂ بانگڑہ روانہ ہوے
اور یہہ سوچا کہ ہولکر کے آنے سے پہلے بعونہ تعالے
مین فتح حاصل کرون تو موجب اوسکی خوشدلی اور میری
ناموریکا ہو آخر یہہ عزم جزم کرکے قلت ہمرہان و کثرت دشمنان
پر خیال نکیا سر سواری فوج بانگڑہ کو صبح سے شام تک محصور کیا
شام کو فرودگاہ بنگاہ پر لوٹ آئے مخالف ہراسان
وخائف ہوکر رات کو چلدیے متصل اوجین کے پہنچے
امیر نے دوسرے روز سراغ پر تعاقب کیا قریب اوجین
جالیا جنگ وجدال کا ہنگامہ گرم ہوا ہولکر بھی حربگاہ سے
قریب آپہنچا تہا ایک منزل پر سے توپونکا غریو سنکر حال پوچہا
جب ماجرائے مقابلۂ امیر و بانگڑہ سنا خوش ہوکے یلغار
کرتا امیر سے جلد آملا لشکر سوارہ و پیادہ کو دو غول کرکے

بہلین کنپو اور نصف سوار ونکا غول ہمراہ امیر کیا مہاراج کنپو
اور آدہی سوار ونکو اپنے ساتھہ رکہا پہلا کنپو باسم افسر مسمّٰی
تہا دوسرا مہاراج ہولکر سے منسوب پہر بانکڑیکی فوج کا
محاصرلیسے قافیہ تنگ کیا اتفاق سے بہلین کنپو کا دشمن کے
ایک کنپو سے مجادلہ ہوا اور غلبہ اعدا کو رہا تب بہلین افسر
کنپو نے باختہ حواس امیر کے پاس آکر مدد چاہی امیر دلیرنے
باقتضاے شجاعت مردانہ وجرأت دلاورانہ تہوڑے
سوار وسنے فوج حریف پر حملہ کیا صفونکو چیر کے اب شمشیر سے
بہت دشمنون کو خاک ہلاک پر ڈالا مگر بندوقون کی باڑ ونسے
ڈرکر ہمراہیان امیر تہو نشان اکثر بوقت یورش کنارہ
کش ہوے تہے اسلیے امیر مارتے گراتے قلب لشکر اعدا
مین گہسکر ادہر نکل کے ہولکر کی فوج پر متوجہ ہوے
ہمراہیان مہاراج ہولکر لشکر اعدا سمجہکر فرار پر امادہ ہوے

ہولکر نے نشانہائے امیر سپاہ کر فوج کی دلجمعی و تسلی کی کہا
کہ یہہ امیر ہین تب سب قوی دل ہوے امیر مہاراج سے
صلاح کر کے بالا بالا اپنے لشکر مین آئے اسحال مین ترشح
باران رحمت الٰہی شروع ہوا امیر نے تفاؤل خیر کر کے بکمال
استقلال حملہ کیا چونکہ ٹہر چکی تہی اودہر سے مہاراج نے بہی
بڑہی ثبات قدمی سے یورش کی بازار مبارزت و مقابلت
ایسا گرم ہوا کہ اعدا نے فرومایہ دادو ستد جان و نام نکر سکے
تاب آتش جانسوز نیزۂ امیر تہور تخمیر و شعلۂ آتش سپہر ہولکر نلا کر
اکثر دوزخ مین جلنے پر راضی ہوئے باقی کشتی فرار پر سوار
ہو کر بحر آتش جانسوز کارزار سے سلامت گذر گئے تفصیل
اجمال یہہ کہ چورس صاحب اور بانکرہ شکست پا کر کچہہ
سواروں سے بہاگے شہر اوجین مین گہسکر چہپے امیر
و مہاراج مظفر و منصور ہوے بہت نقد و جنس اسباب

توپخانہ گھوڑے ہاتھی نقارے بان نشان غنیمت مین ہاتھ
آئے شہر اوجین سے ضبطی لی ہمراہیان جورس صاحب
دو سو گورے فرنگی کئی سو کالے تلنگے اور سوار لڑائی مین مارے
گئے بہت زخمی ہوے امیر و مہاراج چندروز وہان مقیم رہے بعد جشن کے

دولت راو کا مقابلہ ہولکر سرجی راو وسداشیو راو کے
ساتھہ دوبارہ فوج بھیجنا مقابلہ ہونا مقام اندور شکست پانا ہولکر کا

جب جورس فرنگی اور بانکڑہ امیر و مہاراج سے شکست فاش پاکر
دکن مین دولت راو کے پاس پہنچے حال اپنی تباہی اوجین
کی خرابی کا بیان کیا تو سنیدہ بہہ مذکور نے غم و غصے سے
پیچ و تاب کھاکر خود کوچ کیا دریاے نربدا پر آپہنچا قیاسًا معلوم
ہوتا ہے کہ یہہ آنا اوسی لڑائی کے ہے جو ابھی بیان ہوچکا ہے
تو یون ہوا کہ اوس مرتبہ ہولکر طرح دیکر بطرف رزمگاہ امیر

وبانگڑہ چلا آیا دولت راؤ دار الریاست کو لوٹ گیا اب دوبارہ
آیا بہر حال اس بار دولت راؤ نے کنارہ نربدا سے کپنو
نستر کپل صاحب وغیرہ تین کپنو فرنگی افسروں کے ساتھہ اور
فوج جلسنی سواران رسالہ و سواران پنڈارہ و فوج مرہٹی کہ سب
ستاون ہزار سوار و پیادے تھے بہمراہی کریم خان و جھنو خان
تحت نشان سرجی راؤ گھاٹگیہ اور سداشیو راؤ واسطے مقابلے
ہولکر کے آگے روانہ کیے یہہ لوگ دریاو نربدا کے قریب اوجین کے
آئے ہولکر نے بصلاح امیر کہ دونون اوجین مین تھے اپنے
کپنو کو بنگاہ لشکر امیر اور اپنی فوج کی بھیر کے ساتھہ کر کے
طرف اندور کے روانہ کیا امیر صاحب کو پندرہ ہزار سوار مسلح
ومنتخب دیکر مقدمۃ الجیش کر کے مواجہہ دشمن پر بھیجا خود بیس
ہزار سوار کے ساتھہ شہر مین رہا امیر صاحب اعدا سے مقابل
ہو کر ایک ہفتے تک جنگ قراولی کرتے رہے آخر قلت ہمراہان

وکثرت دشمنان سے مراد نپاکر مہاراج کو بہی بلالیا پہر دونون نے
ملکر فوج حریف کا محاصرہ کیا بہت تنگ کردیا اور وہ ایسی
تکلیف مین آگے بڑہتے آئے کہ دس کوس مین پانچ دین
بکمال دقت طے کرسکے جب اندونون جوانمردون نے اعدا کا
مقابلہ بچہوڑا بلکہ وہ جانبری مشکل سمجہے تو رک گئے آخر طرفین
سنبہل کر لڑنے لگے چونکہ وہ میدان لڑائی کے قابل تہا
لہذا یہہ اتفاق ہوئی کہ فوج اعدا سے ایکطرف مہاراج سرگرم
پیکار رہے دوسری جانب امیر مصروف کارزار رہے اور
ان دونون لشکرون مین بسبب حائل ہونے جو اسکے کہیتونکے
تین کوس کا فاصلہ رہا ہنگام جنگ باہم ایک دوسرے کی
خبر نہی اوسوقت مہاراج کو سرجی راؤ اوسکے مقابل نے
زور دیکر مغلوب کیا توپخانہ لے لیا ادہر امیر نے اپنے
حریف کو عاجز کیا تہا لیکن خبر مغلوبی ہولکر سنکر

بنا ہوئے اور ہر چھپے ہزبریان یا پیل وہان کیطرح دشمنو نپر
گرے تحملات دلیرانہ و ضربات رستمانہ دشمنو نکو زیر کیا توپخانہ
چھینلیا باوجود تلافی مافات ماجرائے گذشتہ پر افسوس کیا
اپنے آگاہ نہونے پر تاسف ہوئے آیندہ ایسے حال سے
جلد اطلاع کرنے پر تاکید کی فی الواقع اگر امیر صاحب ہنگام
جنگ اول وہان پہنچ جاتے تو دشمن مہاراج پر غلبہ نپاتے
اسواسطے کہ وہ لوگ پنڈارے تھے اونکو تاب مقابلہ ومجادلہ
افغانان تہور نشان کہان الحاصل پانچروز تک خوب لڑائی
رہی چھٹے روز ہولکر نے نصلاح امیر دونون بہنیکو واسطے
شہر اندور کے کیا آپ ایک غار گہرا کہ اسطرف شہر کے تہا
اگے بکڑ کے توپخانہ او سپر جمایا خود پیچھے توپخانے کے
کھڑا ہوا امیر نے اپنے پندرہ ہزار سوارون سے دشمن کی
پشت پر جا کر جدال و قتال شروع کیا وہان سے لشکر مہاراج

تین کوس پر تہا اوسوقت براڈی صاحب فرنگی افسر
کینو نے سرجی راؤ سے کہا کہ امیر سے تم مقابلہ کرو تمام
فوج سے اودہر گرم جنگ رہو مین تہوڑی فوج سے ہولکر
پر حملہ کرتا ہون اسسے توپخانہ لینا میرا کام ہے سرجی راؤ نے
قبول کیا براڈی صاحب کو دو ہزار سوار کے ساتھہ ہولکر سے
لڑنیکا حکم دیا خود مع فوج باقی امیر صاحب کے مقابلے
مین رہا صبح سے پہر دن رہے تک توپ بندوق کی لڑائی
رہی چونکہ امیر و مہاراج کو تدبیر دشمن سے کچھہ خبر نتھی بنابران
امیر صاحب نے وقت زور دینے دشمن کے مہاراج سے کمک
چاہی وہ اپنی جگہہ ہرنا تہہ چیلہ اور چیناباہاؤ اور سیام راؤ
ماڑہی کو چہوڑکر خود مع سواران ہمراہی امیر کی طرف آیا
براڈی صاحب نے جو یہہ سنا کہ ہولکر اودہر گیا اوسکے لشکر مین
افسر کاردان جنگ آزمودہ کوئی نرہا تو فوراً توپخانہ ہولکر پر

یورش کی وہان ہولکر نے پہنچکر امیر کو حفاظت توپخانہ کے
لیے ایدہر بھیجدیا یہہ جلد ہمین کل سوا تین سو [۳۲۵] سوار ہمرکاب لیکر عنان
فگندہ اسطرف آئے اوسطرف سرجی راو کے ہمراہی ہولکر پر زور لائے
تا آنکہ ہٹاکر نشیب شہر پر متصل بنگاہ کردیا یہان چونکہ مسافت
تین چار کوس کی طے کرنی مین دیر ہوئی برانڈ یصاحب غارسے
نکل کر قریب تہا کہ توپخانہ لے لے مگر امیر بہی غار تک پہنچ
گئے دشمن نے توپ کے چہرکی بار ماری خاص سواری کا اسپ
سبکخرام بیر جی بہادر نام تین چار چہرے کہاکر ہلاک ہوا صاحبزادہ
صالح محمد خان ہمشیرہ زادہ امیر نے اپنا گہوڑا اپنے خال
فرخ اقبال کو دیا خود سواری کیلیے ایک سلاحدار کا رہوا لیا
اسس اوتر نے خبر ہلنے مین جو امیر کو دیر ہوئی ہمراہی تباہی
مین آئے امیر کا مارا جانا یقین کرکے بہت پریشان ہو گئے
تہوڑے سے جو ثابت قدم رہے تھے افسر کو دیکہکر ساتھ ہو لیے

اوسوقت امیر صاحب اور باقی ماندہ رفقانے بڑی ہمت
و دلاوری کی توپ کے چہرے کا مینہ ایسا برس رہا تھا
کہ کشت حیات بنی آدم پرگویا اولے پڑتے تھے اگر اسفندیار
روئین تن یا رستم دیو فگن ہوتا بھاگنے کی راہ نپاتا مارا ہی
جاتا حملہ کرنیکی تو کیا مجال تھی ہر گولی پھر کی مرغ جانکی پرواز کو
پر و بال تھی آخر اوس شورپشت نے یورش کر کے اعدا کو
پست کیا پینتیس توپین جو اونہون نے مہاراج سے
لی تہین چہین لین پھر رات ہو جانے سے رک گئے ورنہ اوسوقت
مخالفین کو بھگا دیتے پھر کی تلاش مین تھے کہ مہاراج سے
جو اسی فکر مین پہرتے تھے ملاقات ہوئی بعد اظہار ماجرا ے
طرفین مبارکباد و سلامتی یہ ٹھری کہ اب آرام کرین بعد قرار دلو
صوابدید صبحکو دیکھا جائیگا اسمین معلوم ہوا کہ حریف متعاقب
آتے ہین امیر جلادت تخمیر کو تاب نرہی پلٹ کر قضا سے بہرم

کسطرح اعدا پر کرے بہت دشمن موت کے سپرد کیے گئے بقیۃ السیف
زندان رسوائی جاوید مین پا بزنجیر تشہیر فرار گرفتار ہوے پہر شباشب
کوچ کرکے جام گانو پہنچے ایکہفتہ وہان مقیم رہے ایکرات
امیر صاحب مہاراج کے پاس گئے اور اونہین رنجیدہ پاکر حال
پوچہا مہاراج نے کہا ابتک دولت راؤ دکن مین تہا تو ہم اس
ملک مین گذر کرتے تہے فی الحال اوسکے آنیسے دست تصرف
کوتاہ ہوا آیندہ یہہ مشکل ہے کہ لشکر بے زر رہیگا دشمن سے
بے لشکر کون لڑیگا امیر صاحب بولے کہ نہین صاحب یہہ کیا
فکر کی بات ہے اس ضلع سے اب نکل چلو چندروز دشمن کو
طرح دو وقت درستی لشکر دیکہا جائیگا اور اضلاع مین تو روپیہ
گذارے کے لایق ہاتہ آئیگا جواب دیا کہ اہل لشکر بے موجب لیے
ساتہہ دیتے ہین امیر نے کہا ہم انتظام اسکام کا کر دیتے ہین
آخر وہان سے اوٹہکر لشکر مین آیے لشکریونکو جمع کرکے

کہا کہ بہائیو جس کسی کو اپنے اہل عیال و آسایش و آرام کا خیال ہو وہ اسوقت بخوشی ہم سے رخصت ہو اور جسے صحرا گردی دشت نوردی منظور ہے ہمارے ساتھ رہے سب چار ناچار رفاقت پر راضی ہو گئے عہد و پیمان ہو کے وقت اکثر ثابت رہے بعض جدا ہوے اودہر سے اطمینان پاکر فاتحہ خیر پڑہکر مہاراج کے لشکر مین آئے یہانکے سب سپاہیونکو روبرو بلوایا وہی معاملہ پیش آیا صبح کو دونون نے جانب رتلام کوچ کیا ایک مقام پر پہنچکر اہل فوج کی بیدلی دیکھکر فی اسم ایکروپیہ امیر صاحب نے دونون لشکر وہین تقسیم کیا کئی روز یہہ معمول رہا ایکدن امیر نے مہاراج سے کہا کہ اب ہمارے پاس کچہہ نہین رہا تو کہی و تنگ مہاراج نے یومیہ بانٹا آگے بڑہکر ایک موضع علاقہ سیندہیہ کا جو نقد و جنس سے مالا مال تہا لوٹا ہر طرحکا سامان بہت ہاتہہ آیا اہل لشکر آسودہ ہوے جو لوگ رفاقت سے رہگئے تھے بعض

تقسیم یومیہ سنکر بعض حصول غنیمت کی خبر پاکر آپ ملے لشکر بمقدار
سابق ہو گئے پہر رتلام کو لوٹا وہانسے بھی بہت نقد وجنس اور لونگ
الائچی مصری وغیرہ سپاہ کے ہاتہہ آئے اب لشکر مالا مال ہوے
وہان سے کوچ کرکے علاقہ جاورہ مین آئے یہان جبر بیگ والا
کینو جو افسر کے ہمراہ پیر و صاحب سردار علاقہ سیندہیہ سے ملنے
جاتا تہا بفہمایش سیام راو مارٹی ادہر آکر شامل لشکر ہولکر ہوا مگر
افسر کینو نے ساتہہ کینو کا دیا بعد چندے پہر دونون سردار اندور
مین آگئے وہان بعلت دشواری گذارہ باہم مشورت کرکے
دونون کینو سوارونکو اندور مین چہوڑا خود پانسو سوارون سے طرف
مہیسر کے کوچ کیا اس اثنا مین دولت راو نے پہر کریم خان
اور جہتو خان پنڈارونکو امیر و مہاراج کے مقابلے مین بہیجا
وہ دونون اندور پر آئے فوج ہولکر کا محاصرہ لیسے قافیہ تنگ کیا
جوکہ دونون سردارونمین سے کوئی ساتہہ تہا سپاہ ہولکر نے

اندور کو چھوڑا سمرور کی گھاٹی پر کہ قلب و دشوار گذار جگہ ہے
پناہ لی پنڈاروں نے وہان بھی فرصت نہ دی جب اہل لشکر
نہایت عاجز ہوے سپہدار کو خبر دی ادہر سے امیر واسطے
تدارک پنڈاروں کے مقرر ہوے سو سوار ہزار پیادے بہیر کے لیکر مہیسر
سے چلے ابھی راہ مین تھے کہ پنڈارے بڑہکر آے مقابل ہوے
امیر نے پیادے ایک جگہہ چھوڑکر سواروں سے مجبور نہر حائل
کیا فوج کو نے اجازت لڑائی شروع کرنے سے منع کر دیا
ہمراہیان امیر بند وقو بمین کو منتظر تھے جسوقت پنڈارے حملہ کر کے
قریب آگئے اوسوقت لشکریون نے بحکم افسر باڑ ماری ایک ہی باڑ مین
بہت مارے گئے باقیماندہ بہاگے امیر صاحب مع ہمراہیان
اندور مین آگئے مہاراج مہیسر سے لوٹ کر آملے دونو کینو ونکو
جانب خاندیس روانہ کیا بہیر ونکو اندور مین چھوڑا خود امیر بخش
و امام بخش و قادر بخش پنڈارونکو ساتھہ لیکر اوجین کی جانب چلے

اور پنڈارونکو حکم دیا کہ تم اوجین پر جاکر سواران پنڈارہ ملازم
سیندہیہ کو جو ہو کا دیکر ادہر لے آو پنڈارہا سے ملازم ہو لکر
کے گئے سو اونٹ لشکر سیندہیہ کے چرائی سے گھیر لائے پنڈارہا
نوکر سیندہیہ کی یہہ تاب نہوئی کہ اونٹون کو چھوڑالین من بعد
امیر و مہاراج اونٹونکو لیکر واپس اندور مین آئے پھر وہانسے
مضت کرکے براہ دہار وراجہر و جہالوہ دیو لیا پرتاب گدہ سے
مواضعہ کرتے جاوہ نیما ہیڑے مین ٹہرتے ہوے
بڑے ناتہدوارہ مین آئے وہان سے گروہ برہمنان جس سے
زر کثیر بزور لینے کا ارادہ تہا خبر آمد شکر امیر و ہولکر سنکر پہلے
ہی بہاگ گیا تہا انہون نے پہنچکر باقیماندہ برہمنونکو پکڑکے
پچاس ہزار روپیہ صدقات اندوختہ سے لیا اس عرصے
مین افواج سیندہیہ سوارہ و پیادہ مع کپتان شیخ کلب علی
وغیرہ جو اس صاحب متعلقہ پیرو صاحب لسکر کی بالارائو

انگلیہ و سداشیو بخشی و کریم خان و چیتو خان پنڈارہ بمقابلہ
امیر و مہاراج مامور ہوکر قریب آپہنچیں مہاراج و امیر لڑائی
مناسب وقت نسمجھکر شاہپورسے وغیرہ سے زر معاملہ لیتے
ہوے ٹونک مین آے ہین سکہ صاحب متعلق پیرو صاحب
کہ سیندہیہ کیطرف سے منتظم ٹونک تہا خوف سے بہاگ کر چلیگدہ مین
پہنچا امیر و مہاراج نے ٹونک سے بہی نہضت کی براہ علیگدہ
واندرگدہ گہاٹہ لاکہیری اوترکے ایک گانو پر جہانسے کوٹہ تین
کوس ہے پہنچکر مواضعہ کیا فوج کو خرچ دیا چندروز وہان مقیم رہے
فوج دشمن جو متعاقب آئی وہا لسنے چلکر پاٹن جہبڑہ راجگدہ تسنٹے
سے معاملہ لیتے ہنڈیا گہاٹ سے اوترکے موضع کہرکون مین آئے
وہان جہیسر سے دونون فوجونکو بلواکر ساتھہ لیا گہاٹہ سونڈہ ہوا لیسے
گذرکے امیر صاحب نے قصد خاندیس اور مہاراج نے عزم
چاندور کیا یہہ واقعہ سنہ ۱۲۱۸ ہجری قدسی کا ہے

جانا مہاراج کا چاندور کو اور توجہ امیر بتسخیر خاندیس و دولت آباد مجادلہ ہونا سداشیوراؤ ملازم سیندہیہ سے

جبکہ دونون اختران برج دولت و اقبال نے عروج و شرف جداجدا ہوجانے مین خیال کیا تب مہاراج طرف چاندور کے گئے وہانسے آگے بڑہکر ناسک تربک پرگنہ کنارہ گنگا گداوری پر آباد تہے زر معاملہ لیا پہر واپس آکر چاندور مین مقیم رہے امیر صاحب بعزم تسخیر خاندیس مقام گاہ سے کوچ کرکے منزل بمنزل مالی گانون پہنچے وہانسے معاملہ لیکر گہاٹے سے عبور کیا علاقہ آنجور مین آئے راجہ وہانکا جو بلقب آنجور مشہور تہا پانچ چار ہزار پیادہ وسوار ہمراہ لیکر بقصد جنگ مقابل ہوا امیر صاحب بسواری فیل کوہ پیکر حملہ آور ہوے تہوڑی دیر مین فتح پاکر دشمن کو بہگاکر شہر سے بعد ضبط و فتح کرنیکے مال و متاع لیتے ہوے

آگے چلے پرگنہاے اورنگ آباد سے مواضعہ کیا عنبر پر
باوجود اوسکے استحکام کے یورش دلیرانہ کرکے فتح کرلیا غنیمت
لیکر دیوگاؤں علاقہ نظام الملک لوٹا اس عرصے مین سداشیو او
بخشی دولت راو سیندھیہ کا مع کیپو شیخ کلب علی او کیپو والس صاحب
اور سواران پنڈارہ ہمراہی کریم خان و جہنو خان ساتھہ فوج
نظام الملک کے کہ شجاعت خان یا سبحان خان اوسکا افسر تھا
تعاقب مین آتے آتے امیر صاحب کے مقابلے مین آئے چونکہ
مہاراج اوسوقت مین وہان سے دس بارہ منزل پر تھے اور
کوئی کیپو وغیرہ امیر صاحب کے ہمراہ نتھا مقابلہ لشکر عظیم کا
مصلحت سے بعید سمجھا گیا مجادلے سے طرح دی موضع جالنہ کو
لوٹ کر سمت عنبر معاودت کی بعد دو مقام مع بہیر وہان سے
کوچ کرکے قریب اورنگ آباد قصبہ واری سنگپور علاقہ راجی
پیٹہل مین کہ کنارہ دریاے گوداوری پر واقع ہے پہنچکر خیمہ کیا

از معاملہ وہان سے لیا ساکنان قصبۂ مذکور سے ایک شخص
نیک ظاہر مجہول الباطن حضور امیر مین بار پاکر خیر خواہانہ ملتمس ہوا
کہ یہان سے قریب ایک جگہہ بڑا دفینہ اور بہرا خزینہ ہے علم
اوسکے محل و نشان کا مجہے بزرگون سے سینہ بسینہ ہے اگر آپ
اوسمین سے کچہہ مجہے بہی عنایت کرین تو بتا دون امیر نے خوش
ہوکر اوسکی شرط کو خبر اٹہرایا محمد شاہجان اور غلامی خان معتمدان
خاص کو بلایا مخبر کے قول کے امتحان کا حکم دیا دونون نے
اوسے ساتہہ لیا نشاندہی پر رہ سپر ہوے ایک ویرانے مین
پہنچے کسی سمت کی دیوار مین جو طاق تہا تلاشی اوسکے دیکہنے
کا مشتاق تہا جب اوسے پایا سردارونکو بتایا انہون نے
اوسکے اشارے سے طاق توڑوایا سامہنے دروازہ چہوٹا سا نظر آیا
وہان تاریکی کا او جالا ظلمت کا بول بالا تہا حسب ایماے
مومی شمعین کافوری و مومی روشن ہوئین اوسے محل کے

سامنے کا دروازہ پایا مقابل باب زینہ تہا اور چڑہتا اوسپر
گویا فتح الباب دفینہ تہا انہاسے زینہ اور دروازہ مقفل تہا
اوسے کھولا اندر جو گئے کیا دیکھتے ہین کہ ایک کوٹھی ہے
نہایت نفیس سجی سجائی فرش چہت گیری جہاڑ فانوس سے
آراستہ لیکن اوسمین بجاے آدمی ہر طرف مٹکے مٹی کے
پختہ خام کپے ہوے رکھے تھے سب اونہین زر و سیم لعل و در سے
پر سمجہے محمد شاہخان نے ایک کو کہولا چاہا کہ ہاتہ ڈالین
علامی خان نے کہ مرد دانشمند تہا روکا گنج و مار کی معیت
یاد دلائی تب محمد شاہخان کے دلمین یہہ بات آئی کہ ایک کرہیا
پرانا جو وہان پڑا تہا اوٹہا لیا بے تکلف مٹکے مین ڈالدیا
کر جہسے کو بہر کر جو نکالا دیکہا کہ بجاے زر و سیم و جواہر سفید
انڈے چہوٹے مٹکے مین بہرے تہے محمد شاہخان نے
جہنجلا کے کرہیا زمین پر مارا وہ انڈے ٹوٹ گئے اور ہر ایک مین

سے ایک بچہ سانپ کا کچھوے کی برابر نکلا یہہ ماجرا دیکھکر
سب متحیر ہوے لوٹ آئے امیر سے احوال مفصل کہدیا کچھہ انڈے
جو لے آئے تھے پیش کئے معاملہ دیکھا ہوا دکھا دیا امیر صاحب نے
یہہ خیال اوسکا نکیا کیا عجب ہے کہ وہ زرتشتیونکا دخمہ ہو جسمہا سے
تیزاب مین کسی قسم کے کیڑونکے انڈے بن گئے ہون یا فی التحقیقت
خزانہ ہو مقدر نہونے سے یہہ حال ہوا غرض بہت باتین بن سکتی
ہین والعلم عند اللہ مع القصہ امیر صاحب وہانسے کوچ کرکے متصل
گاسے گانو ولونکا متعلقہ پیتو پہنچے کنارہ دریاے گوداوری پر
خیمہ کیا اوسطرف پرستشگاہ ہنود ہے اور باشندے وہانکے
مرفہ الحال و آسودہ چونکہ نے کشتی عبور دشوار تہا اور کشتی اوس
گہاٹ پر اسطرف نایاب مثل یاب لہذا امیر نے یہہ تدبیر کی
کہ برہمنون کو یون آواز دلوائی کہ ہم پوجا کرنے بہیت چڑہانے
کو دور سے آئے ہین وہ خود منڈے لیکے پیسے دام خذلیت

مین آگئے جیسے اس زمانے کے اہل ثروت و دول بیرزادگان
سراپا حیلت و دغل کے جال مین مچھلی کی طرح پھنس جاتے
ہین گو سوائے فلس داغہائے حسرت زر و سیم اب یہہ بھی کچھہ نہین
دیتے مگر اپنا گوہر ایمان مفت برباد کرتے ہین غرض برہمنون
نے بھلے جواب دیا کہ تنہا آؤ کشتی بھیجین جب امیر نے
کہلوایا کہ لشکر ہمراہ لانے سے کیا مطلب مین تنہا آتا ہون تو ان
بیچارون کمبختی کے مارون نے ایک کشتی ادہر بھیجی امیر
دو سو سپاہی مسلح سے پار گئے کشتیان قابو مین کر کے
ادہر بھیجدین باقی سپاہی بھی آگئے تب اوسجگہہ کو لوٹا زر معاملہ
بھی لیا نقد و جنس بہت ہاتھہ لگا بقیۃ التمثیل حضرات معتقدین
مذکورین بھی شرط عرض حال وقت خلوت و معائنہ کرامت
بحلوت سے ارادت کو مشروط کر کے ہنگام گت و بند سلاسل
حیل پکڑے ہی جاتے ہین قبلجات مرشدین محمد حسین نواب

امیر خان بہادر کیطرح وقت تاراج برہمپان صدقہ خوار اصلا
ترس نکہاکران رباخوارون ناحق ستانکو غارت ہی کرتے ہین
انجام بقاسے نام یا مکافات آخرت جسپر صفت کے ساتہہ ہے مخفی
نہین الحاصل امیر دو تین روز اوسمقام پر مقیم رہے اونہین دنون
مین ناگوجی پنڈت اور نواب شہامت خان ملازمان ہولکر وہان
وارد ہوے پس ماندہ بیعانے بکہ تاراج امیر کو غنیمت باردہ سمجہکر
ان دونون سے لیا پہر امیر صاحب نے انکو ساتہہ لیکر وہان سے
کوچ کیا نرائن گڈہ پر کہ قلعہ مضبوط ہے پہنچے وقت ضرورت
اہل قلعہ جو باہر نکلے تھے خرید و فروخت اشیا سے ضروریہ
منکر ہوے لشکری فساد پر آمادہ و مصر ہوے امیر صاحب نے
دو توپین لگا کر گولہ افگنی شروع کی قلعے والے بہاگکر شہر مین
گہستے وقت قلعہ کشایان امیر بہی ساتہہ ہو گئے فرصت
دروازہ بند کرنے کی نہ دی قلعے مین گہسگئے اور فتح حاصل کی

اہل قلعہ نے امن لیکر قلعہ سپرد کیا امیر نے وہان کی
توپین ساتہہ لین اور کوچ کیا راہ مین سداشیو بخشی
دولت راو سیندہیہ سے جو دو کمپو فوج پنڈان
پچیس ہزار سوار کے ساتہہ آیا تہا مقابلہ ہوا امیر نے
بہیر کو عالی کہندی کے طرف روانہ کیا سوارون سے
مشغول مقاتلہ ہوے جنگ قزاولی کرتے بہیر کیجانب
سے چلے سداشیو چار گہڑی دن رہے تک گہیرے
رہا امیر ایک ہزار اتر رہے تہے سواران حریف نے
سبقت کرکے فوج ناگو پنڈت و نواب شہامت خان
کو شکست دی پہر مقابل امیر آئے وقت جو تہا ملازمان امیر
نے دانٹا کہا ہمکو ناگوجی کی فوج نسمجہو اب مقام
کرو کل دیکہا جاوے گا اون مغرورون نے تمام
فوج امیر پر پیچہے سے آگرے یہ دیکہکر فریدون

شوکت نواب جمشید خان اور سکندر اقبال نواب محمد سعید خان
وغیرہ چالیس نامور دلیرانکے تدارک کو پہونچے بدبخت
مغرور انکے تہور کی تاب نہ لائے ادہر سے نامراد ہوکے
اودہر امیر پر جاگرے وہ شیر بیشہ شجاعت کثرت اعداسے
نے سے اندیشہ ثابت قدم رہے فیل نشان کو بڑہایا خود
بڑہے اعدا کو ہٹایا اسقدر دشمن ایک جوانمرد کی تیغ رانی
و نیزہ بازی سے عاجز آکر شکست پاکر بہاگے عبور نہر
مین پریشان ہوکر بہت موت گے گہاٹ اوترے فوج
امیر متعاقب لشکرگاہ حریف تک گیے اونکے کنیو قلعہ
باندہ کر ہوشیار رہے امیر نے ارادہ کیا کہ اعدا کا راست
بہر محاصرہ سے کیجیے کسی وقت قابو پاکر کعبہ
کشتی کی داد دستی دیجیے لیکن ملازمان امیر کہ
فتحیاب تہے آسایش خواہ ہوے امیر ناچار

نہراوتر کر بہیر مین آگئے دوسرے دن بہیر
کو عالی کہنڈی مین چہوڑ کر جریدہ فوج سے
دشمن پر حملہ آور ہوے شام تک جہگڑہ
رہا فیصلہ نہوا شبکو دونون لشکر اپنے اپنے
مقام پر بحفاظت مقیم رہے اوس رات
ملازمان امیر کو معلوم ہوا کہ مہاراج ہولکر نے
ایک کمپو اور سواران پنڈارہ کے چاندور سے
اودہر بہضت کی ایک منزل پر آگئے قوی
دل ہوکر امیر سے کہا مہاراج قریب
آگئے کہانے کا ضابطہ کرلین اعدا کو عبور
نہ کرنے دین اور مہاراج کے آتی ہی بالاتفاق
کار اعدا تمام کرین امیر کو اگرچہ یہہ صلاح
پسند نہ تہی لیکن باصرار فوج ناچار قبول کر کے

مع ناگوجی شہامت خان وغیرہ پیادہ ہوکر گہاٹے
کا بندوبست کیا ایک جانب کا ضابطہ پنڈت اور نواب
کے سپرد کیا دوسرے جانب کا ملازمان امیر نے
اپنے ذمے لیا اوسوقت سداشیو نے والس
صاحب کے کنپو کو آگے روانہ کیا تہا وہ ناگوجی پنڈت
نواب شہامت خان سے متقابل ہوا مغالطہ دیکہ
اولٹی طرف سے آگرا پنڈت اور نواب دونوں کے
ساتہہ ناتجربہ کار فوج تہی سنے مقابلہ منہزم ہوئے
فوج حریف بالا بالا پہاڑ پر قریب فوج امیر کے آئے
اور باڑ مارنے لگے اعدا بلندی پر تہے لشکر امیر نشیب
مین ادہر پائے ثبات کو لغزش ہوئی اودہر دل
پر ہے قدم جے دو توپین گہاٹے مین لوٹ کر رہگئی
تہین وہ اعدا ہاتہہ لگین اسی حال مین معہ فوج

مہاراج ہولکر آپہنچے دشمن سہکر لوٹ گئے بخشی مع افواج
پوناکو واپس گیا دونون امیر بعد ملاقات خیمون مین اوترے

لشکر کشی کرنا مہاراج و امیر کا پونا پر بعزم جنگ سیندہیہ اور لڑنا پیتوا کا باعانت سیندہیہ ان دونون سے پہر شکست پاکر بہاگنا اوسکا اور تعاقب مین آنے امیر صاحب سے ڈرکر ملجانا انگریزون سے

جب بعد مشاورت صلاح دونون امراسکے اس بات پہ
متفق ہوئی کہ پونا پر لشکرکشی کرین سیندہیہ کو جو سر
جرارت دکہائین تو دونون نے وہان سے کوچ کیا
راہ کے مواضعات سے معاملات کرتے بنڈل پور پہ
پہنچے وہان اپنے کپنیون سے جو متعلق بائیون کے
تھے ملے اور اونہین ساتھ لیکر سپاہ جرار بناکے

پنڈ ہپور سے کوچ کیا جہر چھپری پر کہ وہان سے پونا دہ
کوس ہے پہنچے وہان سے مہاراج ہولکر نے باجی راؤ پیشوا
کو لکہا کہ مین اور سیندہیہ مراتب مین آپ کے یہان برابر
ہین پہر کس خصوصیت سے آپ سیندہیہ کو دوست رکہتے
ہین اور مجہے نہین چاہتے یہہ بات آئین سرداری سے
بعید ہے دونون کو یکسان سمجہیے اور مجہمین اوس مین
صلح کرا دیجیے ورنہ آپ الگ ہو جاہیے کیسکا ساتہہ نہ دیجیے
پہر ہم دونون آپسمین سمجہہ لینگے چونکہ پیشوا سیندہیہ سے
محبت دلی والفت قلبی رکہتا تہا اوسنے کچہہ خیال اس
بات کا نکیا ہولکر نے چند روز انتظار صدور جواب کرکے
وہان سے کوچ کر دیا شہر نربت پر پہنچا وہان سے پہر
دوبارہ وہی مضمون پیشوا کو لکہہ بہیجا اوسنے کچہہ اوسکی
تحریر پر التفات نکیا بلکہ بعزم رزم مقابل ہوا

ایک لاکھہ فوج پیادہ و سوار سے پیشوا آیا ستر ہزار لشکری
لیکر امیر وہو لکر بڑہے طرفین سے صفوف جنگ
آراستہ ہوئین ہراولون کی آواز سے ہمتین جسر اتین
بڑہین شور و غوغا ہر سو سے ایسا بلند ہوا کہ ترک فلک کے
ہوش اوڑ گئے زمین تہرائی آسمان سہمکر تہم گیا توپون کا
غریو نقارہ و کوس کا غلغلہ گنبد دوار مین گہٹ گیا
حاضرین معرکہ کر ہو گئے تھے دہوئین اور غبار سے تاریکی
ہوئی تھی کہ خویش و بیگانے مین فرق نظر نہ آتا تھا گرد باد
ہیجا سے روز روشن شب دیجور کا نمونہ تہا تیر و خدنگ مانند
باران کمال کثرت سے برستے تھے توپ و رہکلہ رعد کی طرح گرجتے
تھے سیف آبدار یاد برق درخشان سے دیگر جنبیہ حیات پر چشمک
زنی کرتی تھی عروس جنگ مرہم تیر و خدنگ زخم اجسام دلاور و مین
بہرتی تھی برابری برابر سے جہانکتی تہی غالبی مغلوبی سے رکتی تھی کسی

طرف بندوقسے لڑائی ہوئی کسی جانب جنگ تیغ وخنجر رہی طرفین سے
ہزارون کشتہ وخستہ ہوے شام کو دونون لشکر جدا ہوگئے فرودگاہون
سے غلبہ سپیکو ہوا شب کو نندا مہاراج نے عرض کیا کہ ہمیشہ لڑائیو مین فتح
اسکے نام ہوتی ہے خدا کی عنایت سے وہی مدام نیکنام رہتے ہین اس
لڑائی مین آپ ایسے کام کیجیے کہ ظفر آپکے نام ہو ہمت وشجاعت کا ڈنکا
بجے پیشوا کو بھی لیاقت آپکی معلوم ہوجائے ہولکر نے اس صلاح کو
پسند کرکے تدبیریون کی کہ پلٹنو متعلقہ فتح سنگہ اور پلٹنوے خاص ونواب
شہامت خان اور ناگوجی پنڈت اور سواران پنڈارہ کو میمنہ پر جما دیا سواران
ہمراہی امیر صاحب کو باقی لشکر کے ساتھ میسرہ پر کھڑا کیا
خود مع امیر صاحب ہاتھی پر سوار ہوکر رسالہ خاص وسواران
بیگہ کو ساتھ لیکر قلب لشکر مین مستقر ہوے پیشوا نے بھی مقابل مین
فوج کی صف بندی کی پلٹنو شیخ کلب علی و والس صاحب کو توپخانہ خاص کے
ساتھ مقدمۃ الجیش کیا بقیہ فوج خود وسپاہ سیندھیہ سے جرنغار برنغار

درست کرکے حکم دیا کہ مقدمۃ الجیش لیے توپونکو دراہون پر
کہینچکر آگے بڑہین ادہر سے بہی حکم ہوا کہ میمنہ و میسرہ سے لشکر
مناسب لگکر استقبال کرین غرض لڑائی ہونے لگی فتح سنگہ
وغیرہ سے جو آگے بڑہے تہے مہاراج سے عرض کرائی کہ ہم فوج
مقدم حریف پر چہرہ توپ کا مارتے ہین آپ آواز سنتے ہی
دوسری جانب سے سپاہ حریف پر حملہ کرنا غالباً فتح ہمارے
نام ہوجائیگی مہاراج نے قبول کیا مگر ملازمان مذکورہ مہاراج
ناتجربہ کار و ناآزمودہ کارزار تہے کہ پلے کا خیال نکیا دورسے
فوج حریف پر چہرا مارا وہ کچہہ کارگر نہوا انہون نے حملہ کیا توپونکا
غوغو سنکر دوسری طرف سے سرداران ہولکر ہرناتہہ نجیب خان
واحد علیخان چمنا بہاؤ بہوانی شنکر وغیرہم نے بہی پورش
کی فوج پیشوا نے تسکین و قرار سے زد باگران لشکرون پر
جو دو طرف سے اونپر گرے تہے سنبہالکر باڑ چہریکی ماری

چونکہ یہ بازہ موقعے سے تھی دم بھر مین سب کشتہ وخستہ ہوکر
پریشان ہوے اکثر ہمراہیان امیر بھی اوس حملۂ عظیم
مین خلاف روش قدیم بر داشتہ فرار ہوے پیشوا نے فرار یونکا
تعاقب کیا پھر بعض کو پاکر مار لیا یہہ حال دیکھکر امیر کو تاب
ضبط نرہی گھوڑے پر سوار ہوے تیغ خونریز قبضے مین کی اوسکی جانب
بڑہے جنیڈی توپ تکے گولے مار نے کا حکم دیا گولونکے خوف سے
فوج دشمن تعاقب سے رکی مہاراج کو اوس پریشانی سے
نجات ملی امیر صاحب نے جمشید خان وغیرہ دلاوران ہمراہی کے
ساتھہ آگے بڑہکر ہوکر سے ملاقات کی اور یہ صلاح دی کہ تم اولٹی
طرف سے حریف پر حملہ کرو مین سامہنے سے یورش کرتا ہون
مہاراج نے پذیرا کرکے فوج دشمن پر جو متعاقب آئی تھی جانب
چپ سے حملہ کیا اور داد مردانگی ودلیری دیکر اعدا کو درہم
برہم کردیا امیر صاحب نے جو مع رفقا حسب وعدہ حریف پر

گھوڑے اوٹہائے اتفاق سے ایک نہر درمیان مین گئی
ہرچند پایاب تھی تاہم عبور مین دیر ہوئی دشمنون نے فرصت
وموقع پاکر چہرہ توپ کا مارنا شروع کیا اسپ سواری امیر
ہلاک ہوا امیر کمال استقلال سے اوٹہکر گھوڑا کسی ہمراہی کا لیکر
اوسپر سوار ہوے لیکن ہمراہیون نے جو امیر صاحب کو مع سوار
گرتا دیکھا بیچارے یہ سمجھے کہ امیر صاحب شہید ہوے نادان نرم
دل لوگ متفرق و پریشان ہوگئے جمشید خان وغیرہ آزمودہ کار
آدمی ہولکر کے ساتھہ ہولیے ہولکر نے جو اونکے ساتھہ امیر کو
نہ دیکھا حال پوچھا اونہون نے مصلحتاً کہدیا کہ ایسے ہنگامے
مین ہمین خبر نہین ہولکر نے کہا خیر لیکن اب تم سب جنگ مین
بدل وجان سے کرو اوسوقت پانچہزار سوار وہان جمع ہوگئے
تھے مہاراجہ کے کہنے سے سبکی ہمتین بڑہگئین یکبارگی مہاراجہ
کے ساتھہ اعدا پر سخت حملہ کیا اور ایسی جانفشانی

وجفاکشی کی کہ دشمن ہزیمت پاکر بھاگ گئے مہاراج سنے ایک

میل تک تعاقب کیا ۔ جنگ مین جانبہ جو کھیلا وہی بازی جیتا ؛

جو لڑ ہار کے میدان سے نہ لوٹا جیتا ؛ جسوقت لشکر ہولکر متعاقب

فوج اعدا پر بڑھا دو پلٹنین اونکی طرف کی جو الگ کھڑی تھین

اونھون نے گولے مار کر تعاقب سے روکا ہولکر سنے تدارک اونکا

مقدم مناسب سمجھکر اودہر توجہ کی اور اگر ایسا نکرتے فتح مبدل بشکست

ہو جاتی دوبارہ مہاراج ایسے لڑے کہ باید وشاید ہرچند پلٹن والون نے

باڑھ چہرکی بھی ماری لیکن ہلّہ انکا نہ رُکا اور اول جس سوار نے بڑھکر

توپ بند کی مہاراج تھے ۔ سپہبد بیست سزاوار ملک و لشکر و

جاہ ؛ کہ بر عدو برسد پیشتر ز فوج بجنگ ؛ چند گولہ انداز توپین

چھوڑکر مہاراج پر آئے جو اکثر دسنے ایک کو نیزے سے گرایا دوسرا

جھلاکر آیا شمشیر جو اسکی ایک عرد دلاور منیر خان نامی ملازم

امیر نے چستی سے آگے بڑھکر تلوار کے وار مین اوسے مار لیا

مہاراج یہ جرأت و چالاکی دیکھکر خوش ہوے آگے بڑہے پلٹن
والے مغلوب ہوکر ہٹے اسی حالمین امیر بھی سلّمہ معدود سواران کے
بکمال استقلال نہر سے نکلکر آپہنچے اور پانسو سواران بانکڑے بھی
پیشوا پر جو نہر کے کنارے واسن صاحب اور شیخ کلب علی کے
کمپنیو کے مقابل کھڑے تھے اودھی اول فوج مہاراج پر حملہ
آور ہوئی تھی بڑی دلیری سے یورش کی دو سوار فوج حریف
سے آگے بڑہکر دلیرانہ مقابل امیر ہوے امیر انکے طعن وضرب
روکتے تھے اور جب انپر وار کرنا چاہتے وہ ہٹکر صفمین چلے
جاتے اگر کسیوقت ٹھرتے بھی تو امیر کے نیزہ و شمشیر
زرہ و خود پر کارگر نہوتے اسحالمین بخشی اعظم خان جو لاکھہ روپئے
ماہوار پاتے تھے امیر کے روبرو آئے امیر نے کہا کیا ہم
اتنا مشاہرہ تمہین اسلیئے دیتے ہین کہ ایسے مہلکہ عظیم مین
ہم جانفشانی کرین اور تم تماشا دیکھو اعظم خان ایک دلاور جوانمرد

تہا اوسنے یہ سنکر تاب نرہی انشہ غیرت سے سرخوش ہوکر

مستانہ اون دو نو سوار و نیرجہہ کا ایک پر تلوار کا ایسا وار کیا

کہ قتل سا یہ زمین پر گرا دیا دوسرا حرمت نامی پٹہان ہمراہی امیر کو

زخمی کرکے امیر کے مقابلے مین آیا تہا بخشی اعظم خان نے اسے

بہی آلیا امیر نے اشارہ کیا کہ تم اسکے مقابل ہوکر اسے مغالطہ

دو اسکی پشت پر جو جگہہ زرہ سے خالی ہے مین وہان نیزہ

مارونگا بخشی نے اوسے اپنی طرف متوجہ کیا امیر نے کمر پہ

نیزہ لگا کر اوٹہا لیا ان دو نون سوارون کے مارے جانے

سے سواران بانگڑی بد دل ہوے بہاگے انکے بہاگتے ہی

والس صاحب اور شیخ کلب علی افسران کمیدو جو لشکر مہاراج

سے لڑرہے تھے متفرق و پریشان ہوے اسوقت جو لوگ

لشکر مہاراج و امیر سے جدا ہوکر جابجا کہڑے تھے دشمنان

شکست یافتہ پر لوٹ پڑے والس صاحب کا سر کاٹ لیا

پونا پر گرے پھر امیر اور مہاراج آپسمین مبارکباد دیتے ہوے
ملے مہاراج کے ہاتھ مین ایک زخم لگا تہا اسیواسطے
اونکو گھوڑے پر سے اوتار کر ہاتہی پر سوار کیا مہاراج نے امیر سے
کہا کہ سرمینت باجی راؤ پیشوا پچیس ہزار سوار کے ساتھ مندر
پار اسنی کے پاس پہاڑ کے نیچے کھڑا ہے اپنے لشکر والے
فتح کے غرے مین غافل پونا کے لوٹنے مین مشغول ہین
اگر اسوقت مین پیشوا اپنے ہمراہیون سے ہمپر حملہ کرے بڑی
مشکل آپڑے اور فتح میدان شکست ہوجاوے بہتر مناسب
یہ ہے کہ بڑی توپ نگے کولے انپر مارین امیر کو یہ راے
مہاراج کی پسند آئی کمینو کی توپ نگے کولے پیشوا پر مارے
پیشوا نے مقابلے اوس جگہ سے ہٹکر اوسطرف پونا کے
پہاڑ کے گھاٹے پر جو یہان سے پانچ کوس تہا خیمہ زن ہوا
مہاراج نے اس اتفاق کو تائیدات غیبی سے سمجھکر مع امیر

داخل شہر ہوکر اہل لشکر کو غارت و تاراج شہر سے روکا
اور ہر کوچے مین معتمد محافظ مقرر کر دیئے کہ غارتگرون کو
تاراج سے منع کرین اوسدن صبح سے لڑائی شروع ہوئی
تہی اور پہر دن چڑہے امیر و مہاراج با فتح و اقبال داخل
پونا ہوے مہاراج نے اوسی دن چند معتمد پنڈتونکو بغرض
عذر خواہی اور سمجہا کر لینے پیشوا کے بہیجا تہا کہ پیشوا مطمئن
ہوکر پونا مین آجا وین اور مجہسے دل صاف کرلین مگر پیشوا نے
کچہہ خیال نکیا مہاراج کیطرف سے فریب کا ایسا یقین تہا
کہ ہرگز وفاداری کا گمان بہی نکیا امیر کے نام ایک رقعہ لکہا
کہ اگر تم عہد و پیمان کرو تو مجہے پونا مین آنا قبول ہے امیر
مضمون رقعہ سے آگاہی پاکر رقعہ لیے ہوے مہاراج کے
پاس چلے آے اسوقت مہاراج ہاتہہ کے زخم پر تکمیہ کر رہے
تہے امیر نے ہم پہلو بیٹہکر رقعہ دکہایا مہاراج نے اس معاملہ کو

فوز عظیم سمجھکر لکھا کہ تم عہد و پیمان کرکے پیشوا کو یہان بلالو
مین وقت مصالحت سرپینت ایک کروڑ روپیے کا ملک بندیلکہند
تمھین جلیحدہ دلادونگا اسنے کہا اگر پیشوا اسیر ہوکے واسطے سے
آئیگا مین اوسکا شریک حال رہونگا کوئی اوسے دغا نکرسکیگا
مہاراج نے لکھا معاملات ریاست و امارت مین فریب و دغا لازم
ہے اسنے یہ بات قبول نکی اور رقعے کی پشت پر لکھدیا
کہ تمھارے انکے خانگی معاملات مین ہم غیر آدمیونکو دخل دینا
مناسب نہین پیشوا نے سفر سخن کو پاکر قلعہ ماڑہ پر چلے جانیکا
ارادہ کیا اکثر افواج کو جواب دیا کل نو ہزار سوار بانگڑی اور اٹھارہ
ہزار پیادے بندوقچی و کہنی ہمراہ لیکر قلعہ ماڑہ پر کہ کوہستان
ملک کوکن مین قریب دریائے شور واقع ہے قلب مستحکم قلعہ
ہے چلا گیا چار ہزار پیادے پہاڑونکی گھاٹیون کے بندوبست
اور سدراہ کے واسطے اون دشوار گزار راہون پر متعین کردیے

آپ باقی فوج کے ساتھ قلعے مین مصئون ہو جنہا مہاراج نے
اسطرف سے مطمئن ہوکر امیر کو واسطے لے آنے امرت راؤ پیشوا
ولیعہد سرمیت رگمناتہ راؤ والد باجی راؤ کے جو قلعہ جنیر مین کہ
چار منزل پر پونا سے ہے استقامت پذیر تہا بہیجا اسنے مہاراج سے
مسند نشین پونا کر دینے پر ایک کروڑ روپیے کا ملک اور دو کروڑ
روپیے نقد دینے کا عہد کیا تہا امیر مہاراج کی خاطر سے اور اس
لحاظ سے بہی کہ امرت راؤ کو نے واسطے امیر مہاراج کے پاس آنا
منظور نتہا جنیر گئے اور امرت راؤ کو ہمراہ لے آئے امیر و مہاراج
کی صوابدید سے وہ مسند نشین ہوا کلوس صاحب سفیر دولت انگلشیہ
حاضر باش پونا نے باجی راو پیشوا کے عزل اور امرت راؤ کے
نصب کو کہ خلاف رضاے انگریزان تہا پسند نکیا دلمین رنجیدہ
ہوکر رخصت چاہی امرت راؤ نے رخصت منظور کی امیر نے منع
کیا اور کہا کہ ہرگز کلوس صاحب کو رخصت ندینا ورنہ یہ برعایت

باجی راؤ افواج انگریزین اوسکی امداد کو لائیگا اور تیر مشکل پڑے
گی امرت راؤ نے نمانا چاہا کہ خلعت مقررہ دیگر کلوس صاحب کو
رخصت کرے امیر نے کہا اگر میری صلاح مانو گے مین کلوس صاحب
کو یہان سے نکلنے نہ دونگا ناچار کلوس صاحب کی رخصت
ملتوی رکھی گئی پہر امرت راؤ نے ملک و مال معہودہ سے کروپیہ
مہاراج کو دیکر کہا کہ جبتک باجی راؤ قلعہ مالڑا پر ہے میرے مسند نشینی
معتبر نہین اور مجھے اطمینان کلی حاصل نہین تم اس خلش کو دور
کردو اور باقی ملک و مال مقررہ لو مہاراج متردد ہوے چاہا کہ اسی
مہم پر امیر کو بہیجون ظاہر نکر سکے بلکہ امیر سے کہا تم یہان
ٹہرو مین حسب ایماے امرت راؤ یا باجی راؤ کو گرفتار کر لاتا ہون
یا اوس قلعے سے نکالکر آوارہ دشت ادبار کرتا ہون امیر اوسکا
مافی الضمیر سمجھگئے کہا اسکام کو انجام دینے مین مجھے عذر نہین
مین خود جاتا مگر اسوقت مین کہ میرے لشکر والے دہرنے اور

بلوسے پر آمادہ ہین جبتک خرچ نہ پاوین اور انہین ندون جا
نہین سکتا مہاراج نے باکراہ کہاکہ نہین مین جاؤنگا امیر نے
خیال کیا کہ اب اگر مین نہین جاتا مہاراج کو گمان ہوگا کہ یہ سختی
مہم اور دشواری کار سے ڈر گئے تکلیف کے خوف سے پہلوتہی کرتے
ہین خود اودہر جانے پر آمادہ ہوے امیر کے ہمراہیون کو یہ
خیال تہا کہ امیر نے خفیہ مہاراج سے روپیہ لیلیا ہے ہمین
نہین دیتے اور اسی وہم مین سب دہرنے پر آمادہ تھے
رفاقت پر راضی نہوسے امیر ناچار ایک ہزار سوار اور چار سو
پیادون سے جو رفیق رہے تھے کوچ کرکے اوس مقام پر
جہان باجی راؤ پیشوا شکست پاکر جا پڑا تہا ٹھہرے دوسرے
دن وہان سے نہضت کرکے دشوار گزار راہ جہاڑیان گہاٹیان
بمشکل پیادہ طے کرتے ہوے اوس قلعے کے قریب جو پہاڑ پر
واقع ہے پہنچے وہان باجی راؤ کے بندوقچی سدراہ متعین تھے

امیر نے وہان ڈیرہ کر دیا اور لوگونکو راہ و رہبر کی تلاش کا
حکم دیا تھوڑی دیر گذری تھی کہ بعض ہمراہی ایک بڈھے روستائی کو
پکڑ لائے امیر نے اوس سے رستہ پوچھا اوسنے انکار کیا کہا
اس قلعے تک پہنچنا سخت مشکل ہے سوا اس راہ کے جو سامنے
ہے کوئی رستہ ایسا نہین جس سے کشود کار متصور ہو امیر نے
کہا او نادان مین باجی راد کا خیرخواہ ہون اوسے یہان سے
لیجاؤنگا پونا مین اطمینان سے بٹھاؤن گا اگر تو مجھے قریب و سہل
گزار راہ بتادیگا سو اسے خوشنود سے مزاج سو روپیے ابھی انعام
پائیگا وہ بوڑہا جوانمرد کے قریب مین آگیا بولا یہان سے
اس سمت کو ایک گھاٹی کوس بھر ہے اوس سے قلعے
کو سیدہا رستہ ہے مگر قصر مسافت کے ساتھہ طول مشقت
بھی ہے پیادے درختون کی شاخونکے سہارے جاسکتے
ہین امیر نے کہا ہمارا جبل استین ہمت پر سہارا ہے بفضل

الہی خیریت سے اب تنبیہ پہ بھگر جا پر یو بند و تجی اوسطرف روانہ
کیے کہدیا اسیوقت اوس گہاٹی گذر جاؤ اور جب پہر شبکو
قلعے پر جا پہنچا صبح مین یہان سے دشمنونکے مغالطہ دینے کو باڑ
مارونگا اعدا ادہر متوجہ ہونگے تم جا بر غول ہوکر قلعے پر گرنا
اور باڑ مین مارنا الغرض وہ لوگ اوسیوقت قریب شام اوس
گہاٹی سے گذر کر جب پہر رات کو قلعے کے نیچے پہنچکر رات
مین بیٹہے صبح کو اوسیطور پر اہیب نے مغالطہ دیا دلاوروں
نے کمین گاہ سے نکلکر قلعے والون پر حملہ کیا بہم باڑین ماریں
محافظین قلعہ وراہ ایکدم مین بھاگے قلعہ وشعاب راہ پر قبضہ
ہوا دوسرے روز آگے بڑہنے کا ارادہ کیا تہا کہ بات جے راو خائف
ومضطر ہوکر با جملہ متعلقان وجمعیت قلیل قلعہ باڑہ سے
نکلکر قلعہ سرنگ درگ کو جو جزیرے مین مضبوط وقلب جگہہ
ہے چلا گیا تمام افواج پیادہ وسوار کو جواب دیگیا اٹہارہ

ہزار پیادے تو قلعے سے نکلکر پہاڑون مین پہیل گئے
سوا بیچارے بہاگ نہ سکے قلعہ بند رہے امیر وہ دشوار گزار راہ
طے کرکے قلعہ مادہ کے قریب پہنچے شمشیر بہادر پسر علی بہادر
جو سوارون مین قلعہ بند تہے امیر سے امان خواہ ہوئے
لکہہ بہیجا کہ میرے باپ سے آپکا اتحاد ہے اگر دوستی کی رعایت
سے مہربانی کرو مجھے یہان سے نکل جانے دو بڑا کرم ہو
امیر خدا سے چاہتے تہے کہ اس سخت مقام مین بدل فوج
کو لڑنا نہ پڑے جواب دیا کہ بیشک مجھے تمہاری رعایت منظور ہے
تم بآرام تمام قلعے سے نکل جاؤ بلکہ اپنے اقربا احباکو مع نقد وجنس
ہمراہ لیجاؤ کوئی متعرض نہوگا شمشیر بہادر خوش ہوکر اکثر
سوارونکے ساتہہ قلعے سے نکل گئے اور وہ سنگین قلعہ بے محنت
و محنت ہاتہہ آیا امیر نے دو روز تک بفیروزی و خوشی اوس
قلعے مین رہے باجی راو کو لکہہ بہیجا کہ اگر مرضی ہو مین تمہین لینے

ساتھہ لیجاؤن اور مہاراج ہولکر سے صفائی کرادون باجی راؤ
نے رقعہ چاک کرکے جواب دیا کہ اب مین وہ فکر کرتا ہون کہ نہ
ملک تمجھے ملے نہ تمہین یہ کہکر متعلقون کو وہان چھوڑا تنہا بسواری
جہاز بمبئی مین جو قریب بمبئی ہے جرنیل ولسلی صاحب فرنگی
کے پاس پہنچا یہان کلوس صاحب بھی آگیا تھا اسلیے کہ امیر کے
قلعہ باڑہ کو جانے سے اسے فرصت ملگئی امرت راؤ سے رخصت
لیکر یہان آگیا باجی راؤ نے کلوس صاحب کے واسطے سے
کہ یہ اوسکے دوست تھے سوال جواب کیے رگھناتھہ راؤ بیشوا نے
جو جو باتین انگریزونکو لکھدی تھی از سر نو وہ دینا قبول کرکے
فوج انگریزی کمک پر لیکر متوجہ پونا ہوا امیر سنے یہ حال سنکر
باجی راؤ کے متعلقون کو لکھہ بھیجا کہ آجکل باجی راؤ کے دماغ
مین خلل ہوگیا ہے تم کیون اوس واہی کے ساتھہ تباہی
مین رہو تم میرے ساتھہ چلو مین تمہین پونا مین آرام سے رکھونگا

اور جان و مال سے تمہارا نگہبان رہونگا متعلقان باجی راؤ خوش
ہوکر امیر کے ساتھہ باطمینان پونا مین آگئے امیر ایک مہینے تک پونا
مین مقیم رہے محمد شاہ خان کو کہ ایک پلٹن کے ساتھہ ملازمت امیر
مین داد خیر خواہی و جانفشانی دیتے تھے خلعت فیل و پالکی
خطاب کرنیل سے سربلند کیا ایک لاکھہ روپیہ نقد خرچ کو دیکر کمپنیو کی
بھرتی کا حکم دیا جو توپین پونا سے لی تھین انہین عنایت کین
مہاراج نے جو دو کرور روپیے امرت راؤ سے ٹہرائے تھے
چاہتے تھے کہ تنہا خورد برد کرین امیر کو کچھہ ندین اس خیال
سے امیر کو مہم مرج پر بھیجا آپ روپیہ وصول کرنے کو پونا مین
امرت راؤ کے پاس رہے اس عرصے مین سنا کہ باجی راؤ واسلی
صاحب کو بائیس پلٹنون سے اپنی کمک پر لیکر بسی سے
اسطرف روانہ ہوا اور دولت راؤ سیندھیہ رگھوجی گھوسلا
سرداران علاقہ پیشوا بڑی بڑی فوجونکے ساتھہ

مالوے سے اوسکی امداد کو آتی ہین مہاراج ہولکر نے اتنی
فوجون کے مقابلے مین رہنا مناسب نجانا جلد جلد جو ہو سکا
امرت راؤ سے کچھ روپیہ وصول کیا اور پونا سے نکلکر اورنگ آباد
کو گئے یہ واقعات سنہ ۱۲ ہجری نبوی کے تھے

امیر کا مرچ کو اور مہاراج ہولکر کا جانب اورنگ آباد
جانا پھر امیر و مہاراج کا اورنگ آباد مین ملنا وہان
امیر کا ٹھہرنا آخر چاندور مین مہاراج سے جا ملنا

جسوقت امیر نے پونا سے نکلکر مرچ اور منگل بیڑے کیطرف
کوچ کیا افسران فوج سے نواب شہامت خان ناگوجی بلیہ فتح سنگہ
مانیا کرنیل محمد شاہ خان صاحبان کینو امام بخش قادر بخش
پنڈارے فتح خان نیازی احمد خان کریا کانور والے گھوڑ
پڑا بانگڑی رسالہ داران وغیرہ اسی ہزار سوار و پیادہ کے
ساتھہ ہمرکاب تھے غرض جھرجھری کی راہ سے باران منی

پر پہنچے اوس مقام کو لوٹ کر نقد و جنس بہت حاصل کیا
وہان سے سنگھولا پر پہنچکر دو پہر لڑے آخر اوسدن وہان
مقام کیا دوسرے روز فتح پائی وہان سے کوچ کر کے
منگل ہیڑے پر پہنچے وہانکا قلعہ مضبوط تہا تمام دن لڑنے سے کچہ کام
نہ نکلا آخر وہانکے قلعدار نے رجوع کیا معاملہ دیا مرچ کے
قلعدار نے وہین سے زر معاملہ بہیجکر جان بچائی رحیم بیگ
اور محب اللہ خان لنگ جو عامل کوٹ سے زر معاملہ لینے
گئے تھے فائز المرام داخل عسکر فیروزی اثر ہوے
اسی حالین والسلی صاحب فرنگی جو بمبئی سے پائین پلٹنین
لیکر باجے راؤ کی کمک کو آیا تہا قریب آپہنچا اور نظام علیخان
نواب حیدرآباد کی فوج بہی اپنی سرحد پر آلگی شتابہ روز نہ
جنگ قراولی لشکر اسکی ہونے لگی دولت راؤ سیندہیہ
تین کہنبو اسی ہزار سوار ہمرکاب لیکر اور رگہوجی کہوسلا ایک کہنبو

اور بہت سوارون کے ساتھہ مالوے وغیرہ سے کوچ
کرکے ضلع برہانپور مین آگئے مہاراج ہولکر نے یہ حال دیکھکر
کمال تردد مین امیر کو خط لکھا اور طلب مین مبالغہ کیا امیر نے
جواب مین لکھا کہ اسوقت مین میرا وہان آجانا مناسب نہین
صلاح وقت یہ ہے کہ مین یہان افواج انگریزی و دکنی کی
جوابدہی کو رہون ورنہ یہ باجی راؤ کو صدر نشین کردینگے
تم وہان دولت راؤ سیندھیہ وغیرہ کو روکو مہاراج نے یہ صلاح
پسند نکی تاشیا ایک کو امیر کے لے آنے کے لیے بھیجا اور
طلب نامہ باصرار لکھا ناچار امیر وہان سے کوچ کرکے عازم
اورنگ آباد ہوے وقت نہضت فتح سنگھہ بابا صاحب کینو
نے فوج پیشوا مین شامل ہونا چاہا اپنے متعلقون کو دکھنیو نکی
جمعیت کی ساتھہ فوج پیشوا مین بھیجدیا آپ کہانا کھانیکے بہانے
مقام پر ٹھہر رہا جب امیر سوار ہو گئے اسنے چاہا کہ راہ مقصود لے

مخبروں نے امیر کو اس حال سے آگاہ کیا امیر نے خفیہ اہل کینیوکو
پیام دیا کہ اسے گرفتار کر لاؤ وہ لوگ اکثر اشراف و ہندوستانی
تھے جب ایمائے امیر مانیا کو قید کر لائے امیر بکو چھپائے پیہم
متوجہ اورنگ آباد ہوئے تین چار منزل سے امیر تنہا
آگے بڑھکر داخل شہر ہوئے اور مہاراج سے ملے انہوں
مہاراج نے دس لاکھ روپیے اورنگ آباد سے
معاملے میں لیے تھے اگرچہ چاہتے تھے کہ امیر کو کچھ دیں
مگر اہل لشکر کو تنگ حال دیکھکر چار لاکھ دینا قبول کرکے
ایک لاکھ نقد دیے اور تین لاکھ کے عوض جاگداد نواب
سورت و مسافر شاہ تکیہ دار جو پرعمال میں لی تھی حوالے
کی پھر مہاراج چاندور کو چلے گئے اور امیر ایصال زر کے
لیئے وہاں مقیم رہے لیکن قبیر سے معاملہ بیراپچھ
روپیہ حسینہ مدائے معاف کیا اور اسلی حساب

وغیرہ جو بلاجی راؤ کی صدر نشینی اور امرت راؤ کی گرفتاری
چاہتے تھے پونا سے کوچ کرکے اورنگ آباد سے ایک منزل
پر آگئے یہاں مشیر الملک مختار کار نواب نظام علیخان نے وسلی
صاحب کو لکھکر بھیجا کہ مہاراج ہلکر کا تدارک کوئی بات نہیں
ان افغانون کی استمالت ضرور ہے تم انکے سرگروہ امیر خان کو
اپنا شریک کرلو اور جسقدر ملک و مال طلب کرین دو اس معاملے
مین مدعا اصلی نظام علیخان کا یہ تھا کہ امیر انگریزون سے
ملکر کچھہ ملک و مال لین پھر انسے اپنی بیٹی کی شادی کردین
اور انکی ہمت و شجاعت سے فوائد حاصل کرین وسلی صاحب
نے ایک کرور روپیہ نقد اور ایک کرور کا ملک و مال صلح مقرر
کرکے مشیر الملک کو اس امر کے انجام دینے کی اجازت دی
مشیر الملک نے اول امیر کا ما فی الضمیر دریافت کرنے کو غلامی
خان معتمد امیر سے بواسطہ ہموطنی یہ راز کھا غلامی خان

سے نے مناسب سمجھکر یہ حال خدمت امیر مین عرض کیا امیر نے
اسوقت مین کہ زر معاملہ لینے کو وہان ٹھہرے تھے نے
صلاح مہاراج ہر خاش سے گرگ آشتی کو بہتر جانا بظاہر
اقبال سوال کرکے اپنے رفیقون سے مرزا رحیم بیگ کو جو
بواسطہ ہموطنی مشیر الملک سے آشنا تھے وکیل کرکے
پیام دیا کہ اگر مصالحت منظور ہے فوجنکو روکو مقام کردو ورنہ
صلح مین میری بدنامی ہے سب کہینگے کہ ڈر کر صلح کی
بعد ازین امیر نے برادر نواب سورت پر ایصال زر معاملہ مین
سختی کی والدہ نواب نے کچھہ اشرفیان کچھہ زیور تخمیناً ڈیرہ لاکہ کا
زیور بھیجا اور کہا باقی روپیہ بھی ہفتے عشرے مین دیا جائیگا
اسقدر سختی نکرو تم مسلمان ہو تمہین ہماری رعایت بوجہہ
سیادت واجب جاننا چاہیے امیر نے باقتضائے والا
ہمتی زیور لوٹا دیا والدہ نواب سے کہا آپ مطمئن رہین اگر

ہوسکے یہہ روپیہ دین ورنہ ملینے لئد معاف کیا لوگ
بہت کہتے رہے کہ یہہ رئیس مالدار ہے اس سے روپیہ کل
لیجے نہ چہوڑیے مگر امیر نے ایک نہ سنی معاف کیا چہوڑ دیا مشیر
الملک نے میرزا رحیم بیگ کے آنے کو دلیل برآمد کار سمجھکر
ایک کرانی کو واسلی صاحب کی طرف سے اپنے ایک معتمد کے
ساتھہ ساٹہہ لاکہہ روپیے کی ہنڈویان دیکر امیر کے پاس بہیجا
ملک ومال موعودہ واسلی صاحب سے علاوہ اٹھارہ لاکہہ روپیہ
کا ملک اپنی طرف سے دینے کا اقرار کیا امیر نے وہ ہنڈویان
وکلا سے لے لین اور کہا کہ مہاراج سے ملے بغیر نہیں کام
نکرون گا آخر وکلا مایوس لوٹے امیر وہان سے روانہ
ہوے موضع موہٹا پر لشکر چہوڑ کر چاندور مین مہاراج کے
پہنچے وقت ملاقات ماجرا کہہ سنایا مہاراج نے کہا یہ حریف کا
فریب ہے جہوٹی بات ہے دہوکا نہ کہانا امیر نے مسکرا کر ہنڈویان

جب سے کابین مہاراج کے سامنے ڈالدین اور کھانا پینے پہلے
ہی سے بیچنگی کرلی ہی مہاراج یہہ دیکھکر ششدر رہگئے ناخن دیکھنے
لگے امیر نے تسلی دی کہا اگر سلطنت ہفت اقلیم تمسے جدا ہوے
مین ملے مجھے منظور نہین آخر ہنڈویان چاک کرکے
پہینکدین مہاراج کو خوش کردیا

داستان مصالحت دولت راؤ و مہاراج ہلکر بمعاہدہ موافقت ظاہری و باطنی اور رخصت امیر و ہلکر جانب جیپور مقابلہ سیندیہ و گہوسلا بالشکر انگریزی اور صلح کرنا انگریزون سے شکست پاکر

جب دولت راؤ سیندیہ اور رگہوجی گہوسلا ضلع برہانپور مین آگئے
باجی راؤ کے انگریزون سے ملجانے کو بہتر نہ سمجھکر متفکر ہوے ایک معتمد
پنڈت کو مہاراج ہلکر کے پاس بہیجا پیام دیا کہ ہم تم صلح کرکے شریک حال ہوجاوین
اور انگریزی فوج کو جو باجی راؤ کی امداد کو آئی ہے

اس ملک سے نکالدین ورنہ ہندوستان ہمارے
تمہارے ہاتھ سے چلا مہاراج ہلکر نے یہ سنکر امیر سے
مشورت کی اور کہا کہ اسوقت مین دشمن قوی ہمارے
درپے ہے ان دونون سے صلح کرلینا انسب واولے ہے
امیر نے مہاراج کی تصویب کرکے کہا قرائن سے دریافت
ہوا کہ یہ دونون اسوقت دل سے طالب صلح ہین لیکن معاند
ومخالف قدیم سے نے اندیشہ صلح کرنا مکروفریب سے غافل رہنا
دوراندیشی سے دور ہے میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ تم
مصالحت کو چار قلموں سے مشروط کرو اگر وہ بجا لائین تو بے
تکلف صلح کرلو ۔ پہلی قلم یہ کہ کھنڈے راؤ ہلکر کو جو قلعہ اسیر
مین اسیر ہے رہا کرکے ہمارے پاس بھیجدو دوسرے یہ
کہ ہلکرون کے ملک سے تم بھی تھانے اوٹھالو مین بھی
اوٹھالیتا ہون تیسری یہ کہ جرنیل واسلی صاحب

جانب دکن سے اور جرنیل لیک صاحب سمت کانپور سے
فوج لیے آتے ہین کسی ایک سے تم مقابلہ کرو دوسرے سے
ہین اور وقت پر ہم تم ایک دوسرے کی مدد کرتے رہین
چوتھے یہ کہ جو کچھ اموال و اسباب ہمارے تمنے ناگپور مین
لیے تھے واپس دو مہاراج نے اس راے کو بہت پسند
کیا سپاس گزار خیر خواہی ہوے پہر ان چارون قولونکو
خط مین لکھوا کر کھنڈیراؤ بابا کے ہاتھ جو دانشمند آدمی تہا
بہیجدیا کہوسلا اور سیندہیہ نے مشورہ کرکے ان تینون قولونکو
قبول کیا کھنڈیراو ہلکر اور اوسکی ماکو قلعہ آسیر سے بلاکر
مہاراج کے پاس بہیجا تمام تہانے ہلکرونکے ملک سے
اوٹھا لیے اموال و اسباب کے لوٹا دینے کا قسمی وعدہ
کیا جانب ہندوستان کو غیر ملک سمجھکر ہم سمت دکن اپنے
ذمے لی الغرض جب باہم صلح دلخواہ ہوگئی مہاراج و امیر نے

وہان سے کوچ کیا گہاٹے سے گذر کر ہالی کانو مین آئے
وہان سے چلکر سیندہیوہ کا گہاٹہ اترکر مہیسر مین پہنچے چونکہ موسم
برشکال تہا چند روز کے لیے وہان قیام کیا دولت راؤ سیندہیہ
اور رگہوجی گہوسلا مع افواج کوچ کرکے براہ ٹوڈر و نظر آباد
جیٹہہ کے گہاٹے سے گذر کر بہولری چوکا مین پہنچے اُسوقت
ایک کنپو بیرو صاحب کا دوسرا ایکیل صاحب کا چار پلٹنین
شمرو کی بیگم کی جلبنی توپخانہ فوج خاص ڈیڑہ لاکہہ سوار و پیادے
سیندیہ کے ہمراہ تہے اور ایک کنپو با توپخانہ چالیس
پچاس ہزار سوار رگہوجی گہوسلا کی ساتہہ تہے سیندیہ نے افواج
کو دو غول کرکے ایک غول اسی ہزار سوار منتخب و مسلح کا تلایہ گرد گی
سدا شیو راؤ دس بارہ کوس پیشتر روانہ کیا باقی لشکر اور بہیر کو
اپنے ساتہہ رکہا اور مہاراج ہلکر سے جو مع امیر مہیسر مین مقیم
تہے امداد خواہ ہوے یہ حال سنکر و اسلی

صاحب نے بھی جو وہان سے پچیس کوس پر علاقہ اورنگ آباد
مین تھے اپنی فوج کے دو ٹکڑی کر کے ایک ٹکڑی بارہ
پلٹنون کے مع فوج پیشوا بمقابلہ مقدمۃ الجیش سیندھیہ
و گھوسلا جرنیل ویلیٹن صاحب کے ہمراہ روانہ کی خود دوسی
پلٹن اور رجمنٹ سواران و فوج نظام علیخان سے کوچ کر کے
ایسی راہ سے کہ کسی کو خبر نہوئی ناگاہ سیندہیہ اور گہوسلا کے
مقابلے مین آئے اوسوقت کہ اہل لشکر غافل تھے نرگاوان
توپخانہ چراگاہ مین تھے اگرچہ سیندہیہ اول گہبرایا مگر آخر ناچار
مقابل ہوا توپخانہ آگے بڑہا کر گولے مارنا شروع کیا
لیکن اتنے ہی عرصے مین فوج سیندہیہ خفیہ انگریزون سے
ملگئی لڑائی مین تندہی نکی حریف نے غلبہ پایا سیندہیہ
یہ حالت دیکہکر کار فرماے ہمت و جرات ہوا تہوڑے سے
سوارون سے فوج دشمن پر حملہ آور ہوکر صفونکو چیرتا ہوا

اودہر باہر نکل گیا پہر یون ہی لوٹ آیا اور اس زد و کشت مین
اپنے ہاتہہ سے بہت آدمی مارے لیکن اسکے بہت ہمراہی فوج
انگریزی مین رہگئے اور کچہہ فرار ہوے رگہوجی گہوسلا
الگ کہڑا ہوا یہ تماشے دیکہہ رہا تہا اس حملے مین اوسنے
سیندہیہ کا ساتہہ نہ دیا بلکہ سیندہیہ کے حملے سے لوٹتے
ہی فرار ہوکر قلعہ کاول گڑہ متعلقہ صوبہ برار مین کہ اسکے
ملک مین تہا پناہ گزین ہوا اسی ضمن مین فوج انگریزی نے
یورش کرکے توپون کے چہرے مارے مہاراج سیندہیہ
تاب ثبات نہ لایا شکست پاکر قلعہ تہالنیر علاقہ خاندیس
مین متمکن ہوا توپخانے جنسی اور کینیو ونکے انگریزونکے
ہاتہہ آئے مگر بیگم شمرو اپنے پلٹنون سے قلعہ باندہکر لڑتی
ہوئی توپخانہ اور متعلقان سیندہیہ کو نکال لائی برہانپور مین
آگئی مہاراج ہلکر نے باستدعاے سیندہیہ امیر کو

منتخب جمعیت کے ساتھ ادہر بہیجا تہا امیر راہ مین یہ واقعہ
سنکر لوٹ گئے جرنیل واسلی صاحب نے سیندہیہ
اور گہوسلا کے تعاقب کا عزم کیا رگہوجی گہوسلا نے
اپنی تقصیر سے نادم ہوکر سیندہیہ کو لکہا کہ مینے جو کچہہ کیا
ہین اوس سے پشیمان ہوکر عذر خواہ ہون تم معاف کرو
ہماری تمہاری مخالفت مین دشمن کا مقصود بر آئیگا ملک
ہاتہہ سے جاتا رہیگا یہ خط دیکہکر سیندہیہ قلعہ تہالنیر سے
نکلکر کاول گڑہ مین آگیا اس عرصے مین فوج انگریزی
وہان آگئی اور گہوسلا کے کنبو سے مقابلہ ہوگیا سیندہیہ نے
بانتقام تقصیر گہوسلا یہان ساتہہ ندیا گہوسلا کو میدان سے
جنگ چہوڑکر برہانپور کیطرف روانہ ہوا گہوسلا کا کنبو شکست
فاش پاکر پریشان ہوا بینی سنگہ سردار لکہنو لڑائی مین
مارا گیا گہوسلا چند آدمیون سے بہاگ کر ناگپور گیا واسلی

صاحب مظفر و منصور توپخانے پر قبضہ کر کے قلعے پر متوجہ ہوے تین گھنٹے مین فتح کر کے قلعے مین تھانہ قایم کیا گھوسلا کا خزانہ لیا پھر قلعہ آسیر پر مورچے لگا کر دو تین دن مین اوسے بھی مفتوح کیا یہ واقعات دیکھکر گھوسلا گھبرایا اپنی مہر ولسلی صاحب کے پاس بہیجکر آشتی خواہ ہوا پیام دیا کہ جتنا ملک جو قلعے تم ہمین دو ہم راضی ہین ولسلی صاحب نے صوبۂ اڑیسہ وابرار کی دستاویز اپنے نام لکھوالی باقی ملک اوسے چھوڑا دولت راؤ نے بھی تاب مقاومت نہ دیکھکر اپنا ملک انگریزونکو لکھدیا صلح کر لی ولسلی صاحب قلعہ آسیر وغیرہ دولت راؤ کو دیکر پونا کو چلے گئے یہ واقعہ سنہ ۱۲۱۹ ہجری مین ہوا

عزیمت مہاراج ہلکر جانب شاہپورا پھر اجمیر کو جانا اور جانب کشنگڑھ بارادۂ مقابلہ لیکصاحب آنا و نہضت امیر بندیل کھنڈہ اور کالپی کیطرف

مہاراج ہلکر مع امیر جہیر سے اندور مین آسے باہم مشورہ
کیا کہ اب دونو علیحدہ رہکر گذر کرین ضرورت کے وقت شامل
ہوجائینگے الحاصل مہاراج ہلکر بارادہ ملک میواڑ شاہپورہ مین
آسے اور امیر مع سواران و کنپو سے کرنیل محمد شاہ خان بقصد
بندیل کھنڈ تنجا علیپور دوراہہ اشٹہ بیرسیا وغیرہ سے زرمعاملہ
لیتے ہوے سرونج مین آسے وہان سے کوروائی بہونرلسے
آکر فیض اللہ خان بنگش کو بہیلسے سے معاملہ لینے کو بہیجا
محمد شاہ خانکو معہ کنپو اوسی ضلع مین چہوڑا خود راہ گہاٹہ پالسہون
متصل داموتی سے کہ قلعہ مستحکم و مشہور ہے موضع بیری متعلقہ
اورچہ پر آئے موٹہی صاحب فرنگی ناظم بندیل کھنڈ جو باندے مین
تہے معہ کنپو جیم صاحب اور جمعیت راجہ جہانسی و دتیا والہ اور
غول گوسائیان بعزم مقابلہ امیر اجیپور مین آئے امیرنے
اوس مقام کا نشیب و فراز جہاڑی غار دیکہکر وہان لڑنا مناسب

نہ جانا حریف کو مغالطہ دیکر گہاٹہ ماتہون پر لوٹ آئے بہیر کے
کنبو کو روانگی بہونرا سے پر بہیجدیا موٹی صاحب یہ چال سنکر
سمجہے کہ امیر ڈر کر ہٹے اس دہوکے مین جیم صاحب کے کنبو مع بارہ ہزار
سوار گوسائیونکے ساتہ اسکے تعاقب مین روانہ کیا خود مطمئن
ہوکر باندے واپس آئے جیم صاحب لشکر امیر سے اولٹی جانب
نو کوس پر آپڑے وہان تجسس احوال امیر کرکے اور اس میدان مین
مجادلہ مناسب سمجہکر گوسائیون سے کہا کہ تم موضع بہری پر جاکر
ڈیرا کرو گوسائین غرور ناتجربہ کاری سے مست تہے راضی نہوئے
بولے بیٹہا نونکی کیا تاب ہے کہ ہمسے مقابل ہون آخر جیم صاحب
اوس موضع پر جا پڑے اور گوسائین یہین رہے امیر شام کو
بارادہ شبخون مقام سے کوچ کرکے چار کوس پر لشکر دشمن سے
کہڑے رہے شبکو سواران لشکر فیروزی اپنے ایک جانب روشنی
وغیرہ آثار مقام لشکر دیکہکر یورش کی راہ مقصد پائی صبح

ہو گئی اور معلوم ہوا کہ فوج دشمن یہان سے تین کوس
اور جانب کوہ ہے امیر نے بی اندیشہ عجلت کرنیوالون پر سخت
عتاب کیا سب نادم ہو کر عذرخواہ ہوے اور تلافی مافات پر مستعد
ہو کر اوسیوقت دشمنو نپر حملہ آور ہوے گوسائین حملہ کنندگان امیر سے
آگاہ ہو کر آمادہ جنگ ہوے ایک غار سامہنے لیکر کہڑے ہو گئے
ہمراہیان امیر نے پیہم حملے کئے مگر غار کے حائل ہونے سے
دشمن پر قابو نپایا آخر امیر ایک تنگ راہ سے غار کو طے کر کے
محمد سعید خان وغیرہ نو سوارون سے اودہر پہنچے امیر نے مع رفقا
گہوڑے اوٹہائے حافظ حقیقی نے صدمۂ بان و تفنگ سے بچایا
امیر نے ہنگامہ جنگ رستم و اسفندیار دکھایا بہت دشمن مارے چھہ
رفقاے جان نثار شہید ہوے تین جو باقی رہے تھے امیر کے
ساتہہ داد شجاعت و ثبات قدم دیتے رہے یہ تینون سوار گویا
اقبال و بخت و ظفر تھے کہ یکایک دشمن بہاگنے لگے دو ہزار آدمی

اپنے سرخیل کو ہاتھی پر بٹھا کر ایک گانو کیطرف جلد سے لے امیر
اونہین اقبال وبخت وظفر کے ساتھہ دور تک متعاقب گئے
گوسائیون نے جو پہر کر دیکھا کہ کل تین چار آدمیون سے ہم
بہاگے اور اب وہی پیچہا کئے آتے ہین ہمت کرکے لوٹ
پڑے امیر نے اوس مقام کو قابل مقابلہ نہ جانا ایک کانٹون کی
باڑ سے گھوڑا کودا کر نکل گئے ایک زخم بہی امیر کے انگشت
دست پر آیا آخر مظفر ومنصور لوٹے اور گہاٹہ مالتہون سے
ادہر آگئے مہاراج ہلکر نے شاہپور سے اپنے کنبہ اور توپخانے
کو مندسور بہیجا خود با فوج سوارہ اجمیر گئے یہ خبر سنکر جرنیل
لیک صاحب نے با لشکر عظیم کانپور سے کوچ کیا بشرکت جرنیل
سرونصاحب ملازم سیندہیہ ناظم اکبر آباد قلعہ کول مین تہانہ
قایم کرکے دہلی مین آئے انتظام خاطر خواہ کرکے میدان
پٹپڑ گنج متصل دہلی مین کنبولوی صاحب علاقہ سرونصاحب کو

شکست دی بعد علاقہ میوات مین کنپو چہارم متعلقہ سرولیصاحب
سے مقابلہ کیا آخر باجانت راجہ مجہری اوس کنپو کو بہی منہزم کرکے
قلعہ اکبرآباد مین بہی تہانہ بٹہایا بعدازان متہرا ہوتے ہوے
اور ہہ آئے مہاراج ہلکر نے یہ واقعات سنکر اپنے متعلقونکو
راجہ مانسنگہہ کے پاس جو دہیونہیجد یا خود موضع ہرماڑا علاقہ
کشنگڈہہ پر جو کشنگڈہ سے پانچ کوس ہے آئے اور اسیرکو
طلب نامہ تاکیدی بہیجا لکہا کہ جرنیل لیکصاحب سے مقابلہ درپیش
ہے اس مہم سخت مین تمکو ہماری اعانت واجب جاننا چاہئے
اسنے خط پڑہکر خیال کیا کہ مین اس ضلع کے مہمات کا
ذمہ دار ہوکر ادہر آیا ہون ابتک گسائیون کی لڑائی کے سوا
کسی مہم مین کارنامی نمایان مجہسے سرزد نہین ہوے
مناسب ہمت غالب نہین کہ اس ضلع سے فارغ البال
ہوے بغیر کسی اور طرف جاؤن اسلیے اپنے متعلقین کو

قلعہ گڑھ وائی مین اور بہیر کو مع کنبو سے محمد شاہ خان گڑوائی
بہونرا سے مین چہوڑ کر اور غلامی خان اپنے وکیل کو کہ بسبب
دانائی دار و غلگی مطبخ سے منصب وکالت تک پہنچے تھے مہاراج
کے پاس بہیجکر خود فوج سوارہ کے ساتہہ آگے بڑہے مئو علاقہ
جہانسی کو لوٹا وہان سے یلغار کر کے ایلچ پور پہنچے یہان جاسوس
نے مطلع کیا کہ علاقہ مسائلا یا علاقہ کونچ پر دو پلٹن بلم ٹیر وغیرہ
کے مورچے لگے ہین اور اونکی بہیر وہان سے آدہ کوس پر
ہے ایک پلٹن انگریزی ایک رجمنٹ اور جمعیت گوسائیان
ہمت بہادر شامل لشکر ہے امیر نے اوسیوقت کہ ایک پہر رات
گئی تھی گہوڑونکو دانہ گہانس کہلوا کر بارادہ شبخون کوچ کیا
جب بلا یا دو کوس رہا پنڈارے سوارون کو بہیر کے لوٹنے
پر متعین کر کے خود پلٹنون سے مقابل ہوئے جسوقت حملے
کی زد پر پہنچے صبح ہو گئی چونکہ امیر نماز روزے کے بڑے

پابند تھے سخت معرکون اور یقینی مہالک مین بھی نماز قضا
نکرتے تھے اداے نماز مین مشغول ہوے نماز پڑہکر فتاح
حقیقی اور ناصر قوی سے دعاے فتح و ظفر کر کے سوار ہوے
پھر فوج کے تین غول کرے میمنہ پر محمد سعید خان سرور خان
جنید خان صالح محمد خان معتمدین کو سردار کیا رسالہ خاص
معیت مین دیا میسرہ کو سواران آفریدی و دکھنی متفرقین
سے آراستگی دی یکونکو مع افغانان کرپا کا لوز والا قلب
مین اپنے ہمرکاب کر کے آمادہ جنگ ہوے جسوقت باہم زدو
خورد ہونے لگی پلٹن والے جو قواعد دان تھے میسرہ
پر غالب آئے فوج میسرہ انگریزی گولون کی تاب نہ لاسکے
ادسطرف قلعہ بلا پا کے چلے گیے امیر تہور تخمیر یہ حال دیکھکر
جیتاب ہوے فیل نشان کو بڑہاکر دشمنون پر ایسا حملہ
کیا کہ اونکو مغلوب کرلیا فوج میسرہ بھی قلعے والون کی

رہبری سے راہ بابین قلعہ و شہر سے اگر شامل ہوا گت اقبال
اسیر ہوے امیر دلیر کو لڑتے ہوے اور غول شکست خوردہ
کو لوٹتے ہنوز دیر نہوئی تھی کہ انگریزی فوج منہزم ہوئی
پانچ ضرب توپ چالیس پلٹیان اور بہت سامان امیر
مظفر کو غنیمت ملا اس لڑائی مین لالہ خیالی رام راہی ہمت راے
کا بھتیجا کار ہاے نمایان کرکے زخمی ہوا اور کئی آدمی
دلاوران نامدار سے مجروح ہوے کچہہ کام آئے اسّی
فرنگی کشتہ و خستہ ہوے پلٹن کے تلنگے بہت مارے
گئے پنڈارے سوارون نے بھیر والون کی ہوشیاری
سے قابو نہ پایا کچہہ منہزم سے لوٹ آئے بھیر والے
وہان سے کوچ کرکے شہر کونچ مین جو وہان سے
پانچ کوس پر انگریزی کیمپو کا مقر تہا پناہ گزین ہوے
امیر مظفر و منصور وہان سے نہضت فرما کر ایلچ پر آئے

دوسرے روز جو سے پتھوان پر جو یہان سے دس بارہ
کوس ہے اور انگریزی کنپو بہی وہین جا پڑا تہا پہنچے تمام روز
محاصرہ کیا اسی حال مین ہرکارے نے خبر دی کہ دو پلٹن
انگریزی کوچ آنے کو کالپی کے قریب خیمہ زن ہین امیر نے
سنکر خیال کیا کہ اگر اسے کنپو سے لڑتے رہے اور ان دو
پلٹنو نکا تدارک نکیا مہاراج ہلکر کو ضرور لڑائی پیش آئیگی
آخر اسی خیال پر کاربند ہوے شبا شب برسم یلغار کالپی پہنچے
ساٹھہ کوس کا یلغار کیے ہوے پچھلی رات کو پہنچتے ہی پلٹنو پر
حملہ آور ہوے ایکدم مین دشمنون کو مغلوب اور انکے
سردار کو گرفتار کر لیا باآنکہ وہ سردار جرنیل الفنسٹن صاحب
کا بہائی اور افسر عظیم الشان تہا فدیے مین زر خطیر دیتا تہا
امیر نے باقتضاے جوانمردی کچہہ پروا نکی اوسے رہائی
دی پہر ارادہ کانپور کا کیا لیکن پایاب راہ جو معلوم نتھی

فتح غنیمت کرکے شہر کالپی مین داخل ہوئے تاراج شہر کا حکم دیا
بہت مال ومتاع لشکر کے ہاتھ آیا دوسرے دن شتر سوار
مہاراج ہلکر کے مقام ہرمارا سے بھیجے ہوئے طلب نامہ تاکیدی
لیکر آئے امیر نے وہان سے کوچ کیا قصبہ اٹاکو لوٹکر کوچ پر متوجہ
ہوئے جین صاحب فرنگی کو جو معہ کمپنی کوچ سے نکلکر نامو ٹی صاحب
کی مدد کو باندی جاتے تھے دوپہر تک محاصرے مین رکھا
آخرکار بیحاصل سمجھکر طرح دی اور یلغار کرکے براہ ایلچ گروائی
آئے چونکہ اس رات مین ستر کوس بھرے تھے تیس ہزار
سوارون سے کل تیس سوار ہمرکاب رہے تھے لیکن جسوقت
گروائی مین آئے اور سنا کہ نواب شہامت خان سردار
مہاراج ہلکر سے جو ضلع بورے شاہ آباد علاقہ سیندھیہ کی تحصیل مین
مصروف تھے جان تیس فرنگی نے تیلیون توپین لیے
لین امیر نے چاہا کہ اسیوقت پہنچکر توپین چھڑالین مگر

گھوڑون مین طاقت نہ تھی دو پہر ٹھہر کر چار پانچ سو سوار

بھیر کے ہمرکاب لیکر جان بتیس کے تدارک پر قصد کیا مقام شادہور

پر محمد شاہ خان کے کنبو مین پہنچکر دو ہزار سوار کنبو کے ساتھ لیے

اور آگے بڑھے جان بتیس قصد امیر سے آگاہ ہوکر خائف و ہراسان

دشت سرسی اور شعاب جبال مین پناہ گزین ہوے امیر نے

قابو نپاکر اونکے لشکر کی بیرونی اور معاودت کی شادہور سے

کنبو کو لیتے ہوے کڑوائی آگئے اس عرصے مین سواران

ہمراہی جو تھک رہے تھے آگئے امیر سب کو ہمرکاب لیکر سرونج

مین آئے چونکہ بوقت یورش زمینداران بھیلسے نے زر معاملہ

دینے سے پہلو تہی کر کے بموافقت جان بتیس فیض اللہ خان

بنگش کے گھوڑے اور کچھ اور سامان لے لیا تھا امیر نے

انکی گوشمالی اہم سمجھکر سرونج سے نہضت کی بھیلسے کا

محاصرہ کیا

لیکصاحب کا مالی سین اور لوکین صاحب کو مہاراج
ہلکر کے تعاقب پر متعین کرنا اثمین مقاتلہ ہونا
فرنگیون کا منہزم ہوکر لوٹنا مہاراج کا متہرا تک متعاقب جانا

جب مہاراج ہلکر نے جرنیل لیکصاحب کے مقابلے کے لئے
جو دہلی و اگرہ سے با فوج جرار اور آئے تھے اجمیر سے
کوچ اور ہرماڑے پر مقام کیا جرنیل موصوف نے مالی سین
صاحب اور لوکین صاحب کو چھہ پلٹن چار ہزار نو ملازم
ہندوستانی سوار پانسو سوار بہڑیچ چار پلٹن چار ہزار
سوار بابو سیندہیہ سردار علاقہ دولت راو سیندہیہ کے
ساتھہ مقدمتہ الجیش کیا یہہ دونو سردار کوچ کرتے ہوے
ہرماڑے سے تین چار کوس پر اگئے مہاراج ہلکر نے اوسوقت
بسبب شامل نہونے امیر کے طرح دی گہاٹہ تولائی سے

گذر کر مہاراجہ کوٹہ سے کچھ معاملہ لیا اور براہ کیلواڑہ اجہیڑا کو گور
مالوے گئے پھر مندسور پہنچکر شامل کینو ہوئے جرنیل لیک صاحب
لال سوٹھ لوائن علاقہ جے پور تک آئے تھے بخوف عزیمت
امیر جانب بندیلکھنڈ و تباہی کار جنگ آزمودہ پلٹنون اور سواران
رجمنٹ گورا وغیرہ ہمراہ لیکر کانپور کو لوٹ گئے اون دونون سردارونکو
مع افواج مذکور ایکہزار سوار جے پور کے اور ہمراہ دیکر دس بارہ ہزار سوار
اور تینے ہی پیادون سے مہاراج ہلکر کے تعاقب مین روانہ کیا
دونو سردار کوچ کرتے ہوئے کوٹے کے علاقہ مین آئے
وہان سے سواران جے پور اور بابو سیندہیہ کے پلٹنونکو
رخصت کرکے سات آٹھ سو سوار مہاراجہ کوٹہ کے ہمراہ لیکر
براہ درہ مکندرہ ایکمنزل آگے درے سے کرتا بہ تقسیم
ہوئے رام پورے بہانپورے ہنگلاج گڈہ وغیرہ مواضع
متعلقہ ہلکر مین اپنے تہانے بٹہاتے ہوئے آگے بڑھے

ہلکر نے یہ احوال سنکر اپنے کمپو کو کروت کی طرف روانہ
کیا جب کمپو کروت سے ایک منزل پر آگیا فرنگیون نے
بابو سیندھیہ سے مشورہ کیا یہ در پردہ مہاراج سے ملا ہوا
تہا بولا کہ ہمین اس امر مین کچہہ صلاح ندونگا مبادا آپکو بپاس
ہتومی میری طرف سے ہلکر کی رعایت کا ظن ہو ہان اتنا کہتا ہون
کہ حریف اندنون بہت پرزور ہے اس سے اسوقت مین عہدہ برائی
متصور نہین صاحبان عالیشان نے کہا نہین ہم تمہاری طرف سے
بدظن نہین جو بات تمہارے نزدیک بہتر ہو کہو آخر بابو سیندھیہ نے
براہ فریب کہا کہ پلٹنونکو واپس کرو تا کہ درہ مکندرہ سے پرے
ڈیرہ کرین فوج سوارہ کو یہان رکہکر مقابلہ کرو کہ مغلوبیت کے
وقت سوار بہی ہٹکر پلٹنون سے جا ملین صاحبان انگریز مغلوب
ہراس تھے فریب راستی مین تمیز نکر سکے بابو سیندھیہ کے کہنے
پر کاربند ہوئے اوسی دن بابو سیندھیہ مالی سین صاحب

پولین صاحب پلٹنون کے ساتھ لوٹ گئے سوار سرداری
لوکین صاحب وہین رہے اس عرصے مین مہاراج ہلکر بھی جمعیت
سواران جنگ آزمودہ آکر شامل کمپو ہو گئے اور باتفاق کوچ کرکے
دو تین کوس پرکروت سے پہنچے سواران پنڈارہ نے بحکم مہاراج
جنگ قزاولی شروع کی دونون فوجون کے درمیان گاردہ
باندہ کر کھڑے ہوے تھوڑی دیر مین مہاراج بھی تھوڑے سوارون
سے پنڈارون مین آگئے انکے آتے ہی انگریزی سوار ہٹے مہاراج
بڑھتے آخر مہاراج نے ایک دو حملون مین منہزم کرکے تعاقب کیا
لوکین صاحب اور بہت گورونکو مارلیا افضل خان سردار فوج کوٹہ
اس لڑائی مین کام آئے فیض طلب خان سردار بڑیچ زخمی ہوے
مہاراج بہت سامان جنگ غنیمت پاکر بفتح و فیروزی درے سے
ورے خیمہ زن ہوے ٹالی سین صاحب نے لوکین صاحب
کا مارا جانا لشکر کی تباہی سنکر بہت پیچ وتاب کہاے اپنا وہان

رہنا مصلحت نسمجھکر کوٹے سے آئے راجہ ظالم سنگھہ سے شہر مین آمن
طلب کیا ظالم سنگھہ اگرچہ بظاہر دوستی کا دم مارتا تھا پر شہر مین آنے پر
راضی نہوا بولا آپ بیرون شہر مقیم ہو جئے وقت پر امداد کو مین
حاضر ہون صاحب موصوف نے قبول کیا ظالم سنگھہ دانشمند نے اس
خرخشے کو اپنے ملک سے دور کر دینا بہتر سمجھکر ایک دو دن کھانے کا
ضابطہ کر کے مالی سین صاحب کا کوچ کروا دیا صاحب موصوف
عبور چنبل کر کے چتلا تک پہنچے مہاراج اپنے توپخانہ و کنبو کے
پیچھے رہجانے سے ادہر ہی رہے عجب اتفاق ہوا کہ بر وقت
عبور توپخانۂ انگریزی دریاے حتلا سے چالیس پچاس سوار غلامی
خان کے ہمراہی جو وصول زر معاملہ کے لیے مہاراج کی طرف سے
کوٹے مین تھے سبر کو حتلا پر آئے انگریزی فوج نے جو غلبۂ
ہراس سے خویش و بیگانہ مین تمیز نکر سکتے تھے انکو حریف تعاقب
جانکر اُس سخت غلاب سے توپونکو نکالنا متعذر سمجھکر توپونکا چھوڑنا

اپنی جان بچانا غنیمت جانا تیس ضرب توپ وہین چہوڑ گئے غلام
خان کے ہمراہی وہ توپین لے آئے اس عرصے مین مہاراج بہی کہ
درہ ملکندرہ سے نکل آئے تہے کنبو کو پیچہے چہوڑ کر تہوڑے بہت کارآزمودہ
سوارونکے ساتہہ فوج انگریزی کے تعاقب پر آئے مالی سین صاحب
جو اپنی پلٹنون کا قلعہ باندہے ہوئے بہگونت گڈہ تک پہنچے تہے
دریاے بناس سے عبور کرتے ہی مہاراج کو متعاقب دیکہکر گہبراے
پرناچار ثابت قدمی کرکے گولے مارنے لگے مہاراج توپخانہ ساتہہ
نلاے تہے انہون نے بخشی بہوانی شنکر کو دوسرے گہاٹ سے
عبور کا حکم دیا بخشی مذکور دوسرے گہاٹ سے جو قریب تر تہا عبور
کرکے اوس نصف فوج انگریزی پر جو ادہر اوتر چکی تہی زوردہ ہوا
مالی سین صاحب یہہ معاملہ دیکہکر اون توپونکو جنسے مہاراج پر گولے
مار رہے تہے اودہر ہی چہوڑ کر بصد دشواری عبور بناس کرکے
ادہر آگئے اور متفق ہوکر چلے مہاراج نے ان توپونپر بہی

قبضہ کیا اور تعاقب چہوڑا مگر فوج انگریزی قواعد جنگ مین ماہر تھے
قلعہ باندہے ہی جاتے تھے حملے کے وقت مہاراج کو بارون سے
روکتے اسیطرح افتان خیزان ٹوڑہ دونگر کی اسے خوشحالگڈہ
مین آے وہان پہر بہردم لیکر مہاراج کے محاصرے سے تنگ کر
ایک توپ باقی ماندہ کو بہی چہوڑ گئے ہنڈون پہنچے اسجگہہ مہاراج
نے جرات کرکے حملہ کیا انگریزی پلٹن کی باڑ سے دو سو آدمی ہمراہی
مہاراج مارے گیے بہت زخمی ہوے ماکہن سنگہہ کرنیل کام آیا
مہاراج نے بہی بہت تلنگو نکو گرایا آخر لڑائی بیسود سمجہکر تعاقب چہوڑا
متہرا مین آگئے فوج انگریزی فتحپور سیکری کی راہ سے قلعہ آگرہ
مین داخل ہوئی یہان سے مہاراج نے غلامی خان کو کہ ہمراہیان
امیر سے توڑ کر اپنے ساتہہ لے لیا تہا اور بخطاب نوابی سربلند کیا
تہا دس بارہ ہزار سوار دیکر ضلع کول مین بہیجا خود بباعث بیماری
متہرا مین رہے کینو توپخانہ وغیرہ جو بسر داری ہرناتہہ چیلا سنے پیچہے

رہ گئے تھے یہان اگر شامل ہوتے اور بحکم مہاراج الور ہوتے تھے

دلی گگئے یہ واقعات سنہ ۱۲۲۰ ہجری کے تھے

جرنیل لیکصاحب کا کانپور سے براہ آگرہ متھرا آنا وہان سے بتدارک کپنوے مہاراج جانب دھلی روانہ ہونا مھاراج ہلکر کا متعاقب جانا فرخ آباد دیرپورش کرنا جرنیل لیکصاحب سے شکست پانا کپنوا اور مہاراج کا لوٹکر ڈیک آنا

جب جرنیل لیکصاحب نے کانپور مین سنا کہ ہلکر متھرا پہنچے جرار پلٹنین اور صاعقہ بار توپخانے ہمراہ لیکر آگرہ مین آئے غلام خان وغیرہ کول مین عزیمت جرنیل سنکر ہراسان متھرا کو لوٹ آئے جرنیل لیکصاحب بھی بڑے لشکر اور بہت سامان سے متھرا کے پاس آگیے مہاراج نے شہر سے دو تین کوس باہر آکر ڈیرا

کیا جو کہ مہاراج کا کینو دلی پر مورچے لگائے شہر کا محاصرہ کئے
جرنیل لونی اختر صاحب ناظم دہلی سے لڑ رہا تہا لیکصاحب بے بغرض مدد کے
کینو دلی کا قصد کیا مہاراج نے ہرنا تہہ چیلے کو فرمان لکہا کہ دلی سے
مورچے اُٹہا کر الور پر آجاؤ بہاو بہاسکر نامی اپنے کاربرداز کو جو تدبیر
و کاردانی مین یگانۂ آفاق تہا باستدعاے موافقت و بناہ
دہی راجہ بہرت پور کے پاس بہیجا خود بتعاقب جرنیل لیکصاحب
متوجہ ہوے متہرا سے دلی تک محاصرے مین ایسے ایسے نمایان
کام کیے کہ انگریز متحیر رہے باآنکہ تین مرتبہ مہاراج کا گہوڑا گولے
سے اُڑ گیا خدا نے اس و لاور کو بچایا لڑائیان ہوتی رہین لیک
صاحب نے شبخون کی بہت تدبیر کی موقع نپایا چند روز یون
ہی چپقلش رہی فتح و ظفر کسیکو نہوئی پر اکثر غلبہ مہاراج کو رہا
اسی حالین دو نون لشکر دلی پہنچے یہا نسے مہاراج نے ہرناتہہ
چیلے کو جو دلی سے لوٹ کر الور گیا تہا لکہا کہ ڈیگ مین مقیم رہو خود

چالیس پچاس ہزار سوار سے شرقی ممالک انگریزی مین ہنگامہ آرائی
کے عزم پر یلغار کر کے باکیت سردہنہ ہوتے ہوئے سنابلی آئے
وہان انگریزی دو پلٹنین پڑی تہین وہ زمیندار سنابلی سے
قلعہ مین پناہ خواہ ہوئین سنابلی والا مہاراج سے ملا ہوا تھا
راضی نہوا آخر پلٹنون نے ایک افتادہ گڑہے مین پناہ لی مہاراج
طرح دیگر دو تین روز مین فرخ آباد تک پہنچے کنارہ گنگ پرکنپ فتحگڑہ
کے قریب خیمہ زن ہوئے صاحبان نظامت فرخ آباد جو کنپ
مین تھے کشتیون پر سوار ہو کر اُس پار دریا کے چلے گئے
مہاراج ایک مقام کر کے دوسرے دن کانپور کیطرف کوچ کرتے
تھے کہ نواب ناصر جنگ والی فرخ آباد نے جو انگریزون سے
ملا ہوا تھا سرمست خان نام اپنے چیلے کو بھیجکر دعوت کی مہاراج
نے قبول کیا تمام روز تک رقص و سرود مین مشغول رہے
بادۂ غفلت سے مست ہوئے جرنیل لیکصاحب نے دلی مین

اپنے لشکر کو دو ٹکڑے کیا ایک غول پلٹنون اور ہندوستانی
سوارون کا بسرکردگی فریزر صاحب مہاراج کے کمپو کے تدارک
پر متعین کیا دوسرا غول ترک سوارون ہندوستانی رسالون کا
جنگ آزمودہ تین چار پلٹنون کے ساتھ اپنے ہمراہ لیا یلغار سے
مہاراج کے تعاقب مین نہضت کی جب تلنگے سوارون کے ساتھ چلنے سکے
فی کس پانچ روپیہ پانچ اشرفی دیتے ہوئے فرخ آباد سے سات
آٹھ کوس پر آبسے اگرچہ بعض زمیندارون کے ہرکارون نے خیرخواہی
کی راہ سے مہاراج کو یہ خبر پہنچائی لیکن نواب فرخ آباد نے
مہاراج کو باور ہونے دی جو کہ مہاراج نے بھی اُسی دن چالیس
کوس پر ہونا جرنیل صاحب کا سُنا تھا بانگے غافل ہے آرام سے
سو گئے پھر ڈاک کے ہرکارے نے خبر دی کہ جرنیل صاحب
پانچ کوس پر آگئے مگر خدمتگار مہاراج نے تغلیط کرکے آقا کو نہ جگایا
نصف شب گذری تھی کہ جرنیل صاحب دو ہزار سوار و تلنگے اور

اسپی توپونکے ساتھہ لشکر کے قریب لگ گئے حسن اتفاق سے
اسوقت باروت کی بٹی مین آگ لگی اور وہ اڑی اوسکی غریو سے
مہاراج خواب غفلت سے چونکے اور جلد اسپ خاصہ پر سوار ہو کر وہانسے
نکلے اکثر سواران ہمراہی جو مستعد و مسلح تھے ساتھہ ہو گئے جرنیل
صاحب نے انپر شبخون کیا اسپی توپون کے چھرے مارے ہمراہیان
مہاراج جو ہنوز سنبھلے نتھے تاب ثبات نہ لائے چھرے سے بہت
کشتہ و خستہ ہوے مہاراج کی شکست ہوئی مہاراج کا جیالا
ہرناتہہ تین کپنو افسر علی غول اور پچیس ہزار سوار سے ڈیگ کے پاس
جھیل پر پڑا تھا جرنیل فریزر صاحب و بر نصاحب تلنگون کی چھہ
پلٹنین اور ہندوستانی سوارون کی ایک جمعٹ لیکر دہلی سے
اسکے تدارک کو آے تھے یلغار کر کے ڈیگ سے پانچ کوس کو وہان
پر آگئے رات کو کوچ کر کے آہستہ آہستہ جانب ڈیگ چلے جھیل سے
ورے لشکر مہاراج سے دو کوس کے فاصلے پر ٹھیرے بہر دست

راست بہ قلعہ ڈیگ کے ہونے سے اندیشہ کرکے بہیر کو وہان
چہوڑکر جانب چپ سے کنپوؤن پہ حملہ آور ہوے بخر ہاتہہ چپلے نے فصیل ڈیگ
کے نشان برج پر تعینات توپونکو چہڑ ہا یا اور اپنی فوج کو بطرف نشیب حملہ کرنیکا دہ
لشکر انگریزی پر گولے مارے اِس باعث سے اون بہیر مین
ایک تہلکہ عظیم پڑا جرنیل فریزر صاحب بہی یکر یورش مین بس
پا ہوکر زخمی ہوے دانایان فرنگ نے اضطراب و اختلال فوج
دیکہکر بہیر والون کو ہرکارے کی زبانی کہلا بہیجا کہ مژدہ باد جرنیل
لیک صاحب تمہاری کمک پر آگئے لشکر حریف اب شکست پایا ہے
خبردار کوئی بیدل نہو بہیر والے یہ بشارت سُنکر قوی دل ہوے
سب نے یکبارہ لشکر مہاراج پر یورش کی اشرف بیگ داروغہ توپخانہ
کمپنو انگریزون سے ملا ہوا تہا اسنے سپاہ کو منتظم رہنے ندیا اور
بالو سیندیہ اور تانتیا سندیہ نے اسوقت لڑنے مین تندہی نکی
فوج مہاراج کی شکست ہوئی انگریزی فوج نے توپخانہ لے لیا

ہرناتھہ منہزم ہوکر مع سواران و کمیدو و اضراب باقی ماندہ شہر ڈیگ
میں متحصن ہوا ہر روز شہر سے نکلکر جنگ قراولی کرتا اور شہر میں
لوٹ جاتا جرنیل فریزر صاحب اُس زخم کاری سے جان بلب تھے
اپنی فوج کو وہان سے اوٹھاکر پانچ کوس پر جانب متھرا چلے گئے
وہان عرضہ ہلاک ہوے ہرناتھہ چیلے نے مع سواران ہمراہی
ڈیگ سے نکلکر فوج انگریزی کو گھیر لیا اور بہت تنگ کیا قریب
تھا کہ قرار برفرار کو اختیار کریں بدیں اسی حالین جرنیل لیکصاحب
کی چٹھی افسران فوج کے نام انگریزی ڈاک میں آگئی بدیں مضمون
کہ ہمنے مہاراج ہلکر کو شکست دی اُنکی جمعیت پریشان ہوگئی فوج
جرنیل فریزر میں شلک مبارک باد فتح سر ہوئی اُسے رات چیلے نے
بھی اپنے گروہ کی شکست سے آگاہی پائی محاصرہ سے طرح
دیکر آدھی رات گئے ڈیگ میں لوٹ آیا مہاراج بھی جدیدہ فوج
آباد سے کوچ کرتے ڈیگ میں آگئے جرنیل لیکصاحب جو تعاقب

آئے تھے متھرا مین آکر جرنیل فریزر صاحب کی فوج کو سنبھال کر
بڑے ساز و سامان سے ڈیگ پر آئے سر سواری شاہ برج پر
یورش کی بڑی توپین لشکر مہاراج کی لے لین مہاراج نے
اپنے کو مع فوج شہر پناہ سے باہر نکالا جرنیل موصوف نے نہاییت
کی توپون سے انبر گولے مارے اور بالا قلعے کو گولون سے
گرا کر وہان تھانہ قایم کیا مہاراج دو چار روز جنگ قراولی کرتے
رہے پھر کو بھیر مین آگئے اشرف بیگ کپتان لشکر مہاراج سے
نکلکر فوج انگریزی مین داخل ہوا یہہ واقعہ بھی سنہ ۱۲۲۰ ہجری کا ہی

مہاراج ہلکر کا بھرت پور جانا امیر کو بھیلسے سے کمک
بلانا جرنیل لیک صاحب کا بھرت پور پر مورچے لگانا یورش
کرنا نپیل ہونا امیر کا آنا انگریزون کا محاصرہ

بیدل ہونا امیر کا سنبہل مراد آباد سے غارت مین اموال لانا بیلغار لوٹکر بھرت پور مین مہاراج سے آملنا

چونکہ بہاؤ بہاسکر وکیل مہاراج نے بھرت پور جاکر وہانکے راجہ رنجیت سنگہ
کو بافسون وفسانہ مہاراج کا دوستدار کرلیا تہا مہاراج ہلکر بھرت پور
مین داخل ہوے اور کنیو وعلی غول جمعیت بارہ سندیہ و تلنگا سندیہ
چار پانچ پلٹنین چار ہزار سوار ان سب ہمراہیون کو زیر فصیل شہر
بطرف انار دروازہ جانب مغرب مقیم کیا خود چالیس پچاس ہزار
منتخب سوارون سے کدم کھنڈ لیے متہرا دروازے اٹل بند دروازہ
تک درمیان مشرق وشمال خیمہ زن ہوے جرنیل منصور فتح ڈیک
سے معرور چوبیس چار پلٹن اور کئی جمعیتین پندرہ بیس ہزار
ترک سوار لوپنچا تہا سے آنشار رسالہ محمد عمر خان وغیرہ سواران

ہمراہی مہاراج کہ قریب دس ہزار سوار ترک مروت کرکے لشکر مہاراج سے
جدا ہوکر شامل افواج انگریزی ہوگئے تھے ان سبکو ہمراہ لیکر دو کوس
پر بھرت پور سے جانب غرب بطرف انار دروازہ وکوبھر دروازہ
آپڑے ہر چند رنجیت سنگہ راجہ بھرت پور نے بنجر مکے پیام دیے
عذر کیے کہ آپ مالک ہندوستان ہین آپ کو ایک زمیندار سے
لڑنا مناسب نہین طرح دینا شایان سرداری ہے مین معذور
ہون اقتضاے مروت سے امانخواہ کی اعانت مین مجبور ہون
مگر جرنیل لیکصاحب کوئی مانتے تھے امیر اسوقت مین بہیلسے
پر موہچے جاے مترصد فتح تھے کہ مہاراج کا خط باطلاع ماجرات
وکوائف حالات مشعر تاکید طلب پہنچا اگرچہ ابتری حال مہاراج سے
رنج ہوا پر آزردگی خاطر سے جواب صاف لکھدیا کہ مین اسوقت مین
نہین آسکتا سبب آزردگی پہلے کچھ بیان ہوا کہ مہاراج نے
انتظام مہام امیر غلامی خان پر موقوف سمجھکر محض بعضی نالایقون

کرکے اغوا سے اوسکو اپنے پاس بلالیا تھا اور امیر کی خرابی
احوال کا خیال کیا تھا انہین ایام مین کہ دو مہینے محاصرے کو گذرے
تھے امیر بیمار ہوگئے مرض کے اشتداد سے خوف کرکے تمام سامان
توشکخانہ وغیرہ فرش وغیرہ خیرات مین دیکر خداوند کریم سے مستدعی
ہوے حکیم کریم کے فضل سے صحت بھی پائی نصرت بھی بہپال
مفتوح ہوا غنیمت مین سامان بہت ہاتھ آیا پہلے فیض اللہ خان
بنگش رسالہ دار ملازم امیر وہان کی ضبطی پر اٹھارہ لاکھ روپیے
کے متعہد ہوے سکا چار پانچ لاکھ سے زائد کی سبیل نکرسکے اور مستدعی
ہوے پھر یوسف خان حوالدار سرونج نے قدر معلوم کا تعہد کیا امیر نے
چالیس پچاس لاکھ کی چٹھیان سپاہ کی اس جاداد پر کرکے
وہان سے کوچ کیا گنج باسودے پر آئے چونکہ اس امتداد محاصرہ
مین سپاہ کی تنخواہ بہت چڑھ گئی تھی بہرت پور جانیکا خرچ تک بھی
نتھا سپاہ کو تنخواہ وصول کرنے پر وہان چھوڑ چکے تھے اسلیے

مین سو سوارون سے دلپور سے کورجھامر کیطرف جو ساگر و جبلپور
کے درمیان وہان سے چالیس کوس پرتھے کوچ کیا مرض سے
صحت کلی نپائی تھی پالکی مین دو منزل کرکے وہان پہنچے اور
مشہور کیا کہ مین امیر خانکی طرف سے زر معاملہ لینے آیا ہون وہانکے
رئیس نے جمعیت قلیل دیکھکر کچھہ پروا نکی دوسرے روز جب تمام
سپاہ امیر آگئی راجہ نے ملازمت حاصل کی عذر کیے پچاس ہزار
معاملے مین دیے راجہ ساگر نے بھی تین لاکھہ روپیے معاملے کے
وہین داخل کیے مردنسنگہ راتجہ گڈہ منڈلا وغیرہ اوس ضلع کے
سب رئیسون نے معاملے دیے اب ان سب سردارون نے
متفق اللفظ و المعنے امیر سے کہا کہ ہمین ساتہہ لو درہ ریوان سے
نکلکر میرزاپور بنارس پر تاخت کرو جرنیل لیکصاحب نے کہ
حشمت امیر سے ڈرتے تھے نہ بلکہنڈ مین جرأتین دیکھہ
چکے تھے موٹی صاحب ناظم بندیلکہنڈ کیو سطے سے ہیا جم وباکم چھپا

اورنگ آباد مین واسلی صاحب سے جو اقرار ملک و مال درمیان
آیا تھا تیرہ لاکھ روپیہ کا ملک اوسپر مستزاد لوٹ تاخت و تاراج چھوڑنا
دو امیر عالی ہمت نے قبول نکیا جواب دیا کہ ہمارا عزم ہے تمام
ہندوستان پر حکمرانی کرین اتنا سا ملک و مال کیون لین مترجم
کے نزدیک کردار گزار کی یہ گفتار صاف گزاف ہے کہان عالی ہمتی
امیر کہان ہندوستان کی حکومت پر قناعت امیر کو یہ خیال بھی
نہ آتا تھا وہ جوانمرد تو تاخت تاراج مین تماشے دیکھتا جی بہلاتا تھا
مع القصہ اس عرصے مین مہاراج کے کئی نوشتے آئے جنمین بلجاجت
والحاح تقاضاے طلب تھا امیر نے ایسے وقت مین شریک نہونا
مروت سے دور سمجھا دیوری کو جہانمر سے لوٹکر گوروائی سہورائے
مین آئے وہان سے محمد شاہ خان کے کنبہ اور اپنے متعلقات
کو دس بارہ ہزار سوار پنڈارے قادر بخش رمضان خان وغیرہ
کے ساتھ ہمرکاب لیا ناگو پنڈت نواب شہامت خان ملازمان

مہاراج کو گنا اوس ضلع کی تحصیل میں تہے رخصت کیا ملہار گڑہ میں
پچہاڑ کی راہ سے کوچ کرتے سیپری کولارس مین پہنچی انباجی
انگلیسیہ سردار علاقہ سیندہیہ وہان مقیم تہا بڑے تپاک سے ملا
عرض پرداز ہوا کہ مہاراج دولت راو سیندہیہ و جسونت راو
ہلکر دونو سردار کم سن ہین دشمن و دوست کو نہین پہچانتے
میری شرم تمہارے ہاتہہ ہے امیر نے دلجوئی و تسلی کی باتین
کین پہر فرمایا کہ اگر میرے ہوا کسے اور کے واسطے سے سوال
جواب تصفیہ نکروگے ہین تمہارا شریک حال ہون انباجی کا دل
قوی ہوا شکر گزاری کے بعد بولا محمد شاہ خان کے کمپنو کو مع
توپخانہ و خدام محلسرا یہان چہوڑ دیتے ہین بہر طور گزارا کرتا رہونگا
ضرورت کے وقت اور دو چار ہزار سوار کے ساتہہ حاضر ہونگا
امیر نے اوسکی گفتگو پر راستی کے آثار پاکر قبول کیا محمد شاہ خان
کو مختار الدولہ خطاب دیکر مع متعلقان انباجی کے پاس چہوڑ دیا

خود جریدہ سواروں سے عبور گھاٹ کر گئے گوالیار پہنچے انگریزی
چار پلٹنیں جو وہاں خیمہ زن تھیں ڈر کر کوہنچ کیطرف کوچ
کر گئین امیر دو چار روز بتحصیل معاملہ وہاں مقیم رہے اس عرصے
مین جرنیل جون صاحب نے جمع کمپنی سے اتنا گر گڑھ دہ علاقہ گجرات
سے ضلع مالوہ مین آگئے تھے انباجی کو لکھا کہ سرکار کمپنی اور مہاراج
دولت راو سیندھیہ کی مصالحت جانتے ہو پھر تم کہ ایک امرا سے
سیندھیہ سے ہو بدخواہان کمپنی کو کیون پناہ دیتے ہو امیر کے
کمپو سے جدا ہو جاؤ ورنہ فوج انگریزی کو اپنے سر پر پہنچا جانو جرنیل
لیکصاحب کی بھی ایک چٹھی اسی مضمون کی آئی انباجی نے
ڈر کر مختار الدولہ کو جواب دیدیا مختار الدولہ اس معاملہ سے سخت
پریشان و مشوش ہوے راجہ درجن سال کھیچی نے جو انباجی
کے پاس تھا مختار الدولہ کو آسیمہ سر دیکھکر تسلی دی اپنے
ہمراہ لیکر سنت دھورہ متعلقہ مالوہ مین آگیا راج رانا ظالم سنگھ

راجہ کوٹہ نے جو مخالف نام نہایت عادل وہوشیار سردار تہا اپنے
امراسے مشورت کرکے چاہا کہ متعلقان امیر کو اپنے علاقہ مین محفوظ
رکھکر امیر کو ممنون کرے اسلیے محمد نور خان نامی افغان کو جو امرا سے
اسکے معتمد علیہ تھے بطلب متعلقان امیر روانہ کیا خان موصوف مختار الدولہ
سے ملے اور کہا کہ ہم اتنی وسعت نہین رکھتے کہ کنبو اپنے پاس رکھکر
مصارف دین ہان متعلقان امیر کے آرام سے رہنے کے لئے شیر گڈہ
خالی کر دیا ہے باطمینان رہین معتمدان امیر نے اس امر کو غنیمت
جانا متعلقان امیر کو شیر گدہ مین پہنچا دیا مختار الدولہ چند روز
اوس ضلع کی تحصیل مین مصروف رہے ازان بعد دولت راؤ
سیندہیہ کی ملازمت اختیار کرکے ایک اور کمپنو کی درستی مین
مشغول ہوگئے امیر گوالیار سے کوچ کرکے چنبل اترکے دمولیور
آئے یہان محمد خان آفریدی وغیرہ جرنیل لیکصاحب کے
فرستادی ملے جرنیل نے اس مرتبہ وا سلیصاحب کے مقرر

عوض صلح پر اٹھارہ لاکھہ کا ملک ٹہرایا امیر نے قبول فرمایا جواب
سابق پیش کیا فرستادون نے فرستندے کو پہنچا دیا جب
اس سوال و جواب کا حال راجہ رنجیت سنگہ کو معلوم ہوا اسنے مہاراج
سے کہا کہ اگر امیر انگریزون سے صلح کرین اور تمہین تنہا چھوڑ دین
تو بڑی مشکل ہو مہاراج نے جواب دیا کہ وہ مجھسے مواخات کر چکے
ہین کبھی خلاف برادری نکرینگے تم بہی میری طرح اونکی طرف سے
مطمئن رہو جب امیر کوچ کرتے بہرت پور سے بیس کوس پر آگئے
جرنیل لیک صاحب نے امیر کے بلجانے کے بعد فتح قلعہ کا عقدہ لاینحل
ہوجانا جانکر بے شکست فصیل یورش کی لیکن راجہ بہرت پور کی تنبیہ عجب
دہوشیاری سے منہزم ہوے بہت گورے اور تلنگے مجروح و معدوم
ہوے مہاراج نے غلامی خان کو لاکھہ روپیے کے ساتھہ امیر کے
استقبال کو بہیجا اور لکھا کہ اسوقت میری تقصیر و تزویر پر کچھہ خیال
نکیجیے اپنا وکیل اور جرمانہ لیجیے امیر نے روپیہ سپاہ کو تنخواہ مین دیکر

کوچ کیا فتحپور سیکری مین آئے مہاراج یہان پر پذیرا آئے
یعنی استقبال ۱۲
استعفا پیش لائے تجدید مواخات و مصافات کے بعد دونونے
بہرت پور کی طرف کوچ کیا اوسدن بہرت پور سے پانچ کوس ورے
ڈیرہ کر دیا دوسرے روز اپنے جیش مقدم کے مخیم پہ پہنچے مہاراج
اپنے فرودگاہ پر گئے امیر یہان رہے دوسرے روز قلعے کے آگے
میدان مین تین سو سوارون سے پرا جمایا علم فیروزی پرچم چمکایا
پہر نقیبون چوبدارونکو یہہ حکم دیکر کہ بقیۃ الجیش جب آئین یہین
ٹہرائے جائین خود بندرہ بیس سوار کے ساتہہ مہاراج کی ملاقات
کو اونکی فرودگاہ پر کہ وہان سے دو کوس تہی گئے دونو سردارون نے
خوشی سے ملاقات کی کہانا کہایا اختلاط و اتفاق کی باتین کہین
اسمین فرودگاہ امیر کی جانب سے دور غبار نمایان ہوا دونو متردد
دیکہہ ہی رہے تھے کہ ہرکارے آئے انگریزی بارہ رجمنٹ اور
اور چار پلٹنو کی امیر کے ڈیرے کی طرف آنیکی خبر لائے امیر جلد

سوار ہوے فرودگاہ پر آ گئے اوسی ہی فوج سے حریف پر حملہ
کیا پر فوج انگریزی کی قلعہ بندی قواعد سے گولہ اندازی نے
ناکامیاب لوٹا یا امیر کو غیرت سے غیظ آیا ہمراہیون سے کہا
جلد متلاشی و منتشر ہو جاؤ پس پیش چپ و راس اعدا پر حملہ
کرو جوانمردون نے متفرق حملے کیے اعدا سے لگنے سخت چپقلش
ہوئی انگریزی فوج وبی اسی حال مین مہاراج بھی آ گئے امیر خوش
ہوے مہاراج سے کہلا بھیجا کہ تم اعدا پر اونکی پشت پہ پہنچکر زور دو
اپنی طرف متوجہ کرو پھر دیکھو کیا ہوتا ہے لیکن مہاراج نے کوتہ
اندیشی سے سمجھا کہ فتح جنگ امیر ہی کے نام پر ہوگی میری محنت
مفت بے سود ہے یہ رکے رہے امیر زیادہ مشغول ہوے اسی حال مین
انگریزی فوج کو معلوم ہوا کہ جنرل لیک صاحب کی یورش آج
بھی ضائع ہوئی اہل قلعہ نے فصیل سے بان و تفنگ مارکر ہٹا دیا
یہ بھی گھبرا کر امیر کے مقابلے سے ہٹے بعض سوار و ہمراہیان

امیر متعاقب گیے جب دونو فوجین باہم ملگئین متعاقبین لوٹکر
اسپے آملے اس واقعے سے دو دن بعد راجہ بھرت پور نے
امیر کو بلا کر بتعظیم و اعزاز ملاقات کی گذشتہ واقعات مین ثبات
و شجاعت پر تحسین و آفرین کرکے اس معرکے مین ہمت و جرأت
چاہی امیر نے کہا فتح و نصرت قادر قوی کے قبضۂ قدرت مین ہے
اور توفیق شجاعت و ثبات بھی اسیکی طرف سے ہے مین بقدر اختیار
اس جنگ مین سعی و ہمت کرونگا آپ مطمئن رہین لیکن مجھے اپنی
سپاہ کی تنخواہ دینے کو دس لاکھ روپے کی ضرورت ہے
راجہ نے کہا ہم دیتے ہین یہ کہکر روپے کی سبیل کردی بعد
و سپاہ فارغ البال ہو گیے کئی دن کے بعد راجہ نے امیر سے
کہا متہرا کیطرف سے انگریزی فوج کی رسد آتی ہے یہان سے
پانچ چار کوس پر ہے جوہر شجاعت دکھاؤ رسد فوج تک
پہنچنے نہ دو امیر جمعیت موجودہ سے سوار ہوے جمشید خان

محمد سعید خان سرور خان وغیرہ دلاور رفقا فرودگاہ سے نیلیے رسد
والون پر قضاے مبرم کی مانند جا پڑے تہوڑی دیر مین پلٹنون کو
درہم برہم کرکے توپین اور سامان رسد لیکر لوٹنا چاہتے تہے کہ توپ
کی آواز آئی پوچہنے سے معلوم ہوا ہمراہیان رسد فوج انگریزی سے
کوس بہر ایک گانو مین پناہ گزین ہین بابو سینڈ ہیم نے اونکا
محاصرہ کرلیا توپین مارتا ہے امیر نے کہا سینڈ ہیم نے بڑی حماقت
کی انگریزی فوج توپون کی آواز سنکر رسد والون کی مدد کو آجائیگی
واقعہ دگرگون ہو جائیگا یہ گفتگو تمام نہوئی تہی کہ انگریزی فوج
آگئی امیر نے کہا بابو سینڈ ہیم سے کہو اپنی حماقت کا نتیجہ لے
ہمراہیان رسد کمک پاکر بابو سینڈ ہیم پر ٹوٹ پڑے بارین مارین
فوج سینڈ ہیم منہزم ہوئی اپنی اور امیر کی لی ہوئی توپین چہوڑ
گئے ہمراہیان امیر بہی انکو بہاگتا دیکہکر بہاگے امیر و چند جانباز
میدان مین رہگئے اور اسیطرح سرگرم جنگ رہے

یہ حال دیکھکر کہا بیسود جان دینا عقل سے دور ہے تنہا ایک لشکر سے
برآنا دشوار ہے امیر یہ سنکر لشکر کے پیچھے ہوئے چاہا کہ فراریون کو روک
لین روک نسکی ناچار پیل نشان کی طرف آئے اور اون دو سو سوارونکو
جو نشان لیے کھڑے تھے ساتھ لیکر دوبارہ اعدا پر حملہ آور ہوئے
پہر تو یہان تک لڑے کہ اونکو ہٹا کر اونکی فرودگاہ پر پہنچا دیا راجہ
رنجیت سنگہ فصیل پر سے یہہ تماشا دیکہہ رہا تہا اوسنے امیر کو بلایا
کمال تعظیم سے پیش آیا کہا مینے آپکو جتنا سنا تہا اوس سے زائد پایا
لڑائی کے بگڑ جانے کا افسوس نہ یہہ باعث ہے تم کچہہ خیال نکرو یقین
ہے پہر کسیوقت اسکا عوض کرلوگے دو چار روز کے بعد پہر مہاراج
اور راجہ نے امیر کو بلایا مہترا سے دوبارہ حریف کی دوسری
بڑی رسد آنیکا حال سنایا اور کہا اس مہم کا انجام فتح و شکست
کا آغاز ہے اگر یہہ رسد انگریزی فوج مین آگئی انکو بڑی مدد ملیگی
ایک عرصے تک باستقلال و اطمینان لڑنے کی قوت ہوجائیگی

مدین فتح و ظفر تمہارے نام ہے امیر نے اس مہم کے سر کرنیکا
ذمہ کیا مقام سے کوچ کرکے بہرتپور سے تین کوس انگریزی لشکر
سے دو کوس متہرا کی راہ مین خیمہ زن ہوے جو کہ انگریزی
لشکر بہت قریب تہا اسلیے امیر ہر وقت مستعد و ہوشیار رہتے
آدہ آدہ کوس پر سوارون کی چوکیان چارون طرف کردین
انگریزی پلٹنون سے جنگ قراولی کرتے اس اثنا مین ہرکارے
نے خبر دی کہ متہرا سے جو رسد آنے والی تہی چار پلٹنون
اور چار ہزار سوار کے ساتہہ آتی ہے امیر نے یہہ سنکر اپنیکو
حکم دیا کہ متہرا کی طرف بڑہو خود مہاراج کے پاس آئے مہاراج
سے کہا مقتضاے عقل یہہ ہے کہ جرنیل لیکصاحب طرف رسد
میرا قصد سنینگے سخت لشکر سے کمک کو پہونچنگے مقامون پر کچہہ لشکر
براے نام رہجائیگا اسوقت تم یہان رہے ہو ڈولنے سنبہلو ہمت
و شجاعت مین صرفہ نکرو اور اگر اسکام کو دشوار جانو یہان

مجھے رہنے دو تم رسد پر جاؤ مہاراج نے کہا نہین رسد پر تم ہی
جاؤ مین یہان ہون جو کچھہ مجھسے ہوسکیگا مین کرونگا القصہ
امیر بتاخیر اودہر روانہ ہوے اپنے سوارون سے ملکر تھوڑی
دیر مین رسد والون پر پہنچے اسکے پہنچتے ہی پلٹنون نے
قلعہ باندہا قواعد سے آمادہ جنگ ہوے جنگ قراولی شروع
ہوئی کچھہ دیر ہوئی تھی کہ جرنیل لیکصاحب چار پلٹنین بارہ جمپٹ
دو ہزار سوار ہندوستانی اسپی توپخانہ لیکر رسد والون کی کمک
پر آگئے امیران سب لڑنے کی فکر مین تھے کہ مہاراج بھی ایک
طرف سے آگیے اسلیئے اونکی تحقیق کرکے تاسف سے کہا
اگر میری صلاح و بد کے مطابق کیا جاتا مدعا حاصل تھا مہاراج
کچھہ عذر کرکے چپ ہوگیے اسلیئے وہان سے قریب ایک جگہہ
خیمہ کیا اسلیے کہ دن آخر ہوچکا تھا صبح کو اپنی فوج کے تین
غول کرکے خود مع سواران خاص و پنڈارہ و دکھنیان

میمنہ مین کھڑے ہوئے میسرہ مین مہاراج کو کھڑا کیا جینا بہاؤ
کو جو مہاراج کے سرداروں سے تہا مع بعض سواران و دو کہنیان
مقدمۃ الجیش پر کہا تا شام مجادلہ رہا انتہاے جنگ مین بہاؤ مذکور
گولون کے سامہنے نہ ٹہر سکا لوٹا مہاراج ہلکر بہی قابو نپا کر پہرے
امیر بجنگ قزاولی لڑتے رہے حریف کو سبقت سے مانع ہوے
جب شب ہو گئی دونو لشکر قریب مقابل ہم ٹہرے امیر نے
مع مہاراج رات بہر حریف کا محاصرہ کیا سحر جرنیل نے پلٹنون کا
قلعہ باندہ کر رسد کو درمیان لیا اور کوچ کیا امیر نے چاہا کہ حلو ریز
حریف پر حملہ کریں لیکن مہاراج نے بمبالغہ منع کیا کہا حریف
اسوقت نہایت مستعد و ہوشیار ہے یورش کچہہ کام دیگی
میری فوج کو جو حریف نے جنگ فرخ آباد مین شکست دی
ہے اور اسلیے میرا رعب انگریزون کو نہین رہا مبادا اسیطرح
اسوقت نا شکست ہوا اور تمہاری حمایت بہی جاتی رہے

تبدیل کہ ہندہ مین نتیجین پاکر تمنے جو شوکت پائی ہے وہ ضائع ہو ممکن
ابھی بہت کام کرنا ہے امیر نے طرح دی مقام پر آئے دو تین
دن کے بعد راجۂ بھرت پور نے امیر و مہاراج کو بلا کر مشورت کی
کہا کہ دونو سرداروں کا ایک جگہہ رہنا مناسب نہین صلاح دید
وقت یہ ہے کہ ایک یہان مقابل رہے دوسرا ملک حریف مین
تاخت و تاراج کرے ہلکر نے بعذر واماندگی اپنے لشکر کو بچایا
لکھا ہم مین اب طاقت نہین امیر کا دل بڑہا کر انہین اس مہم پر
نصب کیا یہ واقعہ سنہ ۱۲۲۱ ہجری کا ہے ☆☆☆

امیر کا جانب وطن یالوفہ یعنی سنبھل جانا
جرنیل اسکاٹ صاحب سے مقابلہ ہونا طرح دینا
اکثر اہل لشکر کا تاراج مین نعمات بیکران پاکر
جدا ہو جانا امیر کا بھرت پور کو واپس آنا

اُمیر کو جب راجہ بھرت پور و مہاراج کی صوابدید دریافت ہوئی

جریدہ سواروں سے بعزیمت کٹھیر کوچ کیا مہابن گھاٹ سے معاملہ

لیتے گذرے گوکل پر آئے اوس سے لوٹا پھر براہ جوار کموتہ پر گئے

چار پلٹنیں انگریزی وہان کے قلعے کو گھیرے دوندی خان

وہان کے زمیندار کو محصور کیے پڑی تھین آمد امیر باستدعاے

دوندے خان اپنے تدارک کو سمجھکر ہولناک قلعہ علیگڈھ

کو لوٹ گئین امیر کموتے سے کوچ کرکے براہ بسئے نگر و سرسی پور

و جلال پور مکانات واقعہ ساحل گنگ بوٹ گھاٹ پر پہنچے ورے

ڈیرہ کیا اوسدن تلاش راہ پایاب مین نشتر کوس پھرے

مقصد نپایا ناچار وہان سے چلکر براہ پچھپٹ گڑھ پایاب

تلاش کرنے قمرالدین نگر پر آئے اُسدن بھی تیس کوس پھرے

پرکشتی سے ساحل مراد تک نہ پہنچی مایوس ہوکر لوٹے اور

ارادہ کیا کہ سرفراز نگر دھر دورا گھاٹ سے جو بہت دور تھا

عبور دریا کرین اسمین ایک خضر صفت بوڑہے نے وہین پایاب
کا پتا دیا بہیر مرد نشان بتاکر غائب ہوگیا امیر نے عبور کا ارادہ کیا
اگرچہ پایاب کے آثار نیارے تھے مگر باعتصام حبل المتین توکل دریامین
گہوڑے ڈالدیے بلند اقبالی سے دریا پایاب ہوگیا گہوڑون کے تنگ
تنگ تر ہوے لشکر کی بکریان تک نکل گئین پرے جاکر موضع دہتورہ
پر خیمہ کیا دوسرے دن امروہہ مخیم لشکر ہوا وہان سے آگے کوچ
کرکے چار گہڑی دن چڑہے مرادآباد پہنچکر انگریزی فوج سے
جو وہان تہی مقابلہ و مجادلہ کیا فوج انگریزی بیشتر ماری گئی بقیۃ
السیف بہاگ گئے امیر نے تمام اسیران جیلخانہ چہوڑ دیے سبکو
خرچ دیکر رخصت کیا اور باین لحاظ کہ تاخت تاراج سے اس ملک کے
باشندے گہبرا جاینگے کچہہ کاربراری نہوگی مرادآباد کو نہ لوٹا
رام گنگا اوتر کر رامپور کیطرف کسی گانو خیمہ کیا وہان کسی خیرخواہ
مخبر نے خبر دی کہ یہان رتن چند دیوان لکہنؤ کا خزانہ لیے

آپ بیچے امیر نے احمد خان ہمشیرہ زادہ و فیض اللہ خان بنگش
و عبد اللہ خان قدیمی کو دفینہ نکالنے کو بھیجا ان سرداروں نے
محل شاہزادہ مجبر کو کھدوایا پہلے قمقمہ نقلیہ کمخاب دوشالے کی اقسام
سے نکلے پھر روپیے ملے احمد خان نے کہ ایک عالی ہمت سردار تھا
نقد و جنس ہمراہیوں کو خواہش سے زائد دیے بقیۃ البدل پچیس
ہزار روپیے امیر کے پاس لے آئے ہر چند مخبر نے کہا کہ روپیوں کے
نیچے اشرفیاں ہیں مگر فیض اللہ خان بنگش وغیرہ نے شام ہو جانے
سے کچھ خیال نکیا کہا نہیں اب یہاں کچھ نہیں دوسرے دن امیر
نے گڑھ انگریزان پر بھیجین کئی کمپنیاں تلنگوں کی تھین یورش
کی عمق خندق سے یورش نے کچھ فائدہ نہ پایا تب مورچے جمائے
آدھی رات گئے امیر کے ہرکارے جنرل اسکاٹ صاحب کے ہرکاروں کو
جو چٹھیاں لیجاتے تھے پکڑ لائے اون چٹھیوں سے دریافت
ہوا کہ جنرل موصوف با فوج جرار اسی دن دوپہر تک

آنے والا ہے امیر نے وہان رہنا مناسب نجانا کوچ کرکے بارہ ٹانڈا
کاشی پور پہنچے ڈیرہ کیا صبحکو جنیل اسکاٹ صاحب منکلف صاحب
سکندر صاحب مالی صاحب باچند پلٹن وسواران ہندوستانی
مرادآباد آئے امیر کو نپایا امیر وہان سے کوچ کرکے مکانات زیر کوہستان
متعلقہ کمایون مین ہوتے ہوئے باج پور آئے اوس بستی کو لوٹا
اور ایک ہفتہ وہان قیام کیا پنڈارے ہمراہی امیر پیلی بہیت کیطرف
گئے اس ضلع کی تاراج مین مصروف ہوئے اسکاٹ صاحب مرادآباد
سے کوچ کرکے رامپور آئے نواب نصر اللہ خان رئیس رامپور سے
حال لشکر امیر دریافت کیا کہ باج پور تک پہنچا امیر کاشی پور بسیر کوٹ
کو غارت کرتے دہام پور نگینے پر آئے اوسدن کوچ شب سے اہل
لشکر متفرق ہو گئے تھے امیر تین چار ہزار سوارون سے نجیب آباد
مین آئے وہان سے بہت سامان کرانہ وغیرہ لوٹ کر
کیرت پور پہنچے وہان اہل لشکر مجتمع ہو گئے امیر نے وہانکے

مسلمانون کو جو کوٹ مین محصور تھے اہل فوج سے امان دلوائی
مرادآباد کی راہ لی اسی حال مین جرنیل لیک صاحب بافوج جرار آہی
پہنچے اور جنگ قراولی شروع ہوگئی امیر نے یون ہی شب
تک دشمن کو عاجز کیا آدہی رات گئے مقابلہ غیر مفید سمجھکر طرح
دی لوٹکر براہ شیرکوٹ افضل گڈہ پر آئے اہل فوج کے جمع ہوجانے
کو کہ کوچ شب سے متفرق ہوگئے تھے وہان ایک مقام کیا
ہنوز سپاہ سے جمع نہوے تھے خاص سوارون اور پنڈارون
مین خانہ جنگی ہوگئی تہی پنڈارے لشکر سے دو کوس علیحدہ
ٹہرے ہوے تھے اسی حال مین جرنیل اسکاٹ صاحب
کئی پلٹنین اسپی توپخانے لیکر آپہنچے امیر اتنی ہی جمعیت سے
قصد مقابلہ کیا صف میمنہ کو سرداران جان نثار جمشید خان
محمد سعید خان رحمت خان سے سجایا میسرہ مین باقی محمد خان
شہامت خان کو افریدیون کی ساتہہ جمایا خود بدولت واقبال

تین سواکے سوارون سے مقدمۃ الجیش ہوے میمنہ سے سرداران
دلاور جمشید خان محمد سعید خان نے حریف پر حملہ کیا بعض لشکر حریف
نے میسرہ پر زور دیا آفریدے نہ ٹھہر سکے ہٹے امیر اکون کو وہین
ٹھہر اکے آفریدیون کے روکنے کو لوٹے امیر ہنوز آفریدیون تک
نہ پہنچے تھے اکون کو غایت تہور سے تاب تاخیر نہ رہی جمشید خان
محمد سعید خان دلاورون کو حملہ آور دیکھکر انہون نے بھی حملہ
کیا توپ کے چہرے کی ایک باڑ ایسی پڑی کہ سب کام آے حملہ
آور سرداران دلاور نے تلوارونکو خون اعدا سے خوب سیراب
کیا آخر دو تین آدمیون سے کشود کار دشوار جانکر یہ بھی یکسو
ہوگئے پنڈارے جو پشت فوج حریف پر تھے قابو پاکر غنیمت
غیلان لشکر انگریز پر راضی ہوکر رزمگاہ سے ہٹ گئے امیر لوٹکر
اوس مقام پر آئے جہان اکون کو ٹھہرا گئے تھے اس جگہہ کشتون
کے پشتے دیکھکر سمجھے کہ میری فہمائش نے اکون کو نزدیکا

قضا نے جو چاہا کیا ترجیح کر کے فیل نشان کیطرف جو قریب
ایک جہاڑی مین تہا چلے وہان سے مع فیل نشان اُون
چالیس پچاس سوارون سے جو وہان کہڑے تھے میدان
مین آے حریف فیل نشان اور انبوہ سواران دیکہکر بشبق دمی سے
رُکے امیر نے چار گہڑی وہان توقف کر کے رٹہیر کیطرف کوچ کیا
وہان سے استپور پہنچکر اوس مکان کو تاراج کیا آدہی رات
گئے وہان سے کوچ کر کے ٹہاکر دوارے کاشی پور ٹانڈے ہوتے
ہوے پہر مرادآباد آے اور شب باش ہوے اوسدن کوہستان
مین پہرنے سے ستر کوس کی منزل ہوئی دوسرے دن
فیروزپور پرگنہ سنبہل سے تین کوس ہے فوج کے ڈیرے کرواکر
چار گہڑی دن رہے ترینہ سراے سنبہل وطن قدیم مین تین
سو سوار دن سے داخل ہوے رئیسون اور بزرگون سے
ملے ہر ایک کو لایق شان خلعت و انعام دیے خود شتکو وہان

رہے فوج کو حکم دیا کہ نصف شب سے چندوسی کی جانب
کوچ کریں خود نماز صبح کے بعد سوار ہو کر چندوسی مین فوج سے
ملے زد معاملہ کے اتصال مین دو تین مقام کئے وہان سے
بریلی کے مفتی کو جلسہ معرفت سابقہ تھی لکھا کہ منتظر رہو ہم بریلی آتے
ہین جرنیل اسکاٹ صاحب اس حال سے مطلع ہوئے مراد آباد سے
کوچ کر کے بریلی اور چندوسی کے درمیان آ گئے اسی حال مین
جاسوس نے خبر دی کہ سکندر صاحب دو ہزار سوارون سے
سنبھل مین آئے ہین امیر نے عزم بریلی کر کے علی پور جو سنبھل
سے تین کوس ہے آ گئے سکندر صاحب نے گھبرا کر کاروان سرائے
اورتھی خان کے باغ مین جسکی محیط دیوار ہے پناہ لی امیر نے چاہا
کہ سکندر صاحب پر یورش کرین اور اقبال سکندری کو حشمت دار کرین
مگر صاحب مذکور کے بد مضمون پیام دینے سے کہ میرے مارنے
سے آپکی فتح نہو گی آپکے بھائی پٹھان جو میرے ساتھ ہیں مارے

جاتینگے اور مولوی علاؤ الدین صاحب کے منع کرنے سے بھی کہ امیر کے
قدیم آشنا تھے یورش سے باز رہے وہان سے کوچ کرکے امروہے سے
دوکوس پر ڈیرہ کیا بیندا رے ہمراہی امیر جو تاخت وتاراج
کی ممانعت سے آزردہ ہوکر بطرف دوآبہ چلے گئے تھے مالی سین
صاحب کے تعاقب سے عاجز ہوکر اسی مقام مین آملے مالی سین بھی
دوہزار سوارون سے متعاقب آئے امیر آمادہ جنگ ہوے
صاحب مذکور تاب مقاومت نیاکر براھیم پور کے احاطے مین محصور ہوا
امیر بھیر اور سوارون کو ایکطرف کرکے پانسو پیادون سے
آمادہ یورش ہوے اس حال مین کچھ پینڈارے سنبھل کی طرف سے
آے انسے ایک اور فرنگی کے آجانے کا حال اہل لشکر نے
سنا سراسیمہ آمادہ گریز ہوے امیر نے بھی ناچار وہان سے
کوچ کیا چاندپور تک پہنچکر مقیم ہوے صبح کو کہ روز عید تھا وہان
عید کی نماز پڑھی اسمٹ صاحب جو تعاقب امیر پر مامور ہوا تھا

امروہے مین آیا دو چار سو آدمی نگاہ لشکر امیر کے وہان گھستے
تھے عرصۂ غارت ہوئے مالی مین بھی اکثر نقصان اسمٹ ہوا امیر نے
تباہی مردم نگاہ سنکر غضبناک ہوکر فرمایا کہ اب ہمین انکا تدارک ضرور ہے
اہل فوج سے کہا تم مقابل مقاتل رہو ما بدولت دو چار کوس گشت کرکے
اعدا کی پشت پر گرتے ہین اہل فوج نے بجا آوری فرمان پر عہد و پیمان
کیے رات ہی کو کوچ ہوا امیر پالکی مین سوتے امروہے سے
تین کوس پر پہنچے تھے وہان آنکھ کھلی دیکھا کہ اہل فوج سے
باقی محمد خان شہامت خان وغیرہ سو سوار ہی رہگئے امیر سمجھے
کہ انگریزون کے خوف سے چلدیے یا تاخت تاراج مین بہت
نقد و جنس پاکر گھرون مین جا بیٹھے اسی فکر مین تھے کہ فوج
انگریزی امروہے سے نکلکر مقابل آئی اگرچہ فوج انگریزی
امیر کی صولت سے ڈرے ہوئے تھے اور لشکر امیر کا متفرق
ہوا جانتے تھے پر امیر نے جمعیت قلیلہ سے افواج کثیرہ

کا مقابلہ مناسب نہ جانا طرح دی انہی ایام گھاٹ گنگا اترکر
گڈھ پہنچکر ڈیرا کیا اُسدن بہی ستر کوس کی منزل ہوئی وہانسے
کوچ کرکے براہ ہاپوڑ غارت کنان کوتہ پراے مقام کیا دوندے خان
زمیندار ضلع شرف باب ملاقات ہوے یہان ہمراہیون کی حاضری
لی ہزار سوار تھے اُسنے چاہا کہ انگریزون سے جنگ صریح کرتے
ہین رفیقون سے مشورہ کیا فیض اللہ خان بنگش کے ایما سے
عمر خان آفریدی جمشید خان منور خان عبداللہ خان قدیمی
سب سردارون نے کہا کہ ہم چند رفیق آپکے ہمراہ ہین اگر
ہمین ہلاک کرنا ہے منظور ہے کیجیے اور کوئی مفاد اسمین
جنگ مین نہین ورنہ بہرت پور کی راہ لیجیے اُسنے کہا فتح و
شکست قلت و کثرت پر موقوف نہین اورنا کہ اس قلیل
جماعت سے کیا ہوگا یہ مین جنگ فرہی مین ماہر ہون اتنے
ہی آدمیون سے اعدا کا قافیہ تنگ کردونگا تمام ملک مین کہین

آرام بندونگا تمہاری خوشی نہین لیکن مین بھرت پور جاکر
کیا لونگا تمہین تنخواہ کہان سے دونگا تقاضے کروگے خرچ
مانگو گے فیض اللہ خان نے کہا جبتک بھرت پور رہیگا کوئی آپ سے
تنخواہ یا خرچ نہ مانگیگا مین اقرارنامہ لکھکر سب سے مہرین کروا دیتا ہون
امیر راضی ہوئے اقرارنامہ لکھوالیا کوچ کیا جو آئے وہان سے
مہابن کے قریب کوس بھر پر پہان ہرکارے نے خبر دی کہ
آپکے آنیکا حال سنکر انگریزون نے دو رجمنٹ واسطے ضابطے
یا بابے کے بھیجی ہین امیر مسافت دراز طے کر چکے تھے گھبرائے
اور یا باب کی تلاش مین گئو گھاٹ کیطرف جمنا کے کنارے
کنارے چلے اسدن بھی ساٹھ کوس کی منزل ہوئی معبر
مذکور سے ایک کوس پر پہنچے تھے کہ غبار لشکر دور سے معلوم ہوا
ہرکارے نے امیر کے کان مین کہا کہ انگریزی رسد اکبرآباد سے
بھرتپور جاتی ہے چار پلٹن دو ہزار سوار ہمراہ ہین امیر نے

حکمت عملی سے یہ امر مخفی رکھا ہمراہیون سے کہا جاتے ہو یہ عیار
کھیلتے ہے سب نے کہا ہم نہین جلتے امیر نے کہا متہرا کے باشندے
خوف غارت سے بہاگے جاتے ہین بہت نقد و جنس انکے پاس ہے
اگر ہمت کرو اور انکو لوٹ لو اموال کثیرہ پاؤ سب نے بخوشی قبول کیا
تہوڑی دور گئے تہے کہ جمعیت راجہ ہاترس سے جو اسطرف دریا
کے پایاب کے ضابطے پر تقسیم تہی ایک پلٹن پانسو سوار سے مقابلہ
ہوا انہون نے لشکر کو لشکر امیر پہچانا مگر فرار قرار پر اختیار کیا سوار
بہاگے پیادے اور جو لوگ کہانا پکانے یا اور کام مین مشغول
تہے کشتہ و خستہ رہگئے امیر بعجلت تمام دریا اوترے پرے پہنچے
ہی دیکہا کہ فوج انگریزی مستعد اور مسلح ہمراہ رسد کے ہاتہیان
گہبرا کے امیر نے تسلی دی سمجہایا کہ اب بہاگنے مین بہی جانبر
ہونا محال ہے مین انسے جنگ قراولی کرتا ہون تم نشیب مین ہو کر
فتحپور چلے جاو آخر یون ہی ہوا امیر بہی طرح دیگر فتحپور مین لشکر سے

آملے وہان دو چار مقام کیے مہاراج نے امیر کا فتحپور مین آجانا
سنا ملاقات کو آئے ایک رات وہان رہکر مع امیر بہرت پور
آگئے اس عرصے مین مہاراج اور جرنیل لیکصاحب سے کئی بار جنگ
قراولی ہوئی تھی اسی حالمین جرنیل جونصاحب معہ کینوُے
انا گڑگڑ مالوے سے لیکصاحب کی کمک کو آئے شہر نیاہ جام
دیکہکر لیکصاحب سے کہا تمنے اتنا زمانہ اس خفیف مہم پر ضایع کیا
آخر سبکی راے جرنیلی یورش پر متفق ہوئی اور یہہ قرار پایا
کہ کینوُے جرنیل لیکصاحب جانب مغرب آنار دروازے ڈیرا
کرین اور اُسی طرفسے یورش کرین جب اہل قلعہ اُدہر متوجہ
ہون جرنیل جونصاحب خفیہ جہاڑی سے گزرکر جانب مشرق
کدم کہنڈیکی طرفسے حملہ آور ہون قلعہ فتح کرلین رنجیت سنگہ
راجہ بہرت پور اس قرارداد سے آگاہ ہوے ہر جانب کا بندو
بست کرلیا جسوقت افواج انگریزی نے حسب قرارداد مذکورہ

حملے کیے بالا قلعے سے زنجیری گولے پڑنے لگے کیونکہ
مہاراج کے توپخانے والون نے جو زیر شہر پناہ تھے چھرا مارا
ایک بڑا ٹکڑا انگریزی فوج کا ضائع ہوا جرنیل لیک صاحب کے
ہمراہی خندق سے گزر گئے تھے کچھ فصیل کے نیچے کچھ خندق مین
کسیقدر خندق سے ورے گرے کسی قدر جو نیچے بھاگے
جون صاحب کے ساتھی خندق تک بھی نہ پہنچے تھے اکثر ان مین
بین کھیت رہے بعضے اسی جھاڑی کی راہ سے فراری ہوے
مہاراج اسوقت بجمعیت جریدہ متصل پھول باڑی قریب گڑھی کے
راجہ بھرت پور کے پاس تھے افواج انگریزی کو شہر مین
متعاقب آئے بہت سپاہیون کو کشتہ و زخمی کر کے
گئے اسی حالمین مہاراج کے گنبد والون نے انگریزی توپخانے
پر یورش کر کے کئی توپین انگریزی لے لین مگر مغرور ہو کر
غافل ہوگئے کار و بار خورش مین مصروف ہوے انگریزی

تو بچانے والے موقع پاکر آگرے اپنی توپین اور کئی توپین
کینچوسے مہاراج کی لیگئے کئی دن کے بعد انگریزونکو معلوم ہوا
کہ ہلکراؤ راجہ بھرت پور نے دولت راؤ سیندہیہ سے
موافقت کرلی ہے گھبرائے اور مشورت کو جمع ہوئے آخر یہ
قرار پایا کہ راجہ بھرت پور سے صلح کرلینا اور اسکے تدارک کو
اپنے ملک کی طرف لوٹنا بہتر ہے راجہ بھرت پور نے بھی اس
خیال سے کہ مہاراج و ہلکر کے مصارف دینے مین بہت زیرباری
ہوئی سیندہیہ کے بلانے مین زیادہ تر تنگ حالی ہوگی کچھہ
جرمانہ انگریزونکو دیکے قلعہ ڈیک چھڑالیا اور صلح کرلی مہاراج
و امیر کی اجازت نہ کرنے پر عہدنامہ لکھدیا جرنیل لیکصاحب
معہ افواج بھرت پور سے تین کوس پر متہرا کیطرف جا پڑے
اب امیر گھبرے سے لوٹے اور اس ماجرے سے آگاہ ہوئے
جرنیل لیکصاحب نے قابو پاکر لشکر مہاراج پر شبخون کیا

مگر امیر موقع پر پہنچگیے حریف کو ناکام لوٹا دیا راجہ بہرت پور نے
یہ راز مہاراج پر ظاہر نکیا تہا دونون نے ایک روز صلاح کرکے
امیر کو دولت راؤ کے لے آنے پر متعین کیا سبلگڈہ پہنچا ہوگی
اسکے بعد سرجی راو گہاٹیہ سیندہیہ کا سسر قریب بہرت پور
آیا رنجیت سنگہ نے راز کا مخفی رہنا محال سمجہکر مہاراج ہولکر سے
برملا کہدیا کہ مین صاحبان انگریز سے صلح کرچکا ہون اب تمہارا
یہان رہنا بیفائدہ ہے مین تمہارے مصارف نہین دے سکتا
مہاراج یہ سنکر بدحواس ہوگئے آخر سنبہل کر وہان سے
نکلنے اور سبلگڈہ پہنچنے کے فکر مین مشغول ہوے جرنیل
لیک صاحب نے مطلع ہوکر اپنی فوج کو سد راہ کیا اتفاقاً فوج
جرنیل اور سرجی راؤ گہاٹیہ کے ہمراہی پنڈارون مین مجادلہ
ہوا پنڈارے منہزم ہوے ظفر یافتہ تعاقب مین راہ سے
ایک منزل ہٹ گئے مہاراج کو موقع ملا بہ جمعیت جریدہ نکلے

سبیل گڈھ پہنچے مہاراج کے ہمراہی بہی بعد کو آقا سے جا ملے
مگر بخشی بہوانی سنگہہ مرتضی خان بنگش بہادر خان وغیرہ
سرداران ہولکر رفاقت چہوڑکر جرنیل لیکصاحب کے ساتہہ ہوے
امیر سبیلگڈہ مین سیندہیہ سے مل چکے تہے مہاراج سے ملے یہ واقعہ بہی سنہ ۱۲۲۱ کا ہے
مہاراج و امیر کا باہم کنگاش کرکے افواج انگلیہ کو
تنگ کرنا مصارف کے لیے روپیہ لینا انگلیہ کے ایما سے
دولت راؤ کا انگریزون سے ملجانا امیر و مہاراج کی موافقت چہوڑنا
ایکدن امیر و مہاراج نے سبیل گڈہ مین مشورت کی چاہا کہ کوئی
سبیل حصول زر کی نکالین سپاہ کو مطمئن کرکے انگریزون سے
پہر مقابلہ کرین آخر یہ ٹہری کہ سیندہیہ سے کہین شاید وہ کوئی
تدبیر معقول کر دیوین غرض اوسنے کہا یہ بہی ظاہر کیا کہ ہمارے
پاس بیش بہا جواہر بہت ہین لیکن اندنون یہان

خریدار نہین سیٹھ ہیہ نے کہا اگر جواہر کسی کام آئین آپ
جتنے چاہین میرے ہانسے لیجائین امبو نے کہا ان باتون سے
کام نہین نکلتا کوئی حیلہ ہو اوسے بتاؤ ہمین پریشانی سے
بچاؤ سے جواب دیا کہ ابا جی انگلیہ کے پاس لاکھون روپیے
ہین اگرچہ ہمارا نوکر ہے مگر ہمین نہ دیگا تم اپنے طور پر اوس سے
جو چاہو لو خود بھی صرف کرو ہمین بھی دو مہاراج نے کہا
اُس سے امیر ہی لینگے سیٹھ ہیہ نے اجازت دی امیر اُٹھے
انگلیہ کے پاس پہنچے اُس سے کہا تم سیٹھ ہیہ کے ملازم ہو
سردار ہو ہم بھی سیٹھ ہیہ کے خیر خواہ ہین اوسے زر کی
تنگی ہے تمہین امداد ضرور ہے اس حال مین روپیہ نہ دینا مروت سے
دور ہے انگلیہ نے صاف انکار کیا امیر نے بہت سمجھایا مفید
نہوا تا چار یہہ کہا کہ جواہر گرو لیکر روپیہ دلوا دو نہ مانا امیر لوٹ
آئے مہاراج کو ماجرا سنایا مہاراج نے بالا راؤ انگلیہ کے

بہائی کو بلا کر سمجہایا کہا اپنے بہائی کو سمجہاؤ کچھہ روپیہ دے
امیر لاکھہ روپیہ مانگتے ہین بڑی بات نہین اسکے کہنے سے ہی
انگلیہ نے ایمان کہو بیٹہا تو امیر نے مہاراج سے کہا اگر اجازت
دو کچھہ زیور دیکر روپیہ لون مہاراج راضی ہو گئے امیر پہنچے وہی
سوال و جواب ہوے امیر نے انگلیہ کا ہاتہہ پکڑ کر اٹہا لیا
باتین کرتے اپنے خیمے تک لائے اور کہا اگر تمہارے پاس روپیہ
نہین تو چند روز میرے خیمے مین رہو انگلیہ کے ہوش اڑ گئے
پر اسے لیے بیٹہا ایک دن اپنے تئین نظر بند دیکہا انگلیہ نے ڈر کر
مہاراج کو پیام دیا کہ تم مجہے اپنے پاس بلا لو جو کہو گے مین دونگا
مہاراج نے بلایا پچہتر لاکہہ روپے سیندھیہ کے لیے پانچ لاکہہ
اپنے نذرانے کے ٹہرائے انگلیہ نے دس بارہ لاکہہ کی سبیل و بہنا
کر دی باقی کے ادا کرنے مین عذر کیا مہاراج نے ڈرایا کہا یہہ
امیر کے حوالے کرتا ہون انگلیہ نے گہبرا کر کہا باقی کی سبیل

کوٹے جا کر کرونگا مہاراج سنے یہہ صلاح سنیدھیہ امیروبابو بنیدیہ
کو کچھہ سواروں اور دو پلٹنون سے انگلیہ کے ساتھہ کیا انگلیہ نے
کوٹے آکر اپنا دفینہ نکالا نصف زر مقررہ ادا کیا اندنون بنڈارے
کوٹے مین فساد کررہے تھے راج رانا ظالم سنگہ نے امیر کو امداد خرچ کے
بعد اس مہم پر مامور کیا امیر جلد تدارک کرکے لوٹ آئے مہاراج و سنیدہیہ
بر بے آمد زر معاملہ انگلیہ کا دشوار ہوسے انگریزون سے لڑنے پر
معاہدہ کرکے وہان سے کوچ کیا عبور گھاٹہہ کرکے مانڈل گڑہ علاقہ میواڑ
مین آئے انگلیہ نے مکاری سے سیندہیہ کو پیام دیا کہ مین تمہارا
نوکر ہون اگرچہ تمنے خلاف شان سرداری غیرون سے
سیری خواری کروائی لیکن مجھے رنج نہین ہین بدل خیرخواہ ہون
اب ان سکہون کا ساتہہ نہ چاہیے انگریزون سے صلح کرلیجیے مناسب
وقت یہی ہے سیندہیہ کو یہہ رائے پسند آئی مہاراج کو لکھا
انگلیہ کو چہوڑدو مہاراج اُندنون ضلع شاہپورہ مین تھے

اونھون نے جواباً لکھا کہ ہم جبتک اپنے حصے کا روپیہ نہ لینگے
اسے ہرگز نہ چھوڑینگے سیندھیہ نے انکے حصے کا روپیہ بھیجکر انکیو
چھڑا لیا اور مختار الدولہ محمد شاہ خان کے کینو کو کہ نوکر رکھکر مالوے کی تحصیل
پر بھیجا تھا جواب دیا انہی دنون جرنیل لیک صاحب متھرا مین تھے اور کینوی
جو صاحب کی چھاونی ٹونک اور رامپورے پر تھی سیندھیہ نے بمعرفت
انگلیہ جرنیل صاحب سے صلح کی باقی محمد خان رحمت خان وغیرہ
رسالداران ہمراہی امیر کو اپنے پاس بلالیا امیر ہمراہ مہاراج
کوٹے ماندل گڑہ مین سیندھیہ کے پاس آے جو کہ راز مصالحت
مخفی تھا سیندھیہ نے کئی دن امیر کو لیت و لعل مین رکھکر
رخصت کیا امیر عقل سے ماجرا دریافت کرکے ہلکر کے پاس آے
بدعہدی سیندھیہ ظاہر کی پہر مہاراج و ہلکر اجمیر آے چند روز
یہان مقیم رہے یہان سکہون کے وکلا آے صاحب سنگھ
راجہ پٹیالہ اور رنجیت سنگہ والی لاہور کے پیام لاے کہ تم دونو

سردار ہمارے ملک مین آجاؤ ہماری رفاقت مین خوش رہو

مہاراج و امیر کا امرت سر جانا انگریزون سے مصالحت کرنا ❖ ❖ ❖ ❖

مہاراج و امیر نے مشورت کر کے اجمیر سے بعزم پٹیالہ کوچ کیا محمد شاہ خان سکے کنبو کو کہ سیندہیہ کی سرکار سے برطرف ہو کر مالوے کی تحصیل مین تہا امیر ہمراہ نہ لے سکے موجودہ فوج سے مہاراج کے ساتھہ ہو لیے سانبہر کہنڈیلہ نارنول ضلع ہریانہ ہانسی حصار کی راہ معاملہ لیتے ہوے پٹیالے پہنچے راجہ صاحب سنگہہ رئیس پٹیالہ سے ملے اوُنہون نے رئیس مذکور اور اوسکی زوجہ مین مخالفت تہی وہ راجہ کا عزل اور اپنے بیٹے کرم سنگہہ کا نصب چاہتے تہے مہاراج نے امیر سے کہا خوب موقع ملا ایک طرف

مین ہوجاؤن دوسرے کی طرف تم اس صورت مین
گزارا ہوتا رہیگا اسپنے قبول کیا رانی سکے طرفدار ہوے
مہاراج راجہ کیطرف رہے اسمین جرنیل لیکصاحب بافوج
جرار متھرا سے کرنال کے قریب اگئے یہ سنکر دونو سردارون
نے راجہ اور رانی سے کچھہ روپیا باہم ملادیا پٹیالے سے
اس عزم پر نہضت کی کہ رنجیت سنگھہ سے سازش کرکے
انگریزون پر لوٹین اگر سکھہ ساتھہ ندین شاہ شجاع الملک
بادشاہ کابل سے ملین شاہ کے ظل حمایت مین معاندین سے
انتقام لین ستلج اور دوآب اترکر مہاراج نے نواب شہامت
خانکو آگے بھیجدیا کہ یہ پہلے پہنچکر رنجیت سنگھہ سے تقریب
موافقت کرین نواب مذکور نے امرت سر تک سکھون کے
کئی سردارون سے سازش کرکے مہاراج کو لکھا
کہ مینے کئی سردارون کو موافق کرلیا ہے عنقریب

رنجیت سنگھ کو بھی راہ پر لاتا ہون مہاراج نے بھاؤ بھا سنگھ
معتمد خاص کو بھی رنجیت سنگھ کے پاس بھیجا امیر و مہاراج
نگران و پریشان بعزم کابل ایک طرف چلے جاتے تھے
کہ بھاؤ بھا سنگھ نے ایک تسلی نامہ متضمن طلب رنجیت سنگھ سے
لکھوا کر بھیجا اُسے پا کر دونو مطمئن ہوے امرتسر کی جانب چلے
راجہ رنجیت سنگھ نے دو تین کوس استقبال کیا شہر مین لیجا کر
ٹھہرایا ڈیڑھ مہینے وہان مقیم رہے خرچ نہ رہا تھا تکلیف ہوتی
گھبرا گئے گنے کہ اوس ملک مین بہت ہوتے ہین اہل لشکر کی
خوراک اور گھوڑون کا چارا تھا رنجیت سنگھ نے مہاراج سے کہا
قصور والے جو ہمارے خراج گزار ہین اندنون خراج نہین
دیتے اگر اُنہین مستاصل کر دو خرچ ہم سے لو مہاراج نے قبول کیا
قصور والے مسلمان تھے اُنھون نے امیر کو پیام دیا کہ
کافرون کے طرفدار ہو کر ہم سے لڑنا آئین اسلام کے خلاف ہے

اسپر نے مہاراج سے قصوریون کی سفارش کی مہاراج سنا سب
وقت و مطلب سمجھانے لگے قصور کی طرف چلے قریب پہنچے اسپر نے
انکار صریح کیا مہاراج لوٹ آئے رنجیت سنگھہ کو مطلع کیا اور کہا
ابھی آپ چپ ہو جاییے مین اسپر کو سمجھا لونگا اس حال مین لیکصاحب
کرنال سے پٹیالے آئے وہان سے ستلج کے کنارے آکر زیر قلعہ
خیمہ زن ہوئے آخر سپہر کو وہان چھوڑ کر جریدہ فوج سے جالندہر
کے پاس آئے جو کہ صدر کلکتہ سے متواتر چیٹھیان بدیمضمون آئی ہی
تھین کہ اسپر و مہاراج سے نہ لڑو صلح کرلو اور لیکصاحب کو بہی
خوف پیدا ہوا کہ مبادا اسکہ انکا ساتھہ دین مقاومت محال ہو جاوے
اسلیے چاہا کہ کسی ایسے فیلسوف دانا کو اس کام پر بھیجین جو
حکمت عملی سے اسپر و مہاراج ہی کو بادی پیام آشتی کرے آخر
ایک مسلمان شیخ کو مامور کیا شیخ موصوف لیکصاحب سے رخصت
ہو کر وارد لشکر اسپر مین آئے اسپ داری کرکے نوکر ہو گئے

چند روز کے بعد امیر سے کہنے لگے میرا بھائی سرکار انگریزی
مین ملازم ہے اگر آپ کہیے مین اوسکے واسطے سے معاملہ صلح
طے کروا دون امیر نے کہا معلوم ہوا تم انگریزونکی طرف سے اسی
کام کو آئے ہو تمہارے حق مین یہی بہتر ہے کہ تم ہمارے لشکر سے
نکل جاؤ شیخ موصوف رخصت ہو کر سیٹھ بالا رام صاحب وزیر
مہاراج سے ملے اسکے واسطے سے مہاراج کو مصالحت پر راضی کر کے
جرنیل لیک صاحب کو بشارت دی جرنیل لیک صاحب نے خوش ہو کر اپنے
خزانچی ہرسکھ راے سے ایک خط بالا رام سیٹھ کو بھجوایا یہ دونو ہم قوم
اور دوست تھے اسنے ادہر سے لکھا کہ تم مہاراج کو راضی کر کے یہان
آجاؤ ہماری سرکار چاہتی ہے کہ تمہاری راے سے کل مقدمات
مصالحت طے ہو جائین سیٹھ نے وہ خط مہاراج کو دکھایا مہاراج
نے اس کام کو فوز عظیم جانا امیر کے پاس آے بات کو چھپا کر امیر سے
کہا رنجیت سنگھ وغیرہ رئیسون مین یہ ہمت نہین کہ ہماری امداد کرین

شجاع الملک کا لانا کیسا وہان تک پہنچنے ہی کا خرچ ہمارے پاس
نہین کہیے اب کیا صلاح ہے امیر نے کہا رنجیت سنگھہ وغیرہ مین
ہمت نہین نہ سہی مین کابل جاتا ہون پہر طور شاہ کو کمک پر لاتا ہون
ہمارے پاس دس پندرہ لاکہہ کے جواہر ہین یہ شاہ کو دونگا باقی وہی
لکہنؤ سے وصول کرکے دینے کا اقرار کرونگا انگریزونکو ہند سے
نکالونگا مہاراج نے لکہا اور جو شاہ نہ آسے امیر نے لکہا کچہہ پروا نہین
اٹک تک جاکر اپنے ہموطن ہم قوم پٹہانون کو جمع کرونگا لاکہون
یوسف زئی ساتہہ لیکر لوٹونگا ان ملکونکو لوٹونگا اعدا سے انتقام
لونگا یا سر نذر سودا ہے یا انجام حصول مدعا ہے مہاراج نے
لکہا دو چار ہزار سوار ہمرکاب لیے بغیر تمہارا کابل جانا نازیبا ہے
پس اب اتنے ہمراہیون کے مصارف کی ناگزیر فکر کرنا ہے
اسلیے مین چاہتا ہون کہ وہ جواہر بالا رام سیٹہہ کو دیکر اسے
شہر نادون متصل کوٹ کانگڑا بہیجون وہان سیٹہہ جوہری

بہت ہین پہر روپیہ لے آے پہر جو صلاح ٹہیرے کیا جاے
امیر سرکار سے آگاہ نتہے راضی ہوگئے پہر مہاراج نے امیر سے
پوشیدہ اپنے سردارونکو جمع کیا اظہار حال کے بعد صلاح لی
سبنے بالاتفاق کہا اگر امیر کابل گئے اور شاہ کو لاے بہی تو تمہین
کیا فائدہ ہوگا شاہ اور حکومت کرینگے تمہین ہرگز دخل نہ دینگے
تم انگریزون سے صلح کرلو چین سے بیٹہو مہاراج نے جمنا بہاو
وغیرہ اپنے مشیر سردارون کی براے پسندکی سیٹہہ کو اسی
حیلے سے خزانچی کے پاس لشکر جرنیل مین بہیجدیا وہ اسکی معرفت
سے جرنیل صاحب کے حضور مین حاضر ہوا مصالحت کے سوال وجواب
ہوکے عہدنامہ لکہا گیا جرنیل لیکصاحب نے لکہدیا کہ چنبل سے پرے
مالوے کے محالات جو مہاراج ہلکر کے قبضے مین ہین وہ اونکے
پاس بحال رہین اضلاع ملک دکن چنبل سے ورے کے
مضافات راجستان کا معاملہ انگریزی سرکار سے متعلق ہے

اسیر ہو گئین سیٹھ مہاراج کے پاس لایا مہاراج
گردش بیہودہ اور بیفائدہ تگ و دو سے گہبرا گئے تھے اُس
معاملے سے خوش ہوے مگر سمجہے کہ اس مصالحت مین امیر کو
شریک کرنا ضرور ہے ورنہ معاملہ درست نرہیگا اسکے سوا یہ معاملہ
مروت سے دور ہے اسلیے مہاراج نے امیر کے مشیر راے ہمت راے
کو بلایا انہین پورا ماجرا سُنایا اور کہا اب تم بہائی صاحب کو
سمجہاؤ اسی گہاٹ لاؤ انکی عالی ہمتی کچہہ کام نہ آئیگی شاہ کابل
وغیرہ سے مطلب براری نہوگی راے مذکور نے امیر کی خدمت
مین ماجرا عرض کیا بمجرد استماع امیر خشمناک ہوے جوش آیا
فرمایا مہاراج نے نقض عہد کیا ہمارا ساتہہ ندیا پر کچہہ اندیشہ نہین
اگر فضل آلہی شامل حال ہے تنہا کابل جاتا ہون شاہ کو یا ہمقوم
پٹہانون کو ساتہہ لاتا ہون یہ کہکر سران لشکر کو جمع کیا صلاح لی
سب کی راے عزم امیر سے متفق ہوئی اور بعض ہمگانہ دوست

سردار مہاراج سے جدا ہو کر امیر سے آملے امیر نے مع تازہ لشکر کے
لشکر مہاراج سے کوچ کیا پانچ فرسنگ پر خیمہ زن ہوے
مہاراج اس حادثے سے ڈرے اُدہر امیر جدا ہو گئے ادہر
واحد خان میر صدر الدین خدا بخش وغیرہ رسالداران لشکر جا دیے
اتفاقاً اُسی دن مستر منکلف صاحب لشکر جرنیل سے روانہ ہو کر لشکر
مہاراج مین داخل ہوے مستر نے جدائی امیر سنکر مہاراج سے
کہا جبتک امیر کی مہر عہدنامے پر نہو ہمین صلح منظور نہین اب تو
مہاراج کے ہوش اُڑے سمجھے بدبست ویا ہو کر پہنسے لیکن
مستر کو یون فریب دیا کہ امیر مصالحت مین متفق ہین چاہتے ہین
انگریز جو معاملہ دکن و راجستان لیتے ہین اور لشکر امیر کا
گذر اُسی پر ہے اسلیے امیر رنجیدہ ہو گئے آپ یہ نہ لین تو وہ
ابہی مہر کر دین مستر معاملہ راجستان چہوڑنے پہ فی الحال
اور معاملۂ دکن دینے پر آیندہ سال مین راضی ہو گئے مہاراج

آسیمہ سر امیر کے پاس پہنچے عذر و عجز بے انتہا کیے امیر نے
کہا عہد شکنی ظلم ہے یا تو توڑنا کم ہمتی سے ہے سرداروں سے
یہ دونوں نازیبا ہیں مہاراج شرمندہ ہوئے خلوت کی ہاتھ
جوڑ کر امیر سے کہا میں اس منصب ریاست پر تمہاری بدولت
پہنچا ہوں یہ معاملہ میرے نزدیک میرے حق میں بہتر ہے آپ
میری دستگیری کریں اسے منظور کر لیں امیر نے کہا میری
جوانمردی اس کم ہمتی کو قبول نہیں کرتی مہاراج نے بلجاجت
والحاح پذیرائی چاہی پانے امیر پر سر رکھدیا تا زیست بموافقت
والفت کا بقسم وعدہ کیا اور کہا عمر بھر یہ مہربانی نہ بھولونگا
ہمیشہ ممنون رہونگا آپ دوست نما دشمنوں کا کہا نہ مانیں بفرزندگی
راستے پر نہ چلیں مصالحت منظور کریں ایک کروڑ بیس لاکھ روپیہ
کے ملک سے جو جیسے ملتا ہے نصف آپ لیں میں ستائیس لاکھ کا ملک
میں اسے دیتا ہوں باقی ملک دکن یا اور ملک پاکر دونگا

حاضر الوقت راے ہمت راے مہاراج کا موئید ہوا عرض کی
مہاراج کو رنجیدہ نکیجیے بصفائی صلح لیکر منظوری لکھدیجیے امیر ناچار
چپ ہوے اور مہاراج کے ساتھہ اُنکے لشکر مین آگئے مہاراج نے
عہدنامہ دکھاکر کہا اب مہر کر دیجیے امیر نے کہا مین تمہاری خاطر سے
آگیا ہون تم صلح کرلو مین کیون مہر کرون کیا کم ہمت ہون مہاراج
چپ ہو گیے امیر رخصت ہوکر اپنے خیمے مین آے ہمت راے
کو بلایا فرمایا مہاراج سے بالمناصفہ تقسیم ملک کے کاغذ لکھوالاؤ
ہمت راے گیا مہاراج نے پرگنہ ٹونک پڑاوہ ملک جےپور کوٹہ
اودیپور کے معاملے امیر کے حصے مین لکھدیے اور مٹکاف صاحب
سے کہا ہم دونو مین کچھہ مغایرت نہین میری ہی مہر عہدنامے
کافی ہے امیر میرے شریک حال ہین میرے ساتھہ جائینگے لیکن
تم پہلے ایلچی صاحب کا کوچ کرادو وہ رستہ چھوڑ دین تو ہم اپنے
ملک کو جائین مسٹر اپنا مدعا حاصل سمجھکر رخصت ہوا ایلچی صاحب

اپنے ملک کو لوٹے مہاراج مع امیر اپنے ملک کو چلے ٹونک سیرونج
وغیرہ کل ملک صلح انگریزون نے چھوڑا مہاراج نے ضلع دوآبہ
مین اکثر اہل فوج کو برطرف کردیا کہا معاملہ وغارت سے تمہارا گزر
ہوتا تھا اب نہو سکیگا مین ناچار ہون مواجب لو فارغخطی دو سرداران
فوج بیدل ہو کر فتنہ انگیزی کی فکر مین پڑے اس ملک مین دھرم وغیرہ
فساد مناسب نسمجھکر آگے بڑہے جب ضلع ہریانہ مین آئے
رسالداران لشکر احمد خان کریا کالو دلے میر مخدوم حیدر آبادی
واحد خان خدا بخش نواب حیات خان صدر الدین سارنگپوری میر
مردان علی وغیرہ متفق ہو کر آمادۂ فساد ہوے مہاراج کو قابو مین
لائے دھرنہ کیا ہرچند مہاراج نے سمجھایا مفسدون نے نمانا دھرنے
کو سخت کیا مہاراج نے تنگ آکر نکلنے کی تدبیر یہ نکالی کہ خیمے کی
قنات پھاڑ کر نکلے گھوڑا پچھلے سے ایک جانب منگوالیا تھا سوار ہو کر
تنہا لشکر مین آئے خدمتگارون نے دوڑ کر امیر کو خبر دی

امیر جلد خوابگاہ سے نکلے مہاراج پوچھا مہاراج نے رو کر حال
کہہ سنایا امیر نے غمخواری و دلداری کی کہا آپ نہ گھبرائین
مین رفع فساد کرتا ہون الغرض مہاراج کو اپنے پاس رکھا
دھرنے والونکو کھلا بھیجا مہاراج میرے پاس ہین تم لوگ نہ گھبراؤ
صبح تصفیہ ہوگا دوسرے دن امیر لشکر مہاراج مین گئے سپاہیون
سے دریافت کیا کہ تمھاری مرضی کیا ہی جواب ملا کہ مہاراج گنپت راؤ
دیوان اور کھنڈے راؤ پسر ملہار راؤ کو یرغمال مین ہمین
دیدین ہم دیوان سے تنخواہ لینگے کھنڈے راؤ کو اول نہین کہینگے
مہاراج کی منظوری سے امیر نے گنپت راؤ اور کھنڈے راؤ کو
سردارون کے پاس بھیجدیا مہاراج جب ادہر سے مطمئن
ہوے تو انہین تازہ تشویش یہ پیدا ہوئی کہ امیر سے بالمناصفہ
تقسیم ملک کا وعدہ ہے بیوفائی مین امیر کے جان بچانا
متصور نہین اسکے سوا کھنڈے راؤ یرغمال مین سردارون کے

پاس ہے جسوقت امیر سے مخالفت کی امیر اور وہ سردار

متفق ہوکر کہنڈے راؤ کو مسند نشین کر دینگے وہ مستحق بہی ہے

مین قید رہونگا یا مارا جاونگا پس مناسب حال یہ ہے کہ اول امیر کو

مار ڈالون پہر سردارونکو مستمال کرون آخر اس کوتاہ اندیشی سے

بڑی فکر مین پڑا پہلے چاہا کہ تنہا اپنے خیمے مین بلاکر قتل کروادون

لیکن یہ کام سخت جرات اور شجاعت چاہتا تہا مہاراج لتے

نہتے آخر ایک خدمتگار کو زہر دینے پر آمادہ کیا پانچہزار روپے

سال کی جاگیر اور بہت مال کا اقرار نامہ لکہدیا خدمتگار حضور امیر مین

حاضر ہوا انکو رہا موقع نہ پاکر خاسر و پشیمان لوٹا مہاراج کو مایوس ہوکر

تاہم بد اندیشی سے باز نہ آے بعض معتمد امراسے از درمیان لاے

پوچہا کہ امیر کے خدمتگارون مین کوئی لڑکا بہی ہے معلوم ہوا

خوشحالا نام ایک نوعمر مرہٹہ داخل شاگرد پیشہ ہے مہاراج نے اُسے

بلا یا یون بہکایا کہ امیر میرے بہائی ہین اور مجہے اُنسے بہید محبت کے

اندنون بعض مفسدون نے امیر کو میری جانب سے بدظن کرکے
برداشتہ خاطر کر دیا ہے مینے کسی جوگی سے موہنی لی ہے تو
کسیطرح یہہ راکھہ امیر کو کھلادے کہ ہم مین پھر ویسی ہی محبت ہوجاے
امیر بولی میرے دوستدار ہمین اس خدمت گزاری کے صلے
مین تو بہت انعام پائیگا تجھے سونے کے کڑے پہنائینگے پانچہزار
روپیے سال کی جاگیر دینگے خوشحالا نے جواب دیا مین اپنی ما سے
اجازت لے لون تب یہہ کام کرون مہاراج نے منظور کیا خوشحالا
روتا کانپتا امیر کے روبرو آیا کچھہ ماجرا زبان پر لایا امیر نے
مفصل پوچھا عرض کیا امیر حافظ حقیقی کے شکر گزار خدمتگار سے
رضامند ہوے اور فرمایا اب تو جا اور مہاراج سے کہہ کہ میری
ما نے مجھے اجازت دی موہنی خاک دو مین امیر کو کھلادونگا
خدمتگار گیا حال کہا مہاراج سنکر خوش ہوے ہلاہل کی ایک
پڑیا دی خوشحالا نے لاکر امیر کے سامہنے رکھہ دی امیر خدمتگار

کو آفرین اور ہلکر کو نفرین کرنے لگے پہر اپنی تضییع عمر و محنت پر
افسوس کرتے رہے اسمین ایک جوش آیا غضبناک اوٹھے تنہائی
مین مہاراج کے پاس جا بیٹھے دو چار باتون کے بعد امیر نے
مہاراج سے کہا مجہے ایک حکیم نے مقوی باہ عجیب نسخہ بنا دیا ہے
مین لایا ہون تم اسے کہاؤ بڑے فرے پاؤگے مہاراج نے
کہا مجہے دیجیے مین ضرور کہاؤنگا امیر نے کہا میرے روبرو ابہی کہالو
حکیم نے سب ترکیبین مجہے بتا دی ہین بڑی سریع الاثر دوا ہے
کہا تو دیکہو ہلکر نہ سمجہے بولے لائیے امیر نے پڑیا کہولکر ہاتھ مین
مین دی اور کہا نوش جان فرمائیے مہاراج نے جو پڑیا کہولی
ہوش جاتے رہے حقیقت امر سمجہکر بہت گہبرائے امیر نے کہا
او احسان فراموش حق ناشناس میری محبت و جانفشانی کے
عوض یہہ دشمنی مہاراج حیلہ سازی سخن پردازی مین یگانہ تہے
سنبہلکر بولے بہائی کیا ہے کیا کہتے ہو آپ مفسدون کی چالین

نہین سمجھتے جو لوگ خلل انداز بنیان موافقت ہین اور چاہتے
ہین کہ میری آپکی موافقت مخالفت سے بدل جاے وہ یہ فریب
کرتے ہین تمیز وہوش کو کام مین لایئے کاست راست مین
تفرقہ فرمایئے مین تو بدل آپکا دوستدار و یار ہون ممنون
احسان اور ہر گونہ یاری کا شکر گزار ہون آپکے کرم عمر بھر
نہ بہولونگا ہمیشہ موافق رہونگا امیر نے کہا یون کہیے مدام یون
ہی منافق رہونگا ظاہر مین محبت باطن مین عداوت برتونگا
معراج لطائف الحیل سے ٹالتے رہے پر کمال انفعال سے کچھ بن
نہ آئی امیر نے بہت شرمندہ کرکے کہا اس برائی پر بھی ہم
بھلائی کرینگے تا امکان تمہارا ساتھ نچھوڑینگے تم خود بدی کا
ثمرہ بد پاؤگے پیستاؤگے پھر دونون نے وہان سے
کوچ کیا بڑے ترانے ہوتے ہوے مالیور وہ علاقہ جے پور
پر آئے یہ واقعہ ۱۲۴۱ ہجری کا ہے

مہاراج کا لشکر جانا اپنے متعلقون کو جودہپور
سے بلانا راجہ مانسنگھہ والیے جودہپور سے
ملنا مانسنگھہ و جگت سنگھہ والیان جیپور و جودہپور کا
دختر بہیم سنگھہ رانائے اودیپور کے بیاہنے پر منازعت کرنا

ہنگام رونق افروزی امیر و مہاراج ضلع لاہور مین مانسنگھہ
راجہ جودہپور نے رانائے اودیپور کو پیام دیا کہ اپنی لڑکی جو
بہیم سنگھہ میرے چچیرے بہائی سے منسوب تہی مجہے دو
رانا نے قبول کر لیا ہنوز شادی نہوئی تہی کہ دونو کو باہم
رنج ہو گیا بنائے رنج یہ تہی کہ راجہ جودہپور نے کشور سنگھہ نامی
اپنے ایک جاگیردار کو اوسکے دیہہ جاگیر کہالی راو سے کسی رنج
مین نکالدیا کشور سنگھہ رانا سے قرابت رکہتا تہا اور راناکے

بزرگون سے کسی نے یہ جاگیر جہیز مین اسکے کسی بزرگ کو دی
تہی رانا نے اس معاملے سے آزردہ ہوکر راجہ جگت سنگہہ والیے
جے پور کو کہلا بہیجا تہا کہ ہمین مان سنگہہ کو بیٹی دینا منظور نہین
تم اپنے آدمی ادہر بہیجدو کہ گہاٹے کا ضابطہ کرلین حریف کو سطرف
آنے نہ دین راجہ جلیور رانا کی بیٹی کے حسن وجمال کا حال سنکر
نادیدہ فریفتہ تہا بہت خوش ہوا جلد خوشحال سنگہہ داروغہ کو
جمعیت لائق ہمراہ دیکر اس مہم پر بہیجدیا داروغہ نے اودیپور
پہنچکر گہاٹے کا ضابطہ کیا اور ایک تصویر اس پریوش کی کسی بہزاد
فن مصور سے کہچوا کر اپنے آقا کو بہیجدی راجہ جگت سنگہہ تصویر
دیکہتے ہی عاشق زار ہوگیا اور شادی کرلینے کے خیال خام پکانے
لگا مان سنگہہ اس حال سے مطلع ہوکر جہلایا گہبرایا مہاراجہ دلپت راو
سیندہیہ سے کہ ضلع جودہپور کا صوبہ تہا اعانت خواہ ہوا سیندہیہ
نے کہ اندنون ضلع اودیپور ہی مین تہا داروغہ کو وہان سے

نکالکر گہاٹے سے ضابطہ راجہ جے پور کا اوٹہا دیا لیکن راجہ
جگت سنگہہ بیتاب تہا ضبط نکرسکا تدبیر کرتا رہا جب سیندہیہ
اودیپور سے کوچ کر گیا جگت سنگہہ نے راے رتن لال اپنے
مصاحب کو بہر ایک جماعت لایق دیکر اودیپور بہیجا مانسنگہہ نے
سوائی سنگہہ سردار بہوکرن علاقہ جودہپور سے کہ اسکے
اقربا مین تہا صلاح لی یہہ سردار مانسنگہہ کا بدخواہ تہا اسنے چاہا
کہ مانسنگہہ کو بہڑکا کر لڑاوے مارا جاوے تو اپنی امید برآوے کہا
مہاراج بڑی بیحرمتی کی بات ہے کہ ایک راج کی منسوبہ دوسرا
راج بیاہ لے آپ بیجمیتی نکرین جے پور والون سے لڑین
اپنی منگیتر اور کو نہ دین مانسنگہہ نے مان لیا مع لشکر جودہپور
سے کوچ کیا یلغار کرتے بیا گن مین متصل لشکر آئے وہان
سے امیر راج اپنے بخشی کو کچہہ فوج دیکر شاہ پورسے بہیجا
کہ فوج جے پور کو روکے بخشی مذکور بہیجکر جمعیت جلیدہ سے

متعرض ہوا کہا جے پور کو لوٹ جاؤ یا جنگ پر آمادہ ہو جاؤ
راے رتن لال دانشمند آدمی تہا اسنے اُس جگہہ مجادلہ مناسب
نسمجہا فوج کو جے پور لوٹا دیا خود بعزم ملاقات مہاراج لشکر آیا
مہاراج نے مالپورے سے امیر کو درستی سوال و جواب معاملہ جیپور کے
لیے رخصت کرکے اپنی فوج کو ہر بارسے پر کہ وہانسے ایک منزل ہے
چہوڑ کر لشکر آ گئے تہے وہان راجہ مانسنگہہ سے ملے متعلقوں کو
جودہپور سے اپنے پاس بلا لیا راے رتن لال مہاراج اور
راجہ مانسنگہہ سے ملا بمقتضاے دانائی متحرک سلسلۂ موافقت
ہوا آخر یہ ٹہیری کہ رانا کی بیٹی سے دونو راجہ دست بردار ہوں
موافقت و محبت بڑہانے کو مانسنگہہ کی بیٹی جگت سنگہہ
بیاہے اور جگت سنگہہ کی بہن مانسنگہہ امیر نے درستی
سوال و جواب معاملہ کرکے لشکر کو جیپور چہوڑا خود ہمراہ سواروں
سے لشکر آئے مہاراج سے ملے مانسنگہہ امیر کی ملاقات کا

مشتاق ہوا مہاراج سے کہا مہاراج نے امیر سے استمزاج کیا
امیر نے جواب دیا کہ اگر میری تعظیم و تکریم بخوبی ہو میں ملنے
پر راضی ہوں تمہاری طرح ملنا مجھے منظور نہیں کہ ہجوم بضابطگی
میں تمہاری پگڑی ملاقات کے وقت سر سے گر پڑی تعظیم
لایق نہوئی مہاراج سمجھے کہ امیر کی ملاقات اچھے طور پر ہو گی
اسمیں میری بیعزتی ہے ٹالگیے مانسنگھہ سے کہا ہمراہیان امیر
سرکش پٹھان تنخواہ نہ پانے سے ہمیشہ آمادہ فساد رہتے
ہیں مبادا تمہاری ملاقات کے وقت کوئی شورش برپا
کریں اندنوں تمہارا ملنا مناسب نہیں اسکے لیے ہم دونوں میں
مغائرت نہیں میں تمسے ملا گویا امیر بھی ملے امیر سے کہدیا
کہ تمہاری خوشی کے موافق مانسنگھہ کو ملنا منظور نہیں
امیر نے کہا میں سلطنت کا ارادہ رکھتا ہوں بزور شمشیر
لونگا مہاراج نے راے رتن لال سے مقدمہ معاملہ جلپور

در پرده دس لاکهه پر فیصل کیا اور راجه مانسنگهه کی اعانت نکرنے
پر نذرانه مقرر کرکے کہا میں جب ضلع جے پور سے نکلکر کوٹے
جاؤنگا نذرانہ لونگا امیر نے کہا تم ایصال زر کو جے پور جاؤ امیر نے
جے پور آکر قریب شہر ڈیرہ کیا مصاحبان راج بہرہ یاب ملازمت ہوئے
اپنے آقا سے ملنے کے پیام دیے امیر نے کہا اگر استقبال و تعظیم
لائق کریں مضائقہ نہیں جگت سنگہہ نے پہلے کچھہ عذر و انکار کیا
آخر راضی ہوا گھاٹ دروازے تک استقبال کرکے بکمال تعظیم امیر سے
لا امیر نے چند روز قیام کرکے نشان زر کی یکجنگی کی پرگنہ ٹونک
دو لاکھہ کے عوض اک سیال کو سپرد کار پردازان جے پور کیا ایصال زر کے
لیے راے ہمت رائے کو چھوڑا اس مرتبہ امیر اخوند زادہ محمد یار
خان سے کہ ملازم سرکار جے پور تھے ملے اخوند زادہ موصوف نے
امیر کو اپنی بیٹی دینا چاہا پیام دیا امیر نے حسب نسب کی تحقیق
کرکے قبول کیا جے پور سے پلٹکر آئے مہاراج کو ماجرا سے

معاملہ سنا کر اجمیر آ گئے شادی کی تیاریون مین مصروف
ہوے آخر ایک وقت مسعود مین اُس گوہر درج عفت کو نکاح
مین لائے شادی کی محفل آراے سرور ہوے چند روز کے بعد
متعلقون کو شیرگڈھ پہنچانے کے لیے مہاراج سے رخصت
لینے گئے اور صلاحاً مہاراج سے کہا کہ بعد وصول معاملہ جےپور گہنڈی کی افو
کو سپاہ سے چھڑا کر مانسنگھ کے شامل حال رہو کہ اُسنے وقت
غنیمت لاہور انگریزون سے اندیشہ نہ کیا تمہارے متعلقون کو پناہ
دی مہاراج بشرط ترک رفاقت مانسنگھ رتن لال سے نذرانہ مقرر
کر چکے تھے گھبرا کے اقبال امر صلاح سے پہلو تہی کر کے بولے مین
سپاہ کے ہاتون تنگ ہون میرا ایکدن یہان ٹھیرنا دشوار ہے
اسنے بہت سمجھایا بدنامی سے ڈرایا مہاراج کوئی مانتے تھے
آخر مہاراج نے رتن لال سے معاملے کے دس لاکھ کے نشان
لیکر نذرانہ کے دس لاکھ وصول کرنے کو کوسٹے کی طرف کوچ

کرنے کا عزم کیا کھنڈے راو کو چھڑانے کے لیے سپاہ سے مواجب
دینے مین مصروف ہوے لاکھ روپیہ دیکر امیر کو رخصت کیا
امیر نے سران فوج کو کڑ گی وغیرہ مین تھے پروانہ برین حکم
بھیجا کہ موضع اباد علاقہ جلیو مین جمع ہو جاؤ ہم آتے ہین اہل لشکر
وہان مجتمع ہوے امیر بھی مع متعلقان وہان پہنچے جے پور سے
تنخواہ سپاہ کی چٹھیان کرکے اونٹ لادے سکھنے بانسے ہوتے ہوے
مادھو پور گگے گھاٹے اور چنبل سے عبور کرکے بنجارون کی تہری
لونی قریب شیوپورہ خیمہ زن ہوے مانسنگھ لینے پانسو سوار
پیوستہ علاے مہاراج انکے پاس چھوڑ کر فساد اہل فوج
سے اس مین رہین لشکر سے جودھپور چلے گیے مہاراج معہ
سواران مذکور ہمارے آے زمعاملہ جے پور اہل لشکر کو دیکر
کونڈے راو کو چھڑا لیا کنیون کو اندور کیطرف روانہ کر دیا کار
پردازان جے پور نے جو دیکھا کہ مانسنگھ کے سوار مہاراج کے

ساتھہ ہین غلط فہمی سے سمجھے کہ مہاراج اودیپور جاتے ہین
رانا کی بیٹی کو بزور لیکر ان سوارون کے ساتھہ مانسنگھہ کے پاس
بھیجدینگے اسلیے بدظن ہوکر میر مخدوم حیدرآبادی واحد خان
شیخ خدابخش میر صدرالدین سانگیوروالہ میر مردان علی نواب
جہان خان وغیرہ سرداران فوج مہاراج کو کہ وقت مصالحت مہاراج
وانگریزان آزردہ خاطر ہوگئے تھے اور اپنے مواجب پاکر مہاراج
سے جدا ہوچکے تھے کارپردازان جے پور نے اپنا شریک حال کرلیا
اودہر سوائی سنگھہ رئیس پوکہرن اور صورت سنگھہ رئیس بیکانیر
موقع پاکر فرط عناد سے مانسنگھہ کے درپے ہوئے بوے مصالحت
مین مساوات ہوگئی ہمین تمہاری کسرشان ہے منسوبہ کا چہوڑ
دینا راجپوتون کی مرجات کے خلاف ہے پہر اس صورت مین
کہ ڈرکر چہوڑنے کا مظنہ صاف ہے آخران دونون نے جگت سنگھ
کو لکھا کہ دہونکل سنگھہ مانسنگھہ کا بھتیجا ہے موافق ہے اُسے

مسند نشین اور مان سنگھ کو معزول کردین اب جگت سنگھ نے جودہپور
پر لشکر کشی کا ارادہ کیا مہتاب راے اور محمد غفور خان کو باستدعاے
معاونت امیر کے پاس بہیجا وکلاے جیپور شیوپور پرچے مین امیر سے
ملے اس عرصے مین منو خان عمر خان جمشید خان وغیرہ آفریدی
سپاہی جیپور سے چہہ مہینے کا روپیہ نپانے سے آزردہ خاطر ہو رہے
تھے ساتھ لوٹے لشکر مین داخل ہوتے ہی آمادہ فساد ہوئے
الحاصل ان سپاہیون نے امیر کو نظر بند کر لیا خیمے مین امیر کے
پلنگ کے گرد جمع ہو بیٹھے امیر نے ہر چند سمجھایا سپاہیون نے
نمانا امیر نے متعلقون کا ستیرگڑہ پہنچانا اور درستی سوال و جواب
جےپور معتبر سمجھکر حیلہ کیا بیمار بنے بار بار پاخانے جانے لگے
ایک رات پاخانے کی قنات پہاڑ کر حیات نامی خدمتگار کے
کپڑے پہنکر دیوار عارض کود کر متعلقون کے خیمے مین آگئے
حیات لباس امیر پہنکر امیر کی جگہ آگیا امیر نے متعلقونکو

پالکی مین سوار کیا خود اسپ بالو پایر بیٹھے اور اُسی وقت لشکر سے
نکلے دریاے حملا سے کہ قریب لشکر پایاب تھا اُتر گئے محمد نور خان
وکیل ٹیبس کوٹہ کو کہ حسب الایماے امیر ایک پلٹن لیے وہان کھڑے
تھے ضابطہ پایاب پر مقرر کیا خود بدولت بالو ر کی گڑھی مین جو وہانسے
ایک کوس تھی داخل ہوے صبح کو سپاہیون نے حیات کو بیجا نا پا
متاسف ہوے فتنہ عظیم برپا کیا امیر نے یہ حال سنکر کہلا بھیجا
کہ جو خیر خواہ و نمک حلال ہو بدخواہ نمک حرامون سے علحدہ ڈیرہ کرے
ورنہ مفسدون کے ساتھہ اپنی سزا کو پہنچیگا داراشاہ خان
وغیرہ رامپور یے سردار جو مجبور مفسدون کے شریک حال تھے
لشکر سے باہر خیمہ زن ہوے اکثر لشکر والے اونکے ساتھہ نکل
آئے آفریدیون نے بہی ناچار پیام عجز دیا قرآن مجید پر ہاتھہ رکھکر
وہرفہ سے دست بردار ہوے مطیع و مستمال حضور آقا حاضر
آئے امیر مطمئن ہوکر داخل لشکر ہوے سپاہیون کو تسلی دی

متعلقان امیر گڑہی مین رہے آپ نے جگت سنگہ کو سپرد کری
احمد خان ہمشیرہ زادہ خود جانب پوری شاہ آباد روانہ کیا
وکلاے جے پور سے مقدمہ معاونت فیصل کرکے جگت سنگہہ سے
دستی کر لینے کے لیے ہمت راے کو انکے ہمراہ کردیا خود بدولت
مع متعلقان وہانسے کوچ کرکے شیرگڑہ آے راج رانا ظالم سنگہ
سے ملے ڈیڑہ مہینے وہان رہے راے داتارام ہمت راے کا
بیٹا ہنگام نہضت امیر جانب لاہور وطن سے باستعداد ملازمت
امیر وہان آیا تہا امیر کے شیرگڑہ پہنچنے کی خبر سنکر شیرگڑہ
آکر شرفیاب ملازمت ہوا اللہ بہوانی پرشاد ہمت راے کا بہتیجا
میر منشی امیر رخصت لیکر وطن گیا آپ نے متعلقون کو شیرگڑہ
مین چہوڑکر کوچ کیا کوٹے سے تین کوس ورے خیمہ زن ہوے
اس مقام مین جیتا بہاو سردار علاقہ ہلکر امیر سے بمبالغہ التماس
اعانت خواہان ہوا ہمراہ جیتا مل منشی [illegible] آیا تہا

امداد خواہی لایا راجہ کیطرف سے اقرار کیا کہ اگر اب جگت سنگھہ
کی کمک سے پہلو تہی کرکے ہماری مدد کرین ہم بہت روپیہ نقد
اور کئی لاکھہ کا ملک آپکو نذرانہ دین جواب دیا کہ ہم وکلاے
جگت سنگھہ سے اقرار یاری کر چکے ہین نقض عہد نکرینگے وکیل
جودہپور یا یوس لوٹا احمد خان ہمشیرہ زادہ امیر کہ معہ فوج ضلع
پورسے شاہ آباد مین تھے لاکھیری کے گھاٹے کی طرف بلاے گئے
پھر امیر یہان آکر داخل عسکر فیروزی ہوے اسی مقام مین نادر خان
امام بخش شہامت خان پسر کریم خان پنڈارے مالوے سے آکر
ہمرکاب ہوے کریم خان اُنذنون دولت راو سیندہیہ کے
ہان مقید تہا حاضر ہونے سے معذور رہا امیر لاکھیری سے کوچ
کرکے سانبھر آئے مہاراج ہلکر نے کہ ہراسے مین مقیم تھے
سران فوج کے جدا ہو جانے سے یہ اندیشہ کیا کہ مبادا باقی بہی دل
ہو کر پہر جائین کہنڈے راو کو مسند پر بٹہائین مجہے جانبری مشکل ہو

بیچارہ کہندستے راو کو زہر دیکر ہلاک کیا مرض سے مرجانا مشہور کردیا
امیر یہ واقعہ سنکر تعزیت کو مہاراج کے پاس جانیکو تھے
کہ مہاراج کا طلب نامہ آیا بدین مضمون کہ تم تنہا جلد یہان آؤ
مجھے ایک مقدمے مین مشورت کرنا ہے غرض ہلکر کی یہ تھی کہ
امیر کو تنہا بلاکر دغا سے محسن کشی کرون ورنہ بالمناصفہ تقسیم
ملک کا وعدہ وفا کرنے مین انکے ہاتھہ سے بہی جانبری دشوار
ہے امیر نے اہل لشکر کو اطمینان دیکر وہان ٹہرادیا خود بدولت
ہزار آدمیون کے ساتھہ ہرارے کہ سانبہر سے آٹھہ نو کوس ہر ہے
چلے آدہی رات گئے داخل ہرارہ ہوے فرودگاہ لایق بنیانے
سے مہاراج کے خیمے کے گرد معہ ہمراہیان ٹہرے سے موقع
غدر و دغا مہاراج کے ہاتھہ نہ آیا ۵ دشمن اگر قوی ست
نگہبان قوی ترست ۔ امیر نے مہاراج سے ملکر تعزیت کے
بعد کہا کہ مان گنگ نے تمہارے ساتھہ بڑا احسان کیا ہے

تم اُسکا ساتھہ دو مہاراج نے کہا مین اپنے ہمراہیون سے
مطمئن نہین اور مانسنگھہ کا شریک حال ہوکر اپنے اُن سردارونکے
ہاتھہ سے جو جگت سنگھہ کے جانبدار ہوگئے ہین جانبر ہوسکونگا
آخر گفتگو مہاراج نے پوچھا کہ آپنے قلم نگاہداشت جاری رکہنے
مین کیا قصد کیا ہے آپکا حریف کون ہے اور مواجب کہانسے
دینے لگے گا اسنے کہا مین مخالفین سے ملک لونگا خزانہ توکل سے
موجب دونگا خداوند کریم مسبب الاسباب ہے میرے شریک ہونے
کے وقت تمہارے پاس کیا تھا اب کون سی چیز نہین مہاراج
اس تقریر بلیغ سے منفعل ہوکر اپنے بستر سے [illegible]
خوبصورت خوش انجام یادشاہ امیر نے بترغیب رفاقت مانسنگھہ
کو مکرر کیا وہی جواب پایا پہر مہاراج نے کہا تم مانسنگھہ کی
یاری کیون نہین کرتے امیر نے کہا اگر مین جگت سنگھہ سے
وعدہ امداد نکرتا اور عدم ایفا بدنامی سے نہ ڈرتا تو تامل

مان سنگھ کی مدد کو جاتا رخصت ہونے کے وقت حسب ایمائے مہاراج
لوگون کے دکھانے سنانے کو امیر نے بخشی امیر گفتگو کی باہم
مین موافقت پر معاہدہ ہو چکا تھا مہاراج تملق سے سمجھاتے
ہوئے پیادہ امیر کے ساتھ پالکی تک آئے پالکی پکڑ کر سمجھایا
کہ جیسے امیر نہ لوٹے کوچ کر کے سانبہر آئے فوج کو دا آرام گرد
علاقہ جے پور کیطرف روانہ کیا خود بدولت چند سے سانبہر مین
مقیم رہے مہاراج نے شاہپورے کیطرف کوچ کیا ضلع میواڑ
مین سیر کرتے ہوئے اندور پہنچے یہ واقعات ۱۲۲۳ ہجری کے ہین
راجہ جگت سنگھ کا مع امیر جودہپور پر لشکرکشی کرنا
مانسنگھ کا بہت سے سرحد جودہپور پر آکر مقابل ہونا
بعض سرداروں کی دغا سے شکست پا کر لوٹنا جگت سنگھ
کا جودہپور تک تعاقب پہنچنا امیر کا جگت سنگھ سے

رنجیدہ ہوکر جیپور آجانا بخشی شیوالال کا با فوج کثیر تدارک کو آنا بمقام مادھو راجپورہ مقابلہ امیر کی ظفریابی فوج جیپور کی ہزیمت جگت سنگھ کی رجعت

رائے چند دیوان راج جےپور نے جگت سنگھ کو با فسون و افسانہ فریفتہ کرکے شادی کے لیے اودیپور چلنے اور مانسنگھ کو مغلوب کرنے پر آمادہ کرلیا یہہ سوچکر کہ جگت سنگھ ابھی طفل ناتجربہ کار ہے اسکے ہان مجھے ہر طرح کا اختیار ہے مانسنگھ کے عزل اور دھونکل سنگھ خردسال کے نصب سے جس حال مین کہ رئیس بیکانیر و بیہوکرن مجھسے موافق ہین اُس ریاست مین بھی میرا اقتدار ہوجائیگا اودیپور مین جگت سنگھ کی شادی ہوجانے سے میواڑ کا بھی مین مختار ہونگا تینون بڑی ریاستون سے ہر قسم کے فوائد بہت پاؤنگا چنانچہ راجہ جےپور نے بالشکر عظیم

بعزم جودہپور نہضت کی کہٹو کہنڈیلہ علاقہ شیخاواتی پر آیا فوج
خاص وسرداران علاقہ جےپور وسوائے سنگہہ وصورت سنگہہ
وبالاراؤ سردار سینہیہ سواران حیدرآبادی ہمراہی ہلکہ
فوج نواب امیرخان بہادر سب تین لاکہہ سوار وپیادہ ہمرکاب
تہے امیر ہی سانبہر سے اپنے لشکر مین آگئے داتارام گڈہ
سے کہ قریب معسکر جےپور تہا سوال وجواب ملاقات ہوے
آخر دو نوامر اسوار ہوے دو کوس وہ آئے اسی قدر یہ گئے
بیچ مین ہاتہیون پر ملاقات ہوئی جگت سنگہ نے امیرکو اپنے
ساتہہ لیجاکر بتکریم وتعظیم اپنے ڈیرے کے پاس ایک
بڑے ڈیرے مین اوتارا شب کو رقص وسرود کی محفل مین
بلایا اعزاز وتواضع کے بعد مستدعے امداد ہوا امیر نے
کہا مین تمہاری نوکری تو کرتا نہین ہان اس شرط سے
کہ جنگ وصلح کچہہ میری صلاح لیے بغیر نکرو مین تمہارا شریک

حال ہون جگت سنگہہ نے مان لیا امیر رخصت ہوکر اپنے ڈیرے
مین آے مانسنگہہ بہی ملازمان و سرداران جو دس بیس
ساٹہہ ہزار سوار و پیادہ لیے ہوے پربت سر پر آگیا جگت سنگہہ
نے اس مقام سے کوچ کیا امیر کو کوچ کا حکم دیا جمشید خان
عمر خان کرم علیخان رسالدار جو اسوقت مین امیر پر دہرنہ
رکہتے تہے کوچ پر راضی نہوے امیر کو بہی نچہوڑا اسلیے
ناچار امیور ہی رسالدارونکو جگت سنگہ کے ساتہہ کردیا جگت سنگہہ
پربت سر پر پہنچا ہنوز مقابلہ نہوا تہا کہ امیر بہی دہرنے والونکو
راضی کرکے جا پہنچے مقابلہ ہو اسرجے راو کہاٹکیہ جگت سنگہہ
کی طرفسے پیشتر اودیپور گیا ہوا تہا جب اوسنے پالی وغیرہ
اضلاع جودہپور کو غارت کیا مانسنگہہ نے رسالہ چانوری لیکر
دلسوز رفیقون کہاٹکیہ کے تدارک پر بہیجا جین جنگ مین رئیس
بیکانیر و بہوکرن کے اشارے سے راٹہورون نے طرح دی

کہا گیا ہے ملگئے مان سنگھ کو پربت سر میں یہ خبر پہنچی تاب جنگ نرہی دو چار ہزار آدمیون سے جودہپور کو لوٹ گیا جگت سنگھہ نے فتحیاب ہوکر خیمہ وغیرہ سامان پر قبضہ کیا ماہی مراتب نقرۂ ہودج پالکی خاص سواری مانسنگھہ امیر کے ہاتھہ لگا امیر بایماے جگت سنگھہ متعاقب گئے مقام مکھری مین کہ مابین پربت سر و میرتہ ہے ہرکارسے نے خبر دی کہ مانسنگھہ میرتے مین مقیم ہے مگر جلد عازم جودہپور ہے امیر نے لکھا مانسنگہہ ہمین معزز ہے اسکو زیادہ دبانے مین عار بیمروتی ہمپر عائد ہوتی ہے جانے فوج جگت سنگھہ کو لکھا کہ مانسنگھہ میرتے مین آمادہ کوچ ہے مین یہان تک متعاقب آیا گھوڑے تہک گئے ہین آگے نہین جاسکتا اب کیا صلاح ہے میرے نزدیک یہ مناسب ہے کہ تم فوج خاص و راجہ بیکانیر و بہوکرن کے ہمراہ اسکو صدا کرو خرچ کم ہو جودہپور کے بندوبست کو

اتنی فوج کافی ہے پہر یا خود جودہپور جاؤ مجہے معاملہ شادی
کی درستی کو اودیپور بہیجو یا تم اودیپور کا قصد کرو مجہے کچہہ فوج
دیکر مہم جودہپور پر بہیجدو جگت سنگہہ کو یہ صلاح پسند آئی
کہا مینے جو یہ فوج جمع کی ہی اور روپیہ صرف کرتا ہون کچہہ
تماشے دیکہنا چاہتا ہون تم لوگ ہمارے پاس آجاؤ امیر
لوگئے بخشی شیولال جو مقدمۃ الجیش چالیس پچاس ہزار آدمی
لیکر بنسل پور تک گیا تہا راہور ونکا زعفرانی پوشاک پہنکر جانبازی
پر آمادہ ہونا سنکر ڈرا اپنے آقا سے کمک خواہ ہوا جگت سنگہ
نے اسباب سے جال کہلہ بخشی کی اعانت پر جانے کو رخصت
کیا امیر تنخواہ طلب سرداروں کے خوف سے اپنے لشکر مین
نہ گئے چالیس پچاس سوار ہمراہی کے ساتہہ چل نکلے اہل لشکر کو
کہلا بہیجا کہ جلد جودہپور آکر ہمسے ملو امیر آدہی رات گئے بنسل پور
پہنچکر میر مخدوم کے ڈیرے مین شب باش ہوئے وہان لشنے

بخشتے کے ساتھہ کوچ کر کے ببے پور پہنچے ہمراہیان امیر بھی مان
آ گئے مان سنگھہ محصور ہوا جگت سنگھہ ضلع مارواڑ مین تھانے
بٹھاتا جودھپور آیا [illegible] کا محاصرہ کیا راے کے باغ مین میرتے
دروازے [illegible] تیس کو اتار اور تالاب اکھے راج کی طرف لشکر
امیر کے [illegible] اور سوائی سنگھہ کی فوج کو اور جانب
[illegible] پربت سر مارواڑ کے مکانات پر جگت سنگھہ نے
قبضہ پا بخشی شیولال کو چالیس پچاس ہزار سوار و پیادہ سے
تحصیل پر مقرر کیا جب شہر جودھپور و چانور و قلعہ سنانہ کے
سوا مان سنگھہ کے قبضے مین کچھہ نہ رہا آٹھہ دن محصور ہوے
گذرے بخشی اندراج سنگی شیوناتھہ سنگھہ تیس کچاون سرداران
میرتہ سلطان سنگھہ [illegible] کیسری سنگھہ [illegible] سنگھہ
انبوہ والا وغیرہ رفیقان مانسنگھہ نے کہا کہ اسوقت ملین
حریف زبردست ہے ایک دو دن مین شہر فتح کر لینگے

ہر گونہ نقصان کے ساتھہ ہتیہ ا نامی رہینگی ہم جگت سنگھہ سے
گرگ آشتی کرتے ہین شاید کچھہ گھہم نکلے تم قلعے مین جمے رہو
مانسنگھہ نے اس خیال سے کہ مبادا نہ کہنے مین اور راٹھورونکی
طرح یہ بھی دشمن ہوجائین جواب دیا کہ تم جو مناسب سمجھو کرو آخر
سنگی اندراج وغیرہ نے پیام دیا کہ اگر ہمسے کچھہ مدد نہ کرو ہم
نکلجائین جگت سنگھہ نے قبول کیا اندراج وغیرہ شہر سے نکلگئے متصل
فوج جگت سنگھہ ڈیرا کیا مانسنگھہ شہر چھوڑکر قلعہ بند ہوا جگت سنگھہ
نے شہر پر قبضہ کر کے قلعے پر مورچے جاسے اکثر مکانات شہر کو
گولون سے مسمار کر کے قلعہ کو نقب سے اوڑانا چاہا لیکن قلعے
کے استحکام نے یہ تدبیر چلنے نہ دی نجتشے اندراج نے
دو ہزار آدمیون سے کوہستان مگرہ کو اجمیر کی جانب
جاکر آمد و رفت اہل لشکر جے پور قریب بند کی مانسنگھہ نے
غلامی خان کو جو پہلے امیر کی طرف سے وکالتاً مہاراجہ ہلکر کے

پاس بیٹھا تھا اور اندنون کسی معاملے کی گفتگو مین مہاراج
کی طرف سے جودہپور آیا ہوا تھا اسکے پاس بھیجا وہ
چاہی اسنے صاف انکار کیا اس عرصے مین بابو سیندھیہ
انباجی انگلیہ جان بتیس فرنگی سرداران علاقہ سیندھیہ جگت
سنگھہ کے بلانے آئے تھے مالوے سے میرتے مین آگئے انباجی
کے سوا سب ایماے جگت سنگھہ تحصیل میرتہ مین مصروف
ہوئے وہ جودہپور اگر شہرون مین داخل ہوا دولت راو
نے انباجی سے کہدیا تھا کہ امیر خان عالی ہمت آدمی ہی راجستان
مین اُسکا دخل اچھا نہین تو اُسے اکھاڑ دینا اسلیے انباجی نے
آتے ہی راے چند دیوان جے پور سے کہا کہ تمنے امیر کو رفیق
بنایا ہے یہ عالی ہمت آدمی فرصت پاکر تمہاری ریاست برباد کریگا
مہاراج ہلکر نے مانسنگہ کا کب ساتھہ دیا با آنکہ اسنے اُسکی متعلقون
کو کس وقت مین پناہ دی تھی تم امیر سے احسان کرکے

کیا فائدہ پاؤگے یہ اور ملکر ایک ہین رئیس پہوکرن اور دیوان
وغیرہ سے نے جواب دیا کہ امیرخان لڑکے ہین ہمسے عہدہ برآ نہین
ہوسکتے امیر نے یہہ ماجرا سنکر ہمت راے اور مہتاب راے
کو رسے چند دیوان کے پاس بہیجا پیام دیا کہ تم اور انباجی اور
سوائی سنگہہ اپنے کو دانا سمجہتے ہو سواے سنگہہ نے تو بہت
آدمیون کو تباہ کیا ہے تم یا خود تباہ ہو جاؤگے یا اس غریب
اورونکو تباہ کروگے مگر یاد رکہو زبردست کے سامہنے عقل بیکار ہے
دیوان نے خجل ہوکر کہا کہ مینے وہ بات ہنسی سے کہی تہی آرا
موصوف نے کہا اسپر تمہی دل لگی کی ہے دیوان چپ
ہورہا انباجی کے آتے ہی امیر کا پانچہزار روپیہ یومیہ مقرر ہوگیا
ہمراہیان امیر تنخواہ خواہ ہوے دہرنہ دیا امیر نے یومیہ
طلب کیا نہ ملا چندروز ادہر ادہر پہرایا پہر مواجب کے
وصول کرنے کو ہٹا کر درپردہ اسے منع کردیا ہمراہیان

امیر نے عذر کیا بعد تشدید بتقاضا امیر کو کوٹھے سے گرا دیا
اور اوپر سے پتھر مارے ایک پتھر کا زخم زخم تیغ سے زائد پایا
امیر پر ہوا بڑی تکلیف ہوئی ناچار امیر نے راے ہمت راے
اور لالہ مہتاب راے کو دیوان کے پاس بھیجا پیام دیا کہ اس وقت
مین فوج کے دہرنے سے مین بہت تنگ ہون جو کچھ ہو سکے
مجھے دو کہ اس غدر سے امان پاؤن کوئی شنوا بھی نہوا مترجم
عفا اللہ عنہ کہتا ہے کہ یہان سے کمال تحمل و استقلال امیر ثابت ہے
اور یہ بھی اظہر ہے کہ دنیا باآنکہ فانی و نجس ہے بڑی صعوبتون
کے بعد مشکل سے ہاتھ آتی ہے اور جو غافل مفت پاتے ہین
رائگان اوڑاتے ہین یارب اہل اسلام قدر کافی سے
زائد دنیا نہ چاہین اور جسے تو بخشی زائد ملے تیری مرضیات
مین صرف کرے ۔ انہا حاجی حاسد اپنے ضروری کام
مین صرف تہا اسنے یہانتک دیوان کو بہکایا کہ

امیر کا دلی دشمن بنا پایا امیر تنگ ہوکر جلد بے معسکر سے کوچ
کرکے بسواری پالکی معہ فوج بلنسل پور کہ جانب سجے پور ایک
منزل ہے آئے راجہ جگت سنگھہ نے لالہ مہتاب رائے کو بھیجا
کہ دلجمعی امیر کرکے لوٹا لائے کہدیا کہ انکے لوٹکر آتے ہی خرچ کا بندوبست
ہو جائیگا امیر نے اس مقام سے شقہ خاص بطلب مختار الدولہ
محمد شاہ خان کہ دو کمپنیوں سے تحصیل ضلع مالوہ مین مصروف
تھے بھیجا پرگنہ ٹونک انکو جاگیر لکھدیا میان منور خان برادر خرد
محل کلان کو سرونج کا عامل کیا فوج کو وہین چھوڑکر تین سو
سواروں سے زخم کے سبب پالکی مین جلد و بسور لوٹ آئے
معسکر جگت سنگھہ سے دو کوس پر ڈیرا کیا مگر دہرنے
والوں سے مفر نہ ملا جب دہرنے والوں نے سختی مضایقہ کچھی
رامپوریہ اور آفریدی دونوں گروہوں نے اپنے دو دو آدمی
دہرنے پر صبر کرکے پیچھا چھوڑا یہ کہلایا کہ جو کچھہ پاؤ گے

بالمناصفہ تقسیم کرینگے امیر پالکی پر سوار ہوکر راجہ سے ملنے
چلے جگت سنگھہ نے اپنے ڈیرے کے پاس ایک راوٹی امیر کے
لیے کھڑی کروائی جسطرح پہلے بڑا خیمہ نصب ہوا تھا رقص و سرود اسباب
خوشی ظاہر تھے اب اسطرح سے کچھہ نتھا امیر راوٹی مین آسے ہم انہون
سے کہا دیکھو تمھاری عنایت سے ہم اس درجے کو پہنچے سامعین منفعل
ہوے بولے ہم دہرنے سے دست بردار ہوتے ہین ہتک عزت
سرکار ہمکو گوارا نہین جب تک کوئی آمد نہ دیکھینگے ہم تنخواہ طلب
نکرینگے اب ہمارا جینا مرنا سب آپکی خوشی کی ساتھہ ہے امیر نے
راے ہمت راے کی زبانی رائچند دیوان وغیرہ کو کہلا بھیجا
کہ اندنون کچھہ تھوڑا ہی روپیہ دیدو تو دفع الوقتی ہو جاے
لیکن [illegible] نے سنا بدقماشات امیر کی طرف سے یہی پیام پہنچا ایکدن
چار پانسو روپیہ ہی مانگے کمیدان نے جواب ناک دیا ایک روز
شب [illegible] راجپوتان کا فاقہ ہوا امیر کی بات کی پاسداری کرتے تھے

اگرچہ ان کوتہ اندیشون نے نقض عہد مین درازدستی کی ہے
پر مین تا امکان نقض عہد نکرونگا انتقام و جزا خداوند کریم کے اختیار
مین ہے اتفاقاً یہہ معاملہ مانسنگہہ نے سُنا اسنے غلامی خان کو
رقعۂ خاص دیکر ایلچی کیا پیام دیا کہ مہاراج ہلکر جگت سنگہہ سوائی سنگہہ
وغیرہ کے ہاتہون جو میری خرابی ہوئی اور ہو رہی ہے آپ پر
مخفی نہین ملک میرے قبضے سے نکل گیا حریف نے قلعے پر مورچے
جمائے ہین اگر اسوقت مین آپ کوئی سلوک دوستانہ میرے ساتھہ
کرین مین ہمیشہ ممنون احسان رہونگا امیر پہلے انکار کرچکے تھے
اب آزردگی مانع انکار ہوئی چاہا کہ جگت سنگہہ کو زک دین تو
حاسدون سے عوض لین یہہ سوچکر ٹہاکور کے ساتھہ ہرکارونکے
جماعہ دار مانسنگہہ نام کو اپنی طرف سے مانسنگہہ رئیس کے پاس
بھیجا پوچھا کہ اسوقت مین ساتھہ دینے پر تم کیا عوض کروگے
والی مارواڑ سخت مضطر تھا اس پیام سے خوش ہوا اسنے

اپنے ہاتھ سے امیر کو لکھا کہ چار لاکھ پچاس ہزار روپیہ ماہوار
حق اعانت سوائے تنخواہ کنیوانداون دیتا رہونگا اور سالانہ چار لاکھ
روپیہ آمدنی جاگیر باورچی خانے کے مصارف کے لیے دیکر تالیف
کے تیر پر سند کہدوادونگا امیر نے یہ رقعہ اپنے پاس رکھا کہلا
بہیجا کہ اچہا اب مین یہان سے علیحدہ ہوتا ہون جو کرونگا تم دیکہ
لوگے تم سنگی اندراج کو جو کوہستان مکرہ مین اجمیر کی طرف
ہے لکہ بہیجو کہ فلان شخص آتا ہے اسے رفاقت مین لو راجہ نے
قبول کیا سنگی کو لکہ بہیجا اتفاقاً سرجے راو گہاٹکیہ دولت راو سیندہیہ
کا خسر جسکو انباجی کے نفاق سے جگت سنگہ نے برطرف کر دیا
تہا اپنی فوج میواڑ مین چہوڑ کر سوال و جواب کے لیے وہان
آیا یہ شخص انباجی کا دشمن جان تہا امیر نے دشمن کے دشمن
کو دوست جانکر اپنی رفاقت مین لیا اور پالکی مین بیٹہکر چلے
جگت سنگہ کے ڈیرے کے مقابل کہڑے ہو کے کہلا بہیجا کہ مین

حق معاہدہ ادا کر چکا اسوقت تک امداد مین مجھسے تقصیر و تقاعد نہوا
تمنے نقض عہد مین کوشش کی بیمروتی کی داد تھی خبردار اب تمسے
مجھے کچھہ سروکار نہین نہ پیمان درمیان اور یہہ جو تم میری جان کے
دشمن ہوگئے ہو بفضل الہی میرا کچھہ نہین کر سکتے اگر کچھہ حوصلہ
ہو اسوقت مین تین سو آدمیون سے تمہارے لشکر مین ہون
تمہارے ساتھہ تین لاکھہ آدمی ہین آو حوصلے نکالو دیکھو کتنے ہو
دریوہین چلا جگت سنگھہ یہہ بات سنکر گھبرایا بر سر عذر آیا خوشحال سنگھہ
داروغہ کو بہیجکر سمجھایا بلایا امیر نے اسکا کہنا معتبر نہ جانا نہ مانا اتفاق
سے جرار کوچ کرکے اپنے لشکر مین بنسل پور آسے ندی کے
کنارے ڈیرا ہوا اُس رات دریا نے طغیانی کی معسکر امیر مین
کمر کمر سے زائد پانی ہوگیا اہل لشکر کا بہت سامان دریا برد ہوا
کئی لشکری بہی غرق ہوے بارے کچھہ سامان اور باقی آدمی
بلندیون پر چڑھ گئے طوفان سے بچے امیر [illegible] کوچ کرکے وہان سے

بیمار مین آئے اس مکان کو لوٹا جو لوگ لٹنے سے بچے انسے معاملہ
لیا گیا دوسرے دن صبح کو وہان سے کوچ ہوا راستے مین گانون
سے بیس ہزار روپیہ معاملے کے لیے ہر دندے کے
پاس جو میرٹھ سے سات آٹھ کوس ہے آئے وہان
مقام کیا بابو سیندھیہ سے جو قریب ہی مقیم تھا متحرک سلسلہ
موافقت ہوئے اسنے قبول کیا شریک امیر ہو جانے کا وعدہ
کیا سنگی اندراج بھی بحکم آقا معہ دو ہزار سوار آملا شیولال
چالیس پچاس ہزار سوار و پیادہ فوج سے کو بسمت پالی
متعین ہوئے تھے دس کوس پر لشکر امیر سے آگیا اتاجی
انگلیہ نے بابو سیندھیہ اور جان بیلیس کو لکھا کہ تبدارک
امیر بخشی کا ساتھ دو بابو سیندھیہ اسپر غائبانہ ملکیا
تھا اور اسے سنگی اندراج سنے بھی تسلی دیکر امیر کا جانب دار
کر لیا تھا اگر مقدمہ دوستی مرتضے سے ملاقات کی ضرورت

ہوئی سیندھیہ نے مشورت کی امیر کو تنہا بلایا امیر
پانسو سواروں سے سیندھیہ کے پاس گئے مگر کہا یہ عجب
وقت ہے ریاست جودھپور سہل ہی ہاتھ آتی ہے سیندھیہ
نے اظہار مرغوبی کے ساتھ بخیال تقسیم ملک کہ غلبہ امیر کو
ہوگا کچھ روگردانی کی امیر سمجھ گئے بولے اور تقسیم ملک وہ یون
ہوگی کہ یا تم انتظام و تصرف کرو ہمین مصارف ضروری دو یا ہم
تمہین بلکہ تمہین ریاست کرنا ہم سپاہی ہین ہمین تو نقد
روپیہ چاہیے ملک سے مطلب نہین سیندھیہ یہ سنکر دل مین
شاد ہوگیا بولا تمسے اور مانسنگہ سے معاملہ کیونکر ٹھہرا ہے امیر نے
ظاہر کیا سیندھیہ نے کہا مین تو اٹھائی لاکھ سے زائد دونگا
امیر کو بطور اسکا شریک حال کر لیا تھا کہا ہم اسی سے بھی
کم لینگے سیندھیہ خوش ہوا درستی معاہدہ ہو گئی یہ قرار پایا
صبح بالاتفاق یہان سے کوچ کرکے شہر لال سے مقابل

ہون یہ خبر ڈاک کی ہرکارون سے جگت سنگہ تک پہنچائی بہرا بہ
وغیرہ مفسد آگاہ ہوے گہبرائے انباجی نے سوبہ سنگہہ کو بلا کر
مطلع کیا پہر دونو سانڈنی پر سوار ہو کر صبح سے پہلے باپو سیندہیہ کے
پاس آ گئے انباجی مکار آدمی تہا جو گیا کپڑے منگوا کر بولا تم ہمین چہوڑتے
ہو ہم دنیا چہوڑتے ہین جوگی ہوتے ہین دولت راؤ سیندہیہ
کی سرزنش کا جواب تم دینا سوائی سنگہہ نے کہا روپیہ جس قدر
تمہین چاہیے ہم سے لو اور ہمارا ساتہہ نچہوڑو باپو سیندہیہ
دولت راؤ سیندہیہ کے اعتراض سے ڈر کر تازہ عہد و پیمان سے
پہر گیا امیر صبح کو یہ حال سنکر معہ سنگی اندراج وغیرہ سیندہیہ
کے پاس آئے پوچہا کل کے عہد و پیمان بیجان کا کیا حال ہے سیندہیہ
نے کہا ناچار ہون کیا کرون انباجی اور سوائی سنگہہ آئے امیر
سنکر چہپ گئے تہے سیندہیہ نے سمجہایا کہا تم امیر کی جانب سے
مطمئن رہو وہ دغا نکرینگے امیر نے باتین کرنے مین سنگی اندراج

کو مخاطب کرکے یہ حکایت نقل کی کہ کسی مصرفہ گو احمق نے ایک
ظریف دانا سے کہا کہ بنی آدم مین دھن اور مقعد برو سے شمار
برابر ہین ظریف دانا نے کہا نہین بلکہ دھن کم ہین مقاعد زائد
کہا کیونکر کہا جس دھن سے جھوٹ بات نکلے عقلا اوس دھن
کو بھی مقعد ہی گنتے ہین سیندھیہ یہ سنکر سخت منفعل ہوا مترجم
عفا اللہ عنہ کہتا ہے کاش یہ مقولہ ہر آدمی کے پیش نظر رہتا خصوصاً
اتباع جو ناقل کے زیادہ مستحق ہین مع القصہ امیر سنگہ وہان سے
اٹھکر سنگی کے ہمراہیون سے کہا تم مین سے جو مرد ہو میرا
ساتھہ دے اور جو ساتھہ نہ دے اپنی راہ لے مین ہر حال
مین بان سنگہ کا معاون ہون تم میرے شریک حال ہو یا نہ ہو
سنگی نے کہا مین کوہستان سے اور لشکر جمع لاتا ہون
امیر سنگہ ناچار اپنے لشکر مین آگئے ٹہاکر شیوناتہ سنگہ
کچہاون والا کہ فہمیدہ آدمی تہا اور کئی سردار اور پانسو سوار

ساتھ لیکر سنگی سے جدا ہوا امیر سے آملا سلطان سنگھ

بنباج والا کیسری سنگھہ آسوپ والا بختاور سنگھہ انبوے والا یہ سب

راٹھور اپنے اپنے خیالات کی خامی سے شریک امیر ہوے امیر معجملہ

معہ ٹھاکر شیوناتھ سنگھہ وہان سے کوچ کرکے پشکر آئے

سمرجے راؤ کہاٹکیہ نے میواڑ سے اپنے ہمراہی سوارونکو اور تیجو ہیرا سنگھ

کو جو اس سے متعلق تھے بلایا تہا وہ پشکر مین آملے بخشی شیولال

متعاقب تھے گوبندگڑہ پر جو پشکر سے دس کوس ہے آگیا دوسرے

دن امیر ہارے کی راہ سے ہرسولی علاقہ کشنگڈہ مین آئے

ہرسولی سے کوچ کرکے دو کوس چلے تھے کہ فوج متعاقب نے

سحر کے وقت آلیا قراولی جنگ ہونے لگی امیر نے ہیرا سنگھہ

کے کہنے کو کہ طاقت جنگ نہ رکھتا تہا بہیر کے ساتھ کرکے حکم دیا کہ تم

کوچ کرکے علاقہ کشنگڈہ مین پہنچکر ٹہیرو خود معہ لشکر فیروزی

اثر دس سواران ہمراہی شیوناتھ سنگھہ و سمرجے راؤ کہاٹکیہ

جنگ قزاولی کرتے چار کوس آگے بڑہے علاقہ جےپور کے
ایک گانو پر پہنچے فوج متعاقب غالب تہی امیر مغلوب پانی برستا تہا
گہوڑے کیچڑ مین دہسے جاتے تہے امیر ٹہر گیے تدبیر کار سوچنے لگے
اسمین ہرکارے نے خبر دی کہ بہیر والے بہی مینہ کی شدت سے آگے
نجا سکے یہان سے دو کوس پر پڑے ہین امیر گہبرائے ہرکارے سے
کہا تو جلد جا بہیر والونکو حکم سنا کہ بہر طور جلد علاقہ کشنگڈہ مین
جا پہنچو بہیر والون نے ڈیرون وغیرہ سامان کے تر ہونے سے
بہزار خرابی و تکلیف کوچ کیا دو بجے توپین امیر کے ساتہ تہین
امیر نے دو چار گولے متعاقبین پر مار کر انہین بہی بہیر والون کے
پاس بہیجدیا خود گہوڑے پر سوار ہو کر دشمنون پر حملے کرنے کی
فکر مین ادہر ادہر پہرے کثرت آب و خلاب سے موقع نپا کر رک
گئے حریف بہی توپون کے سر ہونے سے رک گئے کیچڑ بہی
پیش قدمی کی مانع ہوئی بخشی اخوندزادہ محمد آیاز خان بہادر

امیر کے لشکر کو امیر کے پاس بھیجا کہا ہمین تمسے کچھ غرض نہین
بجز اسکے کہ تم علاقہ جے پور سے نکلجاؤ امیر نے باقتضاے وقت
قبول کیا بعد تکلیف و دشواری کوچ کرکے نیگاہ مین کہ وہان
سے چھ کوس تہی داخل ہوے علاقہ کشنگڈہ مین مقام ہوا بارش
کے سبب خیمے نصف ہوسکے وہ رات بڑی صعوبتون مین گذری
صبح کو معہ کمپو سے ہیرا سنگھ وغیرہ کوچ کرکے تودرتی علاقہ جے پور
پر آے فوج متعاقب بہاگی پر بڑی امیر وہان سے مع جمیع ہمراہیان
نہضت کرکے اپنی عملداری علاقہ ٹونک مین آے فوج کو وہان
کہین ٹہراکر خود بدولت معہ جمعیت معدودہ محمد شاہ خان مختار الدولہ
بہادر کی ملاقات کو گئے کہ حسب الطلب با کمپو سے لعل سنگھ
و مہتاب خان ہاڑوتی سے آکر ٹونک مین عمل دخل کرکے جہلایہ علاقہ
جے پور مین مقیم تہے مختار الدولہ کو وقائع سنانے کمپوون کے
افسرونکو بلاکر کہا کہ ابتک تم بے خدمت تنخواہ پاتے رہے ہو

پڑنے وقت پر کام آنے کے لیے تمہین نوکر رکھا اور اب تک لڑائی سے
بچایا اب وقت ہے نمک حلالی بجو لاو جانفشانی و حسن خدمت
کی عوض دو ماہہ انعام پاؤگے اور جو بیدل ہو کر جان چراؤ صاف کہدو
کہ ہین تمہین جواب دون اور فوج جمع کرون سب نے بالاتفاق
عرض کی ہم جان نثاری کو حاضر ہین ادائے حق نمک مین دل
کوشش کرینگے امیر مطمئن ہوے محمد شاہ خان کو حکم دیا کہ تم
صبح کو دونو کمپنیو ساتھ لیکر رانولی علاقہ ٹونک کی طرف آؤ ہم بھی معہ
فوج خاص کل تمسے آملینگے مختار الدولہ مخلص خیر خواہ نے بسر و چشم
قبول کیا امیر شبا شب اپنے لشکر مین داخل ہوے صبح کو نہضت
کرکے باہنی ندی کے کنارے پر کہ رانولی سے ڈیڑھ کوس ہی مختار الدولہ
سے آملے ایک مقام کرکے کل افواج کے ساتھ وہان سے کوچ کیا
تو دوسری علاقہ جے پور متصل مادہو راجپورہ مخیم ہوے یہان سے
دو کوس پر فوج جے پور پڑی تھی صبح کو امیر نے سبقت کی کوچ

ٹرہے جے پور والے بھی آمادہ جنگ ہوکر مقابل ہوے تمام دن
توپ و تفنگ سے جنگ ہوئی مگر اُسدن بارش سے مقدمہ طے نہوا
یون رات ہوگئی اسینے آدہ کوس ہٹکر مسلح و ہوشیار رات
گذاری حریف بھی مقام کو لوٹ گیے صبح کو اسینے نماز کے بعد
فتاح حقیقی سے فتح و ظفر مانگکر لشکر کو بڑہایا کنیوے لال سنگھ
کو مع اضراب کلان اپنے فیل نشان کے سامہنے جمایا خود بدولت
سواران خاص سے کنیو اور توپخانے کے پیچہے صف آرا ہوکے
میمنہ کو سالداران آفریدی و رامپوریہ و کنیوے مہتاب خان
سے اور میسرہ کو جمعیت شیوناتہہ سنگہہ کچہاون والا وغیرہ
راٹہوڑون اور فوج سکہرچراؤ و کنیوے ہیرا سنگہہ سے آراستہ کیا
توپ چلنے لگی سواران رامپوریہ و آفریدی مع کنیوے مہتاب
خان یورش کی ہنوز مراد کو نہ پہنچے تہے کہ مرزا اصالت بیگ کی پلٹن
والون نے توپون سے چہرا اتارا بہت جوانمرد کام آے ثابت

قدم بھی کیچڑ کے سبب جلد نہ بڑھ سکے کوشش ہوچہ سمجھکر لوسے چالیس
پچاس آدمی میدان سے گڑھون مین جو پہاڑ ہے امیر مشوش ہو کر
ہاتھی سے اترے جتوہ نام گھوڑے پہ بیٹھے باواز بلند کنبہ والونکو حکم دیا
کہ جنسی کی بڑی توپون سے دشمنون کی بھیر پر گولے مارو خود بدولت
واقبال حملہ آور ہے کلشیونات سنگھ سیجراو وغیرہ کو حکم دیگئے
کہ میرے ساتھ آو اگرچہ میدان ودلدل سے مانع حملہ تھا مگر امیر بکمال
قوت خداداد و دلیری اسپ سبک خرام باد رفتار کو اٹھائے ہوے
چلے جاتے تھے تائیدات غیبی سے جنسی کی بڑی توپون کے گولے
دشمنون کی بھیر پر پہنچے اور دشمن بیتاب ہوئے گھبرائے
اسی حال مین امیر قریب جا پہنچے اشعار

سپہدار رستم توان گیو جنگ ۔۔۔ ہنر بر شناور دلاور نہنگ
نہ آب و خلاب و ہوا سے رکا ۔۔۔ نہ چہرے کی بارش سے خالف ہوا
وہ اسپ تنومند صرصر روش ۔۔۔ ہوا برق کی طرح گرم روش

رفیقون سے کوئی نتہا ہمرکاب ۔ مگر اک جوانمرد اقبال تاب
فقیر محمد ولی خیر خواہ ۔ قوی پنجہ خان تہور پناہ
جو دیکہا سپہدار نے وے یار ۔ کہا اُسنے اے سرور نامدار
ٹہر جا کہ آجا ئین باقی رفیق ۔ نہین جان پر اپنی کیون تو شفیق
خدا تیرا حافظ ہے اُسکے سوا ۔ نہین کوئی ظاہر نگہبان ترا
کہا مرد حق گو نے اے دوستدار ۔ ہمارا نگہبان ہے پروردگار
وہی بس ہے حافظ رفیق کریم ۔ سو ہمراہ ہوگر اُسکا فضل عمیم
تو تنہا ہین سب دشمنون سے بس ۔ ہون برق مین یہ عدو خار و خس
یہ سنکر ملازم قوی دل ہوا ۔ تہور مین آقا کے شامل ہوا
مقابل ٹہنا مناسب جو تہا ۔ دلاور سوے پشت اعدا گیا
کہ ٹہون مین جو سیدان کے تہے نگہبان ۔ جوانان کینو سے مہتاب جان
سپہبد کو تنہا دوان دیکہہ کر ۔ ہوے ساتہہ آقا کے شل ظفر
جو مرزا کی پلٹن پر آے امیر ۔ جہپٹ آیا مرزا بہی مانند تیر

کیا چھلے مرزا نے پستول سر — خدا نے بچایا دلاور کو پر
بڑہا تیغ کین کھینچکر پھر حریف — نہ سمجھا قوی سے نہ جیتے ضعیف
دلاور نے بڑھ کے کو سیدہا کیا — عدو کو ستان پر اوٹھا ہی لیا
گرا ہوکے مجروح مرزا اودہر — گرے اوسکی پلٹن پہ گولے ادہر
جو پلٹن نے دیکھا کہ افسر گرا — ہمین یہی دلاور نے آ ہی لیا
ڈرے پر غضبناک لڑتے رہے — امیر اکین مانند برق آ پڑے
کیا حملہ گلے پہ جس طرح شیر — زبردست کتنے کیے دم مین زیر
بہت کشتہ و خستہ رن مین ہوے — جو باقی رہے وہ فراری ہوے
ہوے پنجہ نغم مین دشمن اسیر — خوشی نے پیے جوم دست امیر

القصہ امیر نے اوس پلٹن پر ظفر پاکر پہٹا کر شیو ناتہہ سنگہ کے ہمراہیون سے جو قریب تہے باواز بلند کہا کہ مین تمہارے لیے یہ جانفشانیان کرون تم کھڑے تماشا دیکھو کیا راٹھوڑون کے ہان اسیکو جوانمردی و مروت کہتے ہین اس طعنے سے [illegible]

طرہ آے امیر نے ان سب کے ساتھہ باقی فوج پر حملہ کیا تھوڑی دیر
مین سب کو ہزیمت دی مگر خیرات مسیح نامی عیسائی جسکے ساتھہ دو
پلٹنین چار توپین تہین نواب شہامت خان واحد خان
لشکر کین بیگ سواران کچھواہہ ایک میدان مین جمے ہوے تھے
اور کچھہ سوار ایک چھوٹے گانو مین تھے جو دو نون لشکر کے
وسط مین تہا یہ دریافت کرکے امیر نے کہا کہ اس گانو پر حملہ
کرنا چاہیے فتح و شکست اسی پر موقوف ہے یہ سنتے ہی کچھو
کے سوارون نے حملہ کیا اور دیگر دشمنون کو گانو سے نکال دیا
پھر امیر سے کہا کہ اب آپ حملہ کرین امیر نے فرمایا پیش قدمی
باندازہ عقل چاہیے ورنہ ایک قدم ہٹجانے مین ظفر مبدل
ہوجاتی ہے اتفاقا وہ لوگ امیر کو آمادہ حملہ دیکہکر خود بخود
منہزم ہوے محمد عمر خان رامپوری نے ایک سو سوار کے
ساتھہ تعاقب کی اجازت چاہی جوانمرد نے فرمان پاسنے

سے پہلے حملہ کیا فراری رک کر بولے اب کیا ہمارے ہتیار
کہلواتے ہو کیون اتنا دباتے ہو لوٹ جاؤ ورنہ پشیمان ہوگے
خان مذکور لوٹا اسنے حکم دیا کہ فتح و ظفر کی نوبتین بجین منصورین
سامان اعدا جمع کرین ساٹھہ توپین سات ہاتھی بہت خیمے ڈیرے
بیشمار اسپ و شتر امیر و ہمراہیان اسکے ہاتھہ آئے امیر نے
اسی جگہ مقام کیا مرزا صابر بیگ کپتان کو میدان سے اٹھوایا
زخم کا علاج ہونے کا حکم دیا سنگی اندراج کو ماجری لکہکر
لکہا کہ مین حق معاہدہ ادا کر چکا اور اب تک کچھہ عوض نہین لیا اب مجھے
خرچ کی تکلیف ہے سپاہ کو تنخواہ دینا ہے عنقریب جنگ سنگہیہ کے
مقابلے مین کام لینا ہے کچھہ روپیہ مجھے دو اور مجھسے آملو ہرکارے
نے خبر دی کہ فوج مخالف ہزیمت پاکر جے پور گئے ہین ہرولے
سانگانیر پر پڑے ہین شہر والے شہر مین داخل ہونے نہین دیتے امیر نے
یہ سوچکر کہ اسوقت مین شہر کو آسانی لوٹینگے بہت نقد

وجنس پا پہنگئے کوچ کیا جب پورے پانچ کوس سانگانیر سے دو کوس
پرا گئے جگت سنگھ کی بہن نے عزم امیر دریافت کرکے دستور
کے موافق باظہار کمال عجز اپنا دوپٹہ امیر کے پاس بھیجا اور کہا اس
وقت میں یہاں کوئی مرد میرا نگہبان نہین ہین جیسی جگت سنگھ
کی بہن ہون ویسی ہی آپکی بنتی ہون میری آبرو کا پاس
آپکو چاہیے کچھہ نذرانہ لیکر اسوقت مین شہر کو نہ لوٹیے عالی ہمت نے
مان لیا کہا اچھا مینے نذرانہ بھی معاف کیا مین اب مردون کے
مقابلے کو جاتا ہون تم میری بہن ہو مطمئن رہو ازان بعد کوچ
کرکے معظم آباد ہوتے ہوئے سانبھر آئے لوٹا پھر سنگی الغرض
سے ملنے کو جو روپیہ کی سبیل کرنے کشن گڈہ آیا تھا علاقہ
کشن گڈہ مین آئے اُسیدن یہ فرحت اثر خبر سامعہ افروز ہوئی
کہ دوسرے محل اپنے دختر اخوندزادہ سے آدہی رات گئے صاحبزادہ
متولد ہوا اسکے نچھر وو گانہ شکر ادا کرکے خوشی کرنیکا حکم دیا

خوشی کی نوبتیں بجنے اور شلک ہوا کیا وسر ہونے لگیں مژدہ
سرور وصلائے فرحی سنکر ارباب نشاط نے ہجوم کیا مبارک
سلامت کا غل پڑا مؤلف امیر نامہ نے اوتختبور باد مادہ تاریخ
لکھا ہے — القصہ امیر رسوم تہنیت وشادی سے فارغ ہوکر
پانسو سواروں کے ساتھ کشن گڈہ آئے بخشی وغیرہ راٹھوروں
سے ملے روپیہ وصول ہوا سپاہ کو تنخواہ وانعام دیکر بلند
بہت کچھ دیا ساکین فقرا مالا مال ہوگئے وہاں بھی ایکدن برات
شادی تولد فرزند میں رقص وسرود کی محفل کی پہر بخشی انداج
وغیرہ راٹھوروں سے کہا کہ مجھے جگت سنگہ سے لڑنا ضرور ہے
مان سنگہ کا پورا عوض لیے بغیر آرام سے بیٹھنا میری عالی ہمتی
سے دور ہے میرے نزدیک صلاح یہ ہے کہ تم مع جمعیت
سرجی راو وکنبیہ سے مختار الدولہ وغیرہ بہت سمیر سے ناگور علاقہ
میں سواران خاص کے ساتھ براہ راست جودہپور پہنچوں

سب صلاح مانگ کر روانہ ہوے اجمیر پہنچکر آے وہان سے
بجریدہ حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کو اجمیر آئے مستعد نیاز
ہوکر لوٹ گئے اس رات خواب دیکھا کہ میرے لشکر کے قریب
ایک اور لشکر پڑا ہے امیر نے دریافت کیا کہ یے لشکر کے خیمے
کھڑے ہیں کسی نے کہا خواجہ صاحب علیہ الرحمہ کا لشکر بفضل خدا
تمہاری مدد کو آیا ہے فرط انشاط سے امیر کی آنکھ کھلی ہنستے اٹھے
ہمراہیون کو بشارت سنائی سب شاد ہوے امیر نے ہمراہیون
کے دل بڑہائے آپ اس مہم سے مطمئن ہوے کوچ کیا مقامات
جودہپور سے جگت سنگہ کے تہانے اٹہاتے اپنے تہانے
بٹہاتے میرتے پہنچے سنگی اندراج وغیرہ راٹہور بہی یون ہی
میرتے سے سات کوس پربانگور کے رستے پہنچے سنگی نے
تہانون کے تغیر کے سوا اپنے ملک کے زمینداروں کو یہ بہی
حکم دیا کہ جے پور والے پر جہان قابو پاؤ ناک کان کاٹ لو

غالباً ایسا ہوا بھی اب راے چند و جگت سنگھ متردد ہوے باہم کہا
کہ پٹھانوں سے عہدہ برائی دشوار ہے اپنی عمدہ فوج شکست پاکر
بیدل ہوگئی امیر مظفر کا جی بڑھ گیا راٹھور جو شریک ہیں ان سے امید وفا نہیں
بالو سینہ یہ بھی پھر گیا تھا صلاح وقت یہی ہے کہ آبرو بچائیں
جے پور کو لوٹیں انا جی انگلیہ سوائی سنگھ وغیرہ نے یہ حال دریافت
کرکے دل بڑھایا تاکید بیان اعانت سے تسلی دی جگت سنگھ نے
نہ مانا بعزم جے پور کوچ کرکے ناگور آئے وہاں سوائی سنگھ نے کہا
تم تو چلے ہمارے خاطر اپنوں کو بیگانہ و دشمن کرلیا مجھے کس کے
سپرد کرتے ہو جگت سنگھ نے تسلی دی کہا سینہ سیہ جان بخش وغیرہ
سرداروں کو تمہارے پاس چھوڑتا ہوں ناگور سخت جگہ ہے اپنے کام
میں لگے رہو شنوائی میں فوج کو چھوڑ میں بھی آتا ہوں لیکن
ہی سب کو مطمئن کرکے ناگور سے جو بیس کوس ہے کھنڈو آسے بختے اندراج
نے امیر کو لکھا یہ وقت ہے دشمن کو جانے نہ دو انتقام لو امیر سوار ہو فوج

یلغار کرکے لشکرگاہ جگت سنگہ سے پانچ کوس پر آگئے جگت سنگہ
کہ اسوقت مین نہایت خوفناک تہا بہت ڈرا رات کو ایک معتمد بہیجکر مانسنگہ
ہرکارون کے جمعدار کو بلایا کہا اپنے آقا سے اجازت لیکر میری
ایک بات سن جا جمعدار اجازت لیکر حاضر ہوا راجہ نے کہا مینے امیر سے
بدعہدی کرکے بہت پشیمانی و پریشانی پائی امیر زیادہ مجہے پریشان
و پشیمان پسند نکرین میرے تعاقب سے باز رہین یہی مضمون
ایک خاص رقعے مین لکہدیا کہ مینے جیسا کیا ویسا پایا تمنے اپنی مروت
و فتوت سے فائدہ لیا اب سختی سے حاصل کیا امیر نے اس خیال سے
کہ یہ بڑا رئیس ہے اسکو ممنون رکہنا انسب ہے کہلا بہیجا اچہا اپنے
رہگذر کی بہ تعجیل چلے جاؤ راجہ نے باتفاق رای چند دیوان اور
انباجی انگلیہ کی فوج ہمراہی سے پہر رات رہے کوچ کردیا جبر
سنگہ بخشی اندراج وغیرہ راٹہورون نے بہی نقارہ بجاکر
بارادہ کوچ امیر کو کہلا بہیجا چونکہ امیر کو اوسوقت بمقتضای

زمانہ بربادے راجہ مذکور منظور تہی معرفت خدمتگارون کے
عذر علیہ خواب کا کہلا بہیجا اور باقی شب اسی حیلہ مین تمام کی
اور خبر کے ہرکارون سے خفیہ سمجہا دیا کہ صبح جب سنگی اندراج
وغیرہ میرے پاس آوین تو تم آکر عرض کرنا کہ راجہ جگت سنگہ
شبا شب کوچ کرکے دس کوس گیا غرض جب صبح کو بخشی اندراج
وغیرہ سرداران راٹہور بصلاح کوچ امیر کے پاس آے تو ہرکارون
نے حاضر ہوکر اسے راز شبینہ برملا کہا کہ وہ دس کوس چلا
گیا اوسوقت امیر نے بخشی مذکور سے کہا کہ اب راجہ کے تعاقب سے
کچہہ فائدہ نہین فاصلہ بہت ہو گیا کسی اور تدبیر پہ کار بند ہونا
چاہیے بخشی نے کہا سواران جرار اپنے اوسکے تعاقب پر مقرر کرو
امیر نے بپاس خاطر اوسکے ایک جماعت سواران پنڈارہ کو
تعاقب کا حکم دیا وہ جاکر اسباب بہیں باندہ لشکر جودہپور کو غارت
کر لاے انجام کار امیر بہمراہے بخشی اندراج وغیرہ کوچ کرکے

میرتھہ آئے وہان سے بخشی مذکور کو راجہ مان سنگہ کے پاس جودہپور کو روانہ کیا اور خود بسبب دہرنے سپاہ کے میرتھہ مین توقف کیا جب بخشی جودہپور پہنچا راجہ نے اوسکو عمدہ خلعت عنایت کیا اور عہدہ دیوانی سے سرفرازی بخشی اور امیر کی طلب مین خریطہ بہیجا جب امیر قریب جودہپور آئے تو راجہ نے استقبال کر کے بہت تعظیم و تکریم کی باغ مین اوتارا اور سامان رقص وعشرت آمادہ کر کے امیر کو مسند پر اپنے برابر بٹہایا اور شکوری وممنونی احسان امیر کے ظاہر کر کے کلیدہاے قلعہ جودہپور سربستہ روبرو رکہدین اور بکمال عجز کہا کہ یہ ریاست محض آپکے طفیل سے بچی ہی اسکا شکریہ کس زبان سے ادا کرون کہ بجز قلعہ اور کوئی مقام میرے قبضہ مین نرہا تہا امیر نے بخوبی اوسکی تسلی خاطر فرما کر کہا جینے یہ کلیدہاے قلعہ اپنے جانب سے تمکو دین راجہ مطمئن خوشحال اپنے مقام کو گیا اور امیر وہین

باغ مین قیام پذیر رہے ہے یہ واقعہ سنہ ۱۲۴۲ ہجری مین واقع ہوا

دہرنہ افغانونکا اور تنگ کرنا امیر کو بیماری مین اور بفہمایش مانسنگہ کے دہرنہ دور ہونا اور جانا امیر کا ناگور کو بصلاح راجہ موصوف اور قتل ہونا سوائی سنگہ وہانکی راجہ کا اور فتح ناگور اور فرار دہونکل سنگہ اور راجہ بیکانیر کا وہان سے

غرض امیر نے راجہ مانسنگہ سے ملکر چندے بنا بر اصلاح مقدمات ریاست کے وہین مقام کیا ایکدن امیر حالت بیماری مین حسب عادت مع افغانان آفریدی وغیرہ شہر مین اندرون قلعہ ملاقات کو گئے تھے افغانونے وقت پاکر امیر پر دہرنہ دیا اور بسقدر تنگ کیا کہ زندگی امیر پر تلخ ہوئی ہر چند افغان رامپوریہ وغیرہ نے قلعہ پر جاکر آفریدیونکو فہمایش کی کہ اپنے آقا کو بیماری مین

رنج رسانی نمک خواری سے بعید ہے لیکن آفریدیون نے
نہ مانا بلکہ رامپوریون سے نوبت بہ خانہ جنگی پہنچی اور آفریدی مثل
ستار خان وغیرہ رامپوریون کے ہاتہ سے مارے گیے تاہم آفریدی
دہرنے سے باز نہ آے اور دروازہ مکان کو بند کرکے کنارا مستی کے
سینئہ بے کینہ پر کمر آمادہ قتل ہوے یہ حال دیکہکر راجہ مان سنگہ
نے سقف خانہ توڑکر آفریدیون کو تخویف وتہدید کی اور لاکہہ روپیہ
دیکر اونکا دہرنا اوٹہوایا اور امیر نے اس نزاع جان ستان سے
رہائی پائی پہر جمشید خان اور محمد سعید خان اور قطب الدین خان
اور منور خان آفریدی تنخواہ لیکر لشکر امیر سے جدا ہوکر میرٹہ کو
چلے گیے اسی حالمین راجہ مان سنگہ نے امیر سے کہا کہ ہر چند آپکے
بے نہایت احسانات مدۃ العمر فراموش نکرونگا لیکن سوائی سنگہ
ستہو نے ناگور مین راجہ دہونکل کو صدر نشین اپنا کرکے بارادہ خام
جودہپور کی ریاست مین خلل اندازی سے باز نہین آتا جبتک اوسکا

لیجیہ تدارک کیا جاویگا اطمینان کلی حاصل ہوگا امیر نے فرمایا پروردگار
مسبب الاسباب ہے جب اوسنے اتنی درستی کردی وہ بہر نوع مطمئن
کر سکتا ہے اس بات سے راجہ کے دلمین قرار آیا اور ساڑہے
چار لاکھ روپیہ ماہواری فوج خاص امیر کی اور چند پرگنہ حاصل چار لاکھ
روپیہ کی جاگیر مصارف صاحبزادہ بلند اقبال وزیر الدولہ بہادر کی
اور اٹھارہ لاکھ روپیہ سالانہ نوکری کمپنیو مختار الدولہ کا اور جاگیر ڈیڑہ لاکھ
روپیہ کی واسطے اوسرداروں اور کارگذاروں کے مثل اخوندزادہ محمد
ایاز خان بہادر و غلامی خان وکیل اور رائے ہمت رائے اور
مرزا حاجی بیگ کے مقرر کر کے تحریر کردی اسوقت امیر نے بہمراہی
پانسو سواران جرار جودہپور سے ایک منزل کوچ کر کے ناگور کیطرف
ڈیرہ کیا باقی سپاہ کہ واسطے وصول تنخواہ کے جودہپور مین
رہگئی تھی اکثر اونمین سے دوسرے کوچ مین آملے اسیطرح باقی
لشکر مقام کریال تک کہ ناگور سے ایک منزل ہے آملا اور سواران

حیدرآبادی وغیرہ جو ہمراہی ہلکر سے جدا ہو کر راجہ جگت سنگھ
کے شامل ہو گئے تھے اس منزل میں آکر امیر سے لگ گئے چنانچہ
بست ہزار سے جمعیت زیادہ ہو گئی غرض امیر نے کنپ لعل سنگھ
اور کنپ مہتاب خان کو جو زیر ایالت مختار الدولہ نواب محمد شاہ
خان کے تھے اور بعد فسخ تنبیہ لعل بخشے جے پور کے ضلع میرٹھ
میں اقامت گزین تھے واسطے تنبیہ اور گوشمالی زمینداران
سرکش علاقہ جودھپور کے کہ اپنے آقا سے بغاوت اختیار کی تھی
اور درپردہ سوائی سنگھ سے سازش رکھتے تھے نامزد فرمایا
اور کرنیل موہن سنگھ کو کہ دونہیں دنون گھر سے آکر شرفیاب
ملازمت امیر کا ہوا تھا معہ پلٹن ڈیوڑھی خاص وغیرہ سپاہ
متفرق کے باتفاق محمد غفور خان خویش اخوندزادہ محمد ایاز خان
واسطے تحصیل علاقہ کوردار متعلقہ جودھپور کے روانہ کیا
اور مرزا حاجی بیگ کو بخدمت عملی واسطے دام گستری کے

کہ سوار یکہ و تیشہ بمقرر عمدہ تہا بطور وکالت گفتگو کو نزد سوائی سنگہ
جیپس پو کہرن ناگور میں روانہ فرماکر محرک سلسلہ اتحاد ہوے اور کہلا
بہیجا کہ باوجود اسقدر ہمارے سلوک کے مانسنگہ نے ایسے تنگ وقت دہرنے
میں شرط دوستی ادا نکی اور امداد خرچ سے باز رہا اگر تمہاری صلاح ہو
تو میں بعوض اس بے پروائی اوسکی کے دہوکل سنگہ کو صدر نشین
جودہپور کرکے مانسنگہ کے اخراج پر کمر ہمت باندہوں بعد ازان نامدار
خان نامی جماعہ دار کو ناگور میں بابو سینہ کے پاس کہلا بہیجا کہ مجکو تمسے
ایک امر میں مشورت ضرور ہے لہذا انکو مجہسے ایکبار آکر ملجانا ضرور ہے
چونکہ اوسوقت بابو سینہ سوائی سنگہ سے بابت طلب تنخواہ کے
رنجیدہ تہا وکیل امیر کو جواب دیا کہ موضع کہوا میں جو یہاں سے نو کوس
و کہہ ناگہی ہی میں آکر ملونگا جب ادہر سے امیر یہان آوینگے میں
بہی فی الفور آجاؤنگا القصہ جب نامدار خان نے آکر امیر سے یہ حال
کہا تو امیر اکہزار سوار ہمراہ لیکر موضع کہوان پر آسے اور وقت

ملاقات بابو سینڈھیہ سے کہا کہ سلوک سوائی سنگھ کا راجہ
جگت سنگھ سے سب پر ظاہر ہے اسطرح تمہارا نفع بھی اوسی ہونا
معلوم ہے مقتضاے دانائی اسوقت مین یہ ہے کہ راجہ مان سنگھ سے
موافق ہوکر ملک جودہپور سے نکل چلین اگر تمکو ضرورت خرچ کی ہے
تو مین سبیل خرچ تمہاری سپاہ کا کرا دونگا بابو سینڈھیہ نے جواب
دیا کہ اگر تم تحریر اس بات کی کردو کہ جو ملک و مال تمہاری ہاتھ آوے
نصفی اوسکا مع ادائے تنخواہ سپاہ مجکو دوگی تو حسب رائ
تمہاری مجکو تعمیل مین کسیطرحکا دریغ نہین امیر نے اوسکی
طرز تقریر سے جان لیا کہ یہ اب پاؤن پہیلاتا ہے کوتاہ فہمی سے
اسطرح نہ مانیگا بحکمت عملی یہ تدبیر کی کہ اوسکے نامی سرداران
سپاہ کو مثل منیر خان اور خدابخش خان اور دارا خان
اور بیدار خان فیض اسد خان بھیج وغیرہ قریب ہزار سوار کے
جو بابو سینڈھیہ سے بابت طلب تنخواہ کے ناگور مین مقید

خاطر تہی متفق کرکے اشارہ کیا کہ بابو سینڈہیہ سے طلب تنخواہ
مین تنگی کرین چنانچہ افغانون نے باشارہ امیر واسطے تنخواہ کے
نہایت تنگ کیا اور آمد و رفت اٹھانہ اور خدمتگارونکی آدکی پاس
موقوف کی جب زندگی او سپر تلخ ہوئی تو امیر نے ...... زرگری
بظاہر اپنے فوج سے مسلح ہوکر ان سردارون سے کہا کہ سینڈہیہ
یہان مجھسے ملنے آیا تہا تمہین اسوقت اسکی گرفتاری مناسب نہین
سردارون نے کہا ہم بہر طور اپنی تنخواہ لین گے اور بے نشان دہی
زر تنخواہ کے رہائے سینڈہیہ غیر متصور ہے اوسوقت امیر دو تین
خدمتگارون کی ہمراہ سینڈہیہ کے پاس گئے اور کہا فہمایش افغانون
کی بے سبیل زر محال ہے اور حال بے استعدادی ہمارا تمہارا
بہی مخفی نہین مجکو تمہاری گرفتاری سے سخت رنج و ندامت ہے
اس امر مین کیا تدبیر کیجاوے سینڈہیہ نے کہا اب مین ان
افغانون کے ہاتہہ سے نہایت تنگ و حیران ہون تم جسطرح

ہوسکے انہے میری گلو خلاصی کروا سبے انکا منگوائی تنخواہ کسقدر
دینا ہے اور سوائی سنگہ سے کسقدر لینا ہے سیندھیہ نے کہا
تین لاکھ تنخواہ دینی اور اسیقدر سوائی سنگہ سے لینی ہے امیر نے
کہا بشرط کوچ کر جانے تمہارے کے مع لشکر ملک جودہپور سے
مین ذمہ داری ادا سے تنخواہ ان افغانون کی کرتا ہون سیندھیہ
نے اقبال اس امر کا کرکے کہا جان تیس فرنگی جو یہان ہمارے
شامل ہے بدون تدبیر خرچ وہ کسطرح یہان سے جاویگا امیر نے
پوچہا اوسکی تنخواہ کسقدر ہے کہا لاکہ روپیہ امیر نے کہا مین برات
لاکہ روپیہ بابتہ اوسکی تنخواہ کے موضع آشوب علاقہ جودہپور
کرے دیتا ہون وہان بے تکلف جاکر وصول کرلے غرضکہ یا پو
سیندھیہ اس تدبیر سے امیر کا احسانمند ہوکر جا لطبیت
کی خواہش کو اپنی فوجمین کہ ناگور سے پانچ کوس پر موضع
سونڈوہ مین مقیم تہا گیا فرنگی نے سوائی سنگہ کو ناگور سے

وہان بلواکر اس امر سے مطلع کیا اور کہا اگر امیر بصورت عدم وصول
زر علاقہ آشوب سے ادا اوسکی اپنے ذمہ کرین اور یہان اگر میری
خاطر مطمئن کر دین تو البتہ مجکو قبول ہے امیر نے اس بات مین حصول
مدعا اپنا سمجھکر چند سوارون سے فہمایش کو جان بطیست کے
موضع سونڈوہ مین سیندہیہ کے پاس جاکر بہر نوع اوسکا
اطمینان کر دیا اور بابت تنخواہ افغانان ہمراہے سیندہیہ اپنے
سردارون کی ذمہ داری کرا دی بعد تسلی اور طمانیت اون
لوگون کے موضع کہرپال مین کہ لشکرگاہ تہا لوٹ آے اور بابو
سیندہیہ اور جان بطیست ہمراہ اپنے افواج کے حسب الاقرار
بطرف آشوب جاکر ساٹہہ ہزار روپیہ وہان کی تحصیل سے اور چالیس
ہزار روپیہ دیہات گرد و نواح سے لیکر جانب اجمیر شریف کے
روانہ ہوے اور سرجی راو گہاٹکیہ معہ کمپنیہ ہمراہ انگریز کے کہ جو [illegible]
مین امیر سے رخصت ہوا تہا اجمیر شریف مین سیندہیہ سے آملا

الغرض جب امیر باتدبیر نے میدان حریفوں سے خالی کر لیا تو با فوج
خاص اور سواران سیندھیہ کہ بامید وصول تنخواہ کے لشکر امیر میں
رہ گئے تھے کوچ کر کے موضع سوندوہ پر پانچ کوس ٹونک سے
اوترے اور کپتان لعل سنگھ اور مہتاب خان متعلقہ مختار الدولہ کو اور
اور کرنیل موہن سنگھ اور محمد غفور خان کو کہ جابجا ضلع جودہپور میں
نامزد تھے بلا کر اپنے شامل کیا اور اسی عرصے میں مرزا حاجی بیگ
وکیل امیر بھی سوائی سنگھ کے پاس سے لوٹ کر امیر کے روبرو
آیا اور عرض کی کہ چالیس ہزار روپیہ سوائی سنگھ نے دینا منظور
کیے ہیں امیر نے یہ جواب سنکر بمقتضاے مصلحت وقت
کہ اوس فریبی کو دام تذویر میں لانا چاہتا تھا وکیل مذکور کو دوبارہ
اوسکے پاس روانہ کیا اور یہ کہلا بھیجا کہ مجھکو تمہارا قول و قرار
قبول و منظور ہے لیکن بتفصیل اقساط و ادائی میعاد معین کر دینا
ضرور ہے سوائی سنگھ نے یہ بات وکیل امیر سے سنکر کہا

کہ جس روز امیر سے میری ملاقات ہو عرصہ تیرہ دن میں تیرہ
لاکھ روپیہ دونگا اور ستائیس لاکھ روپیہ بروقت نکال دینے مانسنگ
کے جودھپور سے اور دہوکل سنگھ کو اوسکی جگہہ مسند نشین کرنے
کے دونگا اور کہا اگر نواب محمد شاہ خان امیر کی طرف سے میری دلجمعی
کردین تو مین اوس سے ملنے کو چلون غرض امیر نے یہ بات منظور
کر کے مختار الدولہ کو سوائی سنگہ کے پاس جانے کا حکم دیا مختار الدولہ
حسب الاجازت سوائی سنگہ سے ملکر امیر کی خدمت مین لوٹ
آئے اور عرض کی کہ سوائی سنگہ اپنی تسلی اور جمع خاطر کو مجھسے
قسم چاہتا ہے اسمین آپکی کیا مرضی ہے امیر نے فرمایا اسباب مین
مجھسے استفسار کی کیا حاجت تھی جو امر موجب نمک حلالی اور درستی
شکر اسلام کا ہو بلا تاخیر عمل مین لانا بجا تھا ہر چند یہ باعث اوسکی
دغابازی کے کہ ترقیات امیر کا بدخواہ اور مخرب ریاست تھا قریب
و دغا سے اوسکا قتل عین صواب تھا لیکن چونکہ مختار الدولہ نے

یہ امر بطور مسئلہ دریافت کیا تھا اونکی تسلی کو ثقات لشکر نے کہا کہ
واسطے خیر خواہی امیر اسلام اور درستی لشکر مسلمین کے خون ایک کافر
بدخواہ مفسد کا فریب و دغا سے روا و درست ہے غرضکہ مختار الدولہ نے
اوسکو مطمئن کرکے واسطے ملاقات امیر کے مقام حضرت سلطان اتابکین پیر
کہ مابین ناگور اور سوندوہ ہے راضی کیا چنانچہ سوائی سنگہ بدبیش
بجمع خاطر قریب دو ہزار سوار سے وہان آیا اور اسطرفسے مختار الدولہ نے
جاکر امیر کی جانب سے گفتگوے اصلاح امر کی اور سوگندسے اپنی کلام کو
مؤکد کیا لیکن چونکہ بے موجودی امیر کے اوسکو دغدغہ خاطر تہا
اور طمانیت کلیہ مفقود بنابران مختار الدولہ نے باستبداد امیر کو بلوایا
امیر نے وہان جاکر اوس سے کہا کہ اگر تم اپنے وفاے عہد اور ایصال زر
قرار داد مین ہمسے سچے رہوگے اور خلاف اتحاد عمل مین نہ لاؤگے
تو جملہ عہد و پیمان میرا تسے درست و بجا ہے ورنہ بصورت خلاف
و اختلاف محض عکس اوسکا ظہور مین اویگا سوائی سنگہ نے

یہ بات سنکر بااظہار آشتی و مصالحت اپنی جماعت سے منفصل
ہوکر امیر کے ڈیرہ کیا لیکن چونکہ دل اوسکا غبار فریب سے صاف
نہوا تھا امیر کو مطمئن کرکے فریب دینا چاہا اوسوقت وکیل مانسنگہ نے
کہ ہمراہ امیر حاضر تھا احوال ملاقات امیر سے ساتھہ سوائی سنگہ کے
اور ڈیرہ کرنا اوسکا قریب قیام گاہ امیر کے دیکھکر اپنے راجہ کو خفیہ
تحریر بھیجی کہ یہان امیر نے سوائی سنگہ سے رابطہ اتحاد مستحکم کرلیا
ارادہ مسند نشانی دہونکل سنگہ کا مصارت جودہپور پر کیا ہے
اگہ مطلع کرتا ہون راجہ جودہپور کہ دانشمند اور امیر کی جانب سے مطمئن
تھا جواب مین وکیل کو لکھہ بھیجا کہ امیر کی جو مرضی ہو عمل مین لاوے ہم
تم فقط اوسکی ہر حال سے ہمکو اطلاع دیتے رہو اس باب مین ہم مطمئن ہین چونکہ
سوائی سنگہ کے دلمین فریب و دغا تھی باوجود قسم اور اقرار کے شب
کے وقت خفیہ چار آدمی مقرر کئے اور ہر ایک کو سو اشرفیان
دیکر ایک ایک گانو جاگیر دینے کا وعدہ کرکے کہا تم لشکر امیر مین

بامید نوکری جا کر شامل ہوا اور موقع پا کر اونکو قتل کرو وہ جابدون
ذمہ دار اس کام کے ہو کر آئے اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے
اخوندزادہ محمد ایاز خان کے ایک ڈیرہ مین کہ متصل امیر کے واسطے
فرود مسافران نوکری طلب کھڑا ہوا کرتا تھا اقامت گزین ہوئے
اتفاقاً ایک رفیق صادق راجہ مانسنگہ کا کہ بظاہر شامل سوائی سنگہ
ہو گیا تھا اس راز سے مطلع ہو کر راجہ مانسنگہ کو اطلاع پرداز ہوا راجہ
موصوف نے یہ مقدمہ مشرح بتفصیل نام و قوم و وطن اون چارونکے
امیر کو جلد تر اطلاع دی اور فرودگاہ اونکی بہی لشکر امیر مین درمیان
خیمہ اخوندزادہ کے لکہ بہیجی امیر بعد اطلاع اس راز پر شب کو تنہا مع
دو سہ خدمتگار اور ایک مشعلچی کے پیش قبض بغل مین لیے ہوئے
تنہا اخوندزادہ کے خیمہ مین آئے وہان سے منہ لپیٹ کر ہمراہیونکو
باہر چہوڑ کر تنہا خیمہ مین مین گئے اور اون چارونکو آہستہ جگا کر
اٹہ بیٹہ گئے اور آہستہ اونسے کہا اس کام کو آئی ہو اوسکی

کیا تدبیر ہے اونہون نے ایک اجنبی آدمی دیکہکر کہا ہم نوکری کو
آے ہین اور کچہہ ہمارا یہان کام نہین امیر نے کہا تم نوکری کو
نہین آے ہو بلکہ بتقریب واسطے قتل امیر کے آے ہو وہ بولے
صاحب کیا بات ہے ہمکو کیا تم برباد کیا چاہتے ہو کہ اس بات کا
الزام رکہکر نوکری سے باز رکہو امیر نے کہا تمہارا اخفا بیجا ہے مجہے
بہی سوائی سنگہہ نے اوسی کام کو بہیجا ہے اور تمہارا حال مجہسے
کہدیا ہے کہ سو اشرفین نقد ہر ایک کو دیکر ایک ایک گانو جاگیری
بعد برآمد کار تمکو دینا کیا ہے پہر تمہارا نام و نشان مجکو بتا کر مجہکو
بہی سو اشرفین دی ہین چنانچہ تمہارے یہہ نام ہین اور سوائی
سنگہہ نے کہدیا ہے کہ باتفاق تمہارے اس کام کو پورا کرون
لہذا مشاورت کو تمہارے پاس اسی وقت مین آیا ہون
وہ یہہ سنکر چپ ہو رہے امیر نے بفراست جان لیا کہ جاسوسی
دلیل رہنما ہے اونسے آہستہ کہا کہ یہان سے الگ چلکر اپنی

تدبیر مجھسے کہو اور مین بھی اپنے قرار داد سے تمکو مطلع کرون وہ
چارون امیر کے ساتھ خیمہ سے نکلکر روانہ ہوے خدمتگار و مشعلچی
بھی کہ باہر کو پوشیدہ کھڑے تھے امیر کے اشارہ پر پیچھے چلے
اون لوگون نے انکو دیکھکر امیر سے پوچھا یہ کون ہین امیر نے
کہا یہ میرے رفقا ہین اسی کام کے انصرام کو ساتھ لایا ہون غرض
لشکر سے باہر آکر ایکطرف بیٹھے امیر نے کہا تدبیر قتل کی تمنے کیا
سوچی ہے ہر ایک نے جدا جدا اپنا منصوبہ بیان کیا امیر نے جب اونکا
بیان اونکی زبانی سن لیا تو مشعلچی کو کہا مشعل روشن کرے پھر منہ سے
رومال کھولکر خدمتگار و نکو قریب بلا کر اون چارون سے کہا کہ ای
اہل فریب تم جس سے دغا کرنے آئے ہو وہ مین ہون اب کہو مجھسے
کسطرح دغا کروگے چونکہ حمایت الٰہی شامل حال امرا کرم پیشہ ہوتی
ہے امیر کی اس تقریر سے وہ کانپنے لگے اور نادم و پشیمان ہوکر
امیر کے قدمون مین گر پڑے امیر نے اونمین سے ایک کو

رخصت دی کہ جاکر سوائی سنگہ سے یہ حال بعینہ کہدے اور
تین کو اخوندزادہ صاحب کے پاس مقید کیا اور کہا اسقدر غفلت
کرنا اور میرے خون کے تشنہ دشمنونکو اپنے پاس رکہنا تمہاری
دانائی اور مروت سے بعید ہے اونہون نے عذر لاعلمی پیش کیا
امیر وہان سے اپنے خیمہ مین آئے اور سوچے کہ سوائی سنگہ باوجود
قسم اور اقرار کے فکر دغا اور خون ریزی مین ہے اسکا کام تمام
کرنا اب لازم پڑا چنانچہ ایکدن چند سواران نامی سے اوسکے پاس
گئے اور کہا کہ تمنے جو تیرہ لاکہہ روپیہ دینے کا اقرار باقتضائے تیرہ دنکے
کیا تہا اب وہ چند اوسکے گذرے ایک حبہ وصول نہوا لہذا تمہارا
معاہدہ اور مصالحہ ہمسے لوٹ گیا اب فقط اسواسطے آیا ہون کہ
تمکو مطلع کرون اور جہان تم کہو ناگورہ یا اور مقام پر تمکو پہنچا دون
اوسنے کلمات تملق اور زمانہ سازی کے بہت سے کہے پہر امیر
لوٹ کر اپنے مقام گاہ مین آئے اور لشکر اوسکے سزا دینے دغا

کے مختار الدولہ محمد شاہ خانکو اور رائے ہمت رائے کو اوسکے پاس
بھیجا کہ سوائی سنگہ کو بہ تقریب عطاے سلاح اور بہانہ رخصت کرنیکے
ملنے کو یہان لے آوین غرض اونہون نے جاکر اوس سے ایسی تقریر
چرب و شیرین کی کہ اوسے امیر سے ملنے کو ہمراہ لے آئے اس
طرف امیر نے لشکر مین یہ تجویز کر رکہی تہی کہ چند روز پیشتر سے
سپاہ کی قواعد لیا کرتے اور جب اوسکے آنے کا دن معین ہوا
تو ایک بڑا خیمہ لشکر مین باہم ملاقات کو نصب کرایا اور دو طرف
اتواب چہرہ بہر کر آڑ مین قناتون کے کہڑی کین اور لشکر کے شہدونسے
کہا جب سوائی سنگہ مع رفقا اسمین آکر بیٹہے اور تم آواز بالسلی کا
سنو تو طنابین خیمہ یکلخت کاٹ دینا کہ خیمہ اون لوگون پر گر پڑے
اور گولندازون سے فرمایا کہ جب تم بالسلی سنو اور خیمہ گرتا دیکہو
تو چہرے کی توپون کو متواتر فیر کرنا اور مردمان فوج کو جو واسطے
ادا کی سلامی کے قریب خیمہ ملاقات کہڑا کیا تہا اون کو یہ حکم دیا

کہ جب توپ سر ہو تو جو ہمراہی سوائی سنگہ کا باہر دیکھو یا خیمے سے
نکلے بلا تامل تہ تیغ کرنا کوئی لشکر سے جان بر نہو غرض جب سوائی سنگہ
مختار الدولہ محمد شاہ خان اور رہے ہمت راے کی ہمراہ لشکر مین
امیر سے ملنے آیا تو قریب ایکہزار سوار و پیادہ جرار کے اوسکی ساتھہ تھے
امیر کے سرداروں نے اوسکو مع اوسکے مصاحبین کے خیمہ مین
لاکر بٹھایا اور باقی سوار و پیادہ ہمراہی اوسکی پیش خیمہ کھڑے ہوئے
اوسنے آکر جب امیر کو خیمہ مین نہ پایا دریافت کیا مختار الدولہ نے کہا
نہاکر لباس زیب تن فرماتے ہین اب آتے یہ کہکر اوٹھ کھڑے ہوئے
اور کہا مین زود تر اونکو لاتا ہون باہر نکلکر امیر کے پاس آئے
ہمت راے دیوان امیر کہ خیمہ مین تہا اونکے جانے بعد وہ بھی خیمے
باہر آیا کہ عطر پان کی درستی کراون مجرد باہر آجانے دونو سردارون
امیر کے نے نواز نے بانسلی بجائی شہدون نے طنابین کاٹ
دین خیمہ اوپر گرا خیمہ کے گرتے ہی چہرہ توپونکا قناتون کی آڑ سے

ادن اجل رسید ونکی پرسش کو پہنچا باہر والونکا کام سپاہ
امیر نے تمام کیا امیر کا دخل ناگور مین ہوگیا غنیمت بے شمار ہاتھہ آئی
ہر شخص مرفہ حال ہوا اور دہونکل سنگہ اور راجہ بیکانیر وغیرہ لوگ
جو ناگور مین تہے خائف و ہراسان ہوکر بطرف بیکانیر و پوکہرن
چلے گئے امیر نے نقارہ فتح بلند آوازہ کرکے بخوبی وہان عمل کیا
اور بعد چند ایام کے پلٹنین متعلقہ مختار الدولہ محمد شاہ خان اور
کرنیل موہن سنگہ اور محمد عبد الغفور خانصاحب کو وہان مقرر
کرکے خود بدولت عازم جودہپور ہوے اور وہان بخوبی راجہ
مان سنگہ سے ملکر قلعہ اور شہر ناگور کو اوسکے کارپردازونکے سپرد
کیا راجہ مذکور نے نہایت ممنون و مشکور احسان امیر ہوکر اندر
محلہونکے قلعہ مین امیر کو اوتارا اور بابتہ ادای بیس لاکہہ روپیہ
کے جو بعد فتح ناگور اور قتل سوائی سنگہ اور اخراج دہونکل سنگہ
کے امیر سے کہا تہا نصفی نقد واسطے خرچ سپاہ کے دیا اور

باقی کا اقرار بمہلت مدت قلیلہ کر کے امیر کو خوشنود کیا اس عرصہ
مین مانسنگہ کے ایک رفیق نے اوسی چٹھی اس مضمون کی لکھی کہ اب
جودہپور اور تمام علاقہ مارواڑ مین امیر کا دخل ہو گیا ہے ظاہر یہ بات
تمہاری شرف زوال پر ہے اور تمام اس ملک مین دور اسلام ہو جاویگا
اتفاقا وہ تحریر امیر کے ہاتہہ آئی اوسکے مضمون سے مطلع ہو کر سنگہی
اندراج بخشی سے باوجود ناسازی خاطر مبارک رخصت ہو کر شہر سے
باہر راے کے باغ مین مقام کیا مانسنگہ یہ سنکر پریشان ہوا جانا
امیر آزردہ خاطر ہو گئے ہین کہ بے ملاقات شہر سے باہر اوٹہہ گئے
اپنے ہمراہ بخشی اندراج وغیرہ مصاحبونکو لیکر امیر کے پاس
آیا اور معذرت چاہی اور کہا اگر کوئی امر خلاف مرضی مبارک
مجہسے سرزد ہوا ہو بلا تکلف بیان فرماوین کہ جسمین آپکی رضا مندی
ہو عمل مین لاون ہر چند اول امیر نے عذر کیا کہ مین آزردہ خاطر
تمہسے کسیے وجہ سے نہین ہون لیکن جبکہ راجہ نے از حد اصرار کیا

تو امیر نے وہ چٹھی ہندی کی پیش کی راجہ نے اوسکو دیکھکر
کہا بعنایت الٰہی امیر اور آپکا مقدمہ واحد ہے یہ ممکن نہین کہ غرض
گویونکی تحریر و تقریر سے آئینۂ مصادقت باہمی زنگ نفاق سے مکدر ہو
اوسوقت امیر نے اقرار نامہ پینتیس ۳۵ لاکھ روپیہ کا جو راجہ نے
تحریر کر دیا تھا اور قریب بنصف وصول اور باقی سے بوعدہ مدت قلیلہ
حاصل ہونے والی تھی روبرو راجہ کے نکالکر چاک کرڈالا اور وہان سے
کوچ پر آمادہ ہوے راجہ نے ہر چند رہنے پر مبالغہ کیا امیر نے نہ مانا
کہا اگر تمہاری مرضی ہو تو مبلغان باقی اپنے اقرار کے مجھکو بھیجدینا
لاچار راجہ رخصت ہو کر شہر مین آیا اور امیر نے لعل سنگھ سردار
کمیدو کو بخطاب راجہ بہادر سرفراز فرماکر اوسکو ہمراہی مختار الدولہ
واسطے تحصیل ضلع بیکانیر کے رخصت فرمایا اور موہن سنگھ کو
خطاب کرنیلی سے سرفراز فرماکر واسطے بندوبست محالات
جاگیر درۃ التاج سربلندی صاحبزادہ وزیر محمد خان کے

طرف بلوچ کورو دار علاقہ جو دسیوپر پر متعین فرمایا اور خود بدولت
واقبال عازم جانب جے پور ہوے غرض امیر معہ فوج خاص شہر سانبہر
میں آئے تو واسطے حصول زر معاملہ کے راج جے پور سے رور دہی شروع
کی جگت سنگہ راجہ جے پور نے دینا رام بوہرہ کہ معتمد خاص اوسکا تھا
گفتگو سے درستی زر معاملہ کو امیر کی طرف روانہ کیا جب چند روز گفتگو
کی بابت وعدہ گذرین اور صورت برآمد کار نظر نہ آئی تو ایک رات امیر
بطور گشت جریدہ آدمی کو بوہرہ مذکور کے ڈیرہ پر آکر کہلا بھیجا کہ مجھکو
امیر نے ایک ضرورت کیواسطے تمہارے پاس بھیجا ہے بوہرہ
نے اندر بلوا بھیجا باکمال تعظیم مسند پر بٹھایا عرض کی حکام
ذوی الاقتدار کو اسطرح شب میں تنہا آنا مناسب نہیں بدخواہوں
سے زمانہ خالی نہیں مبادا کوئی عدوے دولت قصد بدخواہی
کرے امیر نے فرمایا میں تمکو دوست جانکر بے تکلف آگیا ہوں
چاہتا ہوں اسوقت بالمواجہہ ہم تم تصفیہ مقدمہ کر لیں اوسنے

اقبال کیا اسکے مقدمہ میں فتح کرکے راے ہمت راے اور محمد
عبد الغفور خانصاحب کو واسطے سرانجام زرمعاملہ کے ہمراہ بوہرہ بطرف
بے پور رخصت کیا اور برات تنخواہ سپاہ کی اوس جاے داد پر تحریر
کرکے خود بدولت معہ افواج فیروزی عازم گشتگن ہوے اور
اخوندزادہ محمد ایاز خان کو معہ اونکے رسالہ کے واسطے ہمراہی کرنیل
موہن سنگہ کے ضلع کورواڑ علاقہ جودہپور کی جانب رخصت دی
کہ محالات جاگیر صاحبزادہ بلند اقبال محمد وزیر خانصاحب کا جاکر بندوبست
کرین خلاصہ مقال ان دنون جسونت راو ہلکر کوٹہ ہوکر بہان پورہ
مین آکر درستی سامان لشکر مین مصروف تہا اور بباعث خوشی تولد
فرزند ملہار راو نامی کے عیش و عشرت مین بسر کرتا تہا لیکن بباعث
فساد و شورش جماعت بہیلونکے کہ بباعث جہاڑی اور
پہاڑون دشوار گذار کے بے خوف و فکر تہے اور مقام چاندور سے
روزینہ کاشی راو ہولکر کو اپنے قابو مین لاکر براہ شرارت

مشہور کر رکھا تھا کہ اسی رانی سے جو کاشی راو کا لڑکا ہوا ہے
اسکو ہم صدرنشین جماعت ہولکر و نکا کرینگے کہ مالک اور سربرا
بالاستحقاق وہ ہے جسونت راو ہولکر کو نہایت تردد اور پریشانی
تھی بنابر آن بصلاح بعضے کوتہ اندیشون کے چینا بہاو نے اپنے مشیر
خاص سے کہا کہ فی الحال بہیلون نے جمعیت فراہم کرکے سر
پہ شورش اوٹھا رکھا ہے اور زوجہ کاشی راو کو اپنے قابو مین
لاکر ارادہ فاش بربادی ریاست کا رکھتے ہین اب میرے نزدیک
صلاح وقت یہ ہے کہ تم فوج کثیر ہمراہ لیکر بہیلون کے تدارک کو
اوسطرف روانہ ہو اور کاشی راو ہولکر کو قلعہ کاسنہ سے بطریق
نظربند اپنے ہمراہ رکھکر وقت مقابلہ اور مقاتلہ بہیلونکے کسی ایسی
تدبیر عمدہ سے کہ میری بدنامی نہو اوسکا کام تمام کرو کہ خاطر تردد اُت
سے مطمئن ہو لہذا چینا بہاو بالشکر فراوان تدارک بہیلون کو
روانہ ہوا اور حسب صلاح کاشی راو بن تکوجی ہولکر کہ ہولکر و نمین

ازراہ شرافت و نجابت مستحق سرداری تھا قلعہ کاسنہ سے ہمراہ
لیکر طرف کوہستان بھیونیر پہنچا اور وہان اپنی فوج والون سے
کہا کہ تم آخر شب کو پوشیدہ باہر نکلکر بندوقین خالی سر کرنا کہ
لشکر مین تہلکہ شب خون کا پڑے چنانچہ اون لوگون نے
حسب الایما آخر شب کو اسیطرح کیا جسنا بہاؤ نے موقع پاکر کالنشے
راؤ پر باڑ ماری اور مشہور کر دیا کہ بھیلونکے شب خون مین کالنشے راؤ
مارا گیا بعد ازان بھیلونکو واجبی گوشمالی دیکر متفرق کر دیا اور
لوٹ کر اپنے آقا جسونت راؤ ہولکر کے پاس آیا اوسکو حصول
مقصود سے کہ دشمن متفرق ہوے اور مدعی ریاست مارا گیا
مسرت اور شادمانی نہایت حاصل ہوئی لیکن اس بات سے
عاجز تھا کہ فریب و دغا کا انجام وبال و خسرانی ہے ؎
جو بد کردی مشو ایمن ز آفات * کہ واجب شد طبیعت را مکافات
تھوڑے ایام اس خوشی اور اطمینان پر گذرے تھے کہ عارضہ

جنون جسونت راو ہولکر کی طبیعت پر غالب ہوا اور خون ناحق نے
گرمی پیدا کر کے اپنا رنگ دکہایا آہ وزاری اور جامہ دری اور وحشت
زیادہ ہوئی ہر چند علاج اور اعمال کام مین آئے مفید نہوئے
چونکہ یہ مرض بطور مکافات اوس فعل کے تہا جو اول کہنڈے راو کے
اور تانتیا کاشے راو سے ظہور مین آیا تہا اثر پذیر دوا اور اعمال کا
کسطرح ہوتا غرض روز بروز اوسکا جنون زائد اور معاملہ ریاست
ابتر ہوتا گیا اور اوسکے سردارون مین سے کوئی لائق صدر نشینی
نہتا لڑکا ایک سالہ اوسکا عدم وجود مین برابر تہا لہذا اوسکے
اہلکارون نے بربادی ریاست اور مرض رئیس سے امیر خجستہ
تدبیر کو مطلع کیا اور مستدعی ہوئے کہ زود تر اگر بندوبست اس
ریاست کا کر دین امیر یہ ماجرا سنکر مشوش ہوئے اپنا جانا
ہولکر کے پاس مناسب دیکہا چونکہ لشکر ہمراہ لیجانے مین
درنگ و تاخیر ہوتی تہی بنا بران ہمراہ سواران جرار کے کشن گڈہ

سے کوچ کیا اور لشکر وہین چھوڑ کر براہ ٹونک واندر گڑہ بعرصہ
دو روز شیر گڈہ مین پہنچے اور جو سوار ہمراہی سے بسبب درازی
کوچ کے رہگئے تھے ایکدوروز بعد وہان سعادت یاب ملازمت ہوئے
غرض امیر نے شیر گڈہ مین چار پانچ روز مقام کرکے مع صاحبزادہ
وزیرالدولہ محمد وزیرخان بہادر کے وہان سے کوچ کیا اور
لشکر ہلکر مین کہ قریب بہان پورہ مقیم تہا پہنچے اور جسونت راو
ہلکر کو حالت دیوانگی مین دیکہکر نہایت متاسف اور شکستہ خاطر
ہوے بعد ازان مرزا روشن بیگ وغیرہ سرداران لشکر
ہولکر نے امیر سے آکر عرض کی کہ ہمارے آقا کا یہ حال ہے
اور اوسکا فرزند ملہار راو طفل شیرخوار ہے اب اس ریاست کا
بندوبست فقط آپکی ذات سے متعلق ہے اگر آپ پہلو تہی فرماوینگے
امیر نے فرمایا اگر مین متوجہ بندوبست اس ریاست پر ہون تو بہ سبب
بدنامی میرا ہے سزاوار یہ ہے کہ تم سب سردار متفق

ہوکر انتظام امور ملکداری کے کرو اور اپنے اہلکاران قدیمہ سے
ہر باب مین مشورہ لیا کرو جب وہ سب اس بات پر راضی ہوئے
تو اس بیگم نے دہرما جیلیہ ہولکر کو قید سے نکلوا کر شامل لوہار رام افسر
توپخانہ بنا بر انتظام پلٹن و توپخانہ وغیرہ کے مقرر کیا اور میان
مٹھو اور صدر الدین اور رانو پٹیل کو مختاری پائیگاہون کی دی
اور کاروبار پرگنات کا بالارام سیٹھ اور جینا بھاؤ کے سپرد کیا
اور تانتیا جوگ کو اہلکار ریاست اور گنپت راؤ کو دیوان اسیطرح
ایک کو بخشی فرما کر جملہ مقدمات ملکی و فوجی ان لوگون کے سپرد
کر دیے اور محمد عبد الغفور خان کو خطاب نواب افتخار الدولہ سے
سرفرازی بخش کر اپنے اور ہلکر دونون کی طرف سے مختار کار
اور مدار المہام مقرر کیا اور سب سردارون سے کہدیا کہ ہر کام مین
ریاست کے موافق رائے افتخار الدولہ کے عمل مین لایا کرین اور محمد جمشید خانکو
بخطاب بصیر الدولہ استقامت جنگ اور راجہ ہنڈارہ کو بخطاب نواب

اختیار الدولہ مستقیم جنگ اور شہامت خان پسر کریم خان کو خطاب

نواب سرفراز الدولہ اور باقی سرداران فوج کو بھی حسب مرتبت خطابات

و منصب سے ممتاز و معزز فرمایا چونکہ اس عرصہ مین افواج فیروزی

امواج امیر دریا دل کے حسب الطلب کشن گڈہ سے آکر سعادت یاب

دولت ہمرکابی کے ہو گئے تھے امیر نے مع لشکر و سواران

پنڈارہ بعزم مہم ناگپور کوچ کیا اور کریم خان وغیرہ سرداران پنڈارہ

سیندیہ شاہی سے کہ اون دنو دولت راو سیندیہ کی قید

مین تھے چونکہ رفیق امیر شفیق نہو سکے لہذا اپنے سوارونکو باتفاق

شہامت خان و نامدار خان وغیرہ فرزندان و عزیزان اپنے کے

خدمت معیت امیر مین بھیجا یہ وقائع سنہ ایکہزار دوسو تیئس ہجری کے ہین

عزیمت امیر مہم ناگور اور جانا اسے سین علاقہ

بھوپال مین وہان بلنا وزیر محمد خان مختار کار

بھوپال سے اور رخصت کرنا جماعت پنڈارون کو
ہمراہی سے بسبب برسات کے پھر برسات
موضع گڈہ کوٹہ مین پورا کرنا اور اطراف سے زر
معاملہ لینا پھر وہان سے جبل پور لوٹنا اور بہت
غنیمت لیکر فوج ناگپور کو شکست دینا اور محاربہ
صدق علیخان سے اور مدد کو آنا افواج انگریزی
اور سپاہ حیدرآباد کا اور لوٹنا امیر کا وہان سے
بسبب دھن افغانون کی اپنے ہولکر مین
جب اپنے لشکر مع چالیس ہزار سوار و پیادہ کے فوج خاص سے
سوائے جماعت سواران پنڈارہ اور پیالن متعلقہ ڈیوڑھی وغیرہ کے
بہان پورہ سے کوچ کرکے براہ سارنگپور و شجاعلپور وغیرہ

علاقہ مالوہ سے رئیسین علاقہ بھوپال مین پہنچے تو وزیر محمد خان
مختار کار بھوپال نے بسبب معرفت سابقہ کے آکر ملاقات کی اور
میر نے بباعث آجانے موسم برسات کے مہم ناگپور دور صلاح
دولت سے جانکر راجن اور قادر بخش اور شہامت خان اور دوست
محمد خان اور امام بخش وغیرہ سرداران پنڈارہ کو کہ بہان ایورہ سے
ہمرکاب ہوئے تہے مع اونکی جمعیت کے رخصت کیا اور فرمایا
کہ بعد گذر جانے برسات کے پہر سب آجانا پہر خود بدولت واقبال نے
ساتھہ فوج خاص کے کوچ کرکے بھیلسے سے زر معاملہ لیتے ہوئے
براہ ساگر موضع دیوری کو رجہا مر پہنچے اور وہان سے
پانسو سوار ہمراہ لیکر جریدہ مقام چانول ناتہہ پرگنہ ناگپور سے
چالیس کوس پر کنارے نربدا کے تہا پہنچے اور وہان کی سپاہ
سے کہ قریب چار سو بندوقچیون کے تہے مقابلہ کیا اور اونکو شکست
دیکر شہر کا محاصرہ کرلیا اور مشہور کیا کہ مین بخشے فوج امیر کا ہون

واسطے حصول زر معاملہ کے آتا ہون اور اونکو اسی مغالطہ مین رکھکر منتظر
آنے اپنی بقیہ فوج کے رہے اونہون نے جماعت قلیلہ دیکھکر جانا
چار پانچ ہزار روپیہ معاملہ کے لیکر چلے جاوینگے کہ اس عرصہ مین
تمام فوج امیر کی آگئی اور امیر نے بزور اسّی ہزار روپیہ معاملہ کا
لیکر قریب گڈہ کوٹہ کے آکر مقام کیا وہانکا رئیس راجہ مردنسنگہ
وغیرہ راجے اطراف کے آکر حاضر لشکر امیر مین ہوے اور بقیہ
موسم برسات وہان بسر کیا اور چونکہ امیر اکثر شب کو دریافت
حال لشکر کے واسطے تنہا ایکدو خدمتگار سے فوج مین پہرا کرتے
تھے بنا بر عادت معہود کے ایک شب خیمۂ خاص سے نکلکر لشکر
مین پہرے پہر واسطے دریافت حال لشکر راجہ مردنسنگہ رئیس
گڈہ کوٹہ کے کہ ایک کوس پر لشکر امیر سے تہا پار دریا کے
قصد کیا جب کنارہ دریا پر پہنچے دونون لشکرون کے لوگونکو کنارے
پر بیٹھا پایا کہ بباعث عدم دریافت مقام پایاب کے ۲ و ۳

نہ سکتے تھی امیر نے کنارہ دریا پر کچھہ توقف فرماکر فراست سے
جاے گذر پایاب دریافت کیا اور اول خود پار جاکر لوگون سے کہا
کہ اوسی راہ سے اوتر جاؤ غرض راجہ نرسنگ کے لشکر مین اوسکے
ڈیرے کے پاس جاکر ایک خدمتگار راجہ کو کہا کہ مین امیر کیطرف
سے کچھہ ضروری بات کہنے آیا ہون اپنے راجہ کو مطلع کرے وہ
خدمتگار امیر کو پہچانتا تھا دوڑکر راجہ کو مطلع کیا کہ امیر بنفس نفیس اس
شب تاریک مین عبور دریا کرکے حضرت آئے ہین راجہ اوسوقت
بعد غسل کے کہانا کہانے پر آمادہ تہا یہ سنکر استقبال کو نکل آیا اور
امیر کو لیجاکر مسند پر بٹہایا اور واسطے رقص وسرود کے عرض
کی امیر نے اوسوقت انعقاد مجلس عشرت سے انکار کیا بعد ایک
ساعت کے وہان سے اوٹھے ہر چند راجہ نے پالکی اور اردلی
ہمراہ لیجانے کو عرض کی امیر نے منظور نفرماکر اوسیطرح جریدہ
پیادہ لوٹ کر ڈیرہ خاص مین پہنچے اور بعد چند روز کے امیر نے

راجه مردن سنگه وغیره امرا کو رخصت کیا اور صاحبزاده وزیر الدوله
بهادر کو معه متعلقونکے چند روز گڈه کوٹه مین همراه رکهکر همراه سید
علی شاه کے بطرف شیر گڈه روانه فرمایا اور خود بدولت نے
مع لشکر وهان سے کوچ کرکے دریاے جهابن سے اوتر کر اوس
پار قیام فرمایا اور جماعت ناگپور کو که وهان بحفاظت گهاٹ کے
مامور تهی گوشمال دیکر اوٹها دیا اور دو تین روز مین ایک منزل پر
شهر جبل پور سے پهنچے چونکه فوج رگهوجی گهوسله والی جبل پور کے
قریب آٹهه هزار سوار و پیاده اور چار ضرب توپ کے بسرداری
نابهاگ گهاٹکه وهان واسطے روکنے لشکر حریف کے مقیم تهے
اونکی گوشمالی کو چریده سوارون سے عزیمت فرمائی جب اونکے
لشکر سے قریب پهنچے تو نابهاند کو خبر پاکر گهاٹه کوه مین که
مقام محفوظ بفاصله هفت کروه تها جاکر پناه گزین هوا امیر خان نے
تهانه مٹهاکر تین کوس پر ڈیره کیا اور محمد سعید خان مع شان

جمشید خان داراشاہ خان نواب شہامت خان مرزا امیر بیگ
وغیرہ سرداران سپاہ کو واسطے تعاقب نابہاگہانگہ کے مقرر
فرماکر خود وہین مقیم رہے اودہر یہ سرداران مذکور بتدارک نابہاگہانگہ
زیر کوہ پہنچکر ایک پہر تک لڑے آخروہ مخالفین تاب جنگ نہ لاکر گریزان
ہوے اور امراے لشکر فیروزی نے بہت گہوڑے اور توفیل
اور چودہ ضرب توپین غنیمت مین پاکر دوسرے دن امیر کامگار
سے آکر شامل ہوے اور بہیر والے بہی جو پیچہے لشکر سے پیچہے
رہ گئے تہے اسی دن آملے تب امیر مع کل لشکر کے کوچ فرماکر داخل
جبل پور ہوے وہان غنیمت بے نہایت حاصل کی او تہانے
شہر وغیرہ مین مقرر کئے لیکن بباعث دہرنے افغانون کے ایک
ماہ تک وہان اتفاق مقام کا ہوا اوس عرصہ مین فوج
پچیس ہزار سوار و پیادہ ناگپورکی مع جماعت سکہان و لوبجانہ
جنگی لبسرداری صد قعلیخان نامی سردار کے مقابلہ کو مقام

سرہی نگر پر کہ دس کوس جبل پور سے تہا آپہنچے اور شاہجہان
وکیل امیر کہ اول سے ناگپور گیا ہوا تہا اور ایک حصہ ملک ناگپور اور ملک
سبندھیہ کا گہوسلہ مذکور سے بشرط دوستی اور امداد امیر کے
ساتھہ گہوسلہ کے بنام امیر مقرر کرا لایا تہا اگرچہ شامل لشکر فیروزی اثر کا
ہوا ہر چند امیر کو اس وجہ سے لڑائی منظور نہ تہی کہ صلح باہم تقسیم
ملک ہو گئی ہے لیکن جماعت افغان کہ باعث خود پسندی [illegible]
مطیع حکم نہ تہی جبکہ آمادہ جنگ ہوے بناچاری امیر کو بہی [illegible]
لڑائی پر ضرور ہوئی اور بہیر وغیرہ کو باافسری مرزا امیر بیگ نامی
ایک شخص کے پس پشت روانہ گڈہ گوٹہ کا کیا اور خود بجماعت جریدہ
مقابلہ کو تیار ہوے اور سری نگر پر جا کر باجزوادہ کا محاصرہ کیا ہر چند وہ
پناہ مین کوہستان و دریا وغیرہ کے تہے لیکن محاصرہ سخت
تنگ آکر بمعرفت جمشید خان نامی ایک سردار امیر کے امان خواہ
ہوے اور گفتگوے مصالحت درمیان مین ڈالی جمشید خان نے

او سوقت مین بسبب موافقت اکثر جماعت افغانون کے ساتھ اپنے
قابو پا کر امیر سے کہا کہ اگر معاملہ ناگپور کا بوساطت میرے انجام
دیا جاوے تو بہتر ورنہ ہمکو علحدہ کر کے ارادہ مقابلہ کا کرین بنا
جاری اسکے انفصال مقدمہ ناگپور کا بپاس خاطر خان مذکور تیرہ
لاکھ روپیہ پر کر کے ہمراہ خورد صدق علیخان اور دو ساہو کار معتمد اور
ایک گسائین مالدار کو اونمین سے بطور یرغمال اپنے ہمراہ لیکر وہان
سے معاودت فرمائی اور جبل پور مین آکر ستره مقام کیے معاً ان
اسحال کے صدق علیخان او نبہاگ ہا نکیہ نے راجہ ناگپور اور نظام
علیخان والی حیدر آباد اور حاکم کڑپا کانور وغیرہ سے استمداد
اعانت کر کے اور ساٹھ ہزار فوج جدید سوار و پیادہ سے اپنی
کمک پر بلا لی امیر اونکے اس فریب سے غافل اور اون لوگون کے
یرغمال لانے پر خاطر جمع تھے اور لوٹنا چاہتے تھے کہ جمشید خان
وغیرہا آفریدیونکو یہ خیال ہوا کہ امیر نے نہ معاملہ مخفی وصول کر کے

اراده کوچ کا کیا ہے اور زر تنخواه سپاه کا ابہی دینا انکو منظور نہین
لہذا واسطے وصول کرنے تنخواه سپاه کے دہرنہ دیکر امیر کو نہایت
تنگ کیا اور باوجودیکہ فوج ناگپور نے متواتر آکر جبل پور سے ایک
منزل پر ڈیره کیا تاہم اونہون نے نزاع فیما بین سے پہلو تہی کی اور آمد
فوج حریف کو یون قرار دیا کہ امیر نے اونسے درپرده مصالحت
کرکے ہمارے نکالنے کو اونہین بلوایا ہے آخر الامر بہزار جد و کد
ایک جماعت افغانون نے طوعاً و کرہاً رضا واسطے کوچ کے
دی اور اکثر آزرده ہوکر جدا ہوگئے اور سواران پنڈاره بہی کہ حسب
الطلب امیر آئے تہے اوسوقت تک شامل حال امیر کے نہو سکے
یا اینکہ بسبب درازی راه اونکو تاخیر ہوئی امیر نے لاچار ہوکر
یہ سوچا کہ بالفعل اکثر سپاه واسطے طلب تنخواه کے آزرده خاطر
ہے جنگ مین موافقت سے پہلو تہی کرینگے اور جو بظاہر ہمراه
ہین وه بہی بیدل ہو رہے ہین اور سواران پنڈاره بہی ہنوز

نہین آسے ہین اب مناسب وقت یہ ہے کہ علاقہ بہوپال مین چلکر
سواران پنڈارہ اور وزیر محمد خان کو ہمراہ متفق کر کے وہان فوج
ناگپور سے لڑون بنابران جبل پور سے کوچ کر کے دریا اوتر کر
زیر دامن کوہ قریب گہاٹ کے مقام کیا اور فوج حریف بہی کوچ
کر کے بفاصلہ تین کوس کے آپہنچی چونکہ وہ زمین ناہموار اور جہاڑیان
بہت رکہتی تہی لہذا وہان جنگ مناسب نہ جانکر امیر نے سپاہ جو
کہ قریب آٹھ ہزار سوار اور ایک پلٹن کے ہمرکاب تہی فرمایا کہ حریف سر پر
آگیا اور یہان میدان جنگ نہین تم تمامشب بہیر گہوڑون کو
اوتار کر صبح کو بند و بست کے کوچ کرو اور مقام تنگ مین کہ میدان
وسیع لائق صف آرائی کے ہے دشمنون سے مقابل ہو
مگر اون کوتہ اندیشون نے نہ مانا اور کوچ پر راضی نہوئے لاچار
امیر نے صبح کو بہیر گہاٹ سے اوتار کر پانچ ہزار سوار اور دو سو پیادہ
ہمراہ لیکر افغانون کی فہمایش مین مشغول ہوے اور شور بہی

کھینچ کر کہا تھا سے نہ گیا تھا کہ دشمنوں نے آراستہ ہو کر صف باندھی
اور مقابلہ کو قریب امیر کے آپہنچے اور توپیں مارنے لگے افغانان ہمراہی
نے یہ معاملہ دیکھا کج فہمی سے توہمات باطلہ کو فروغ دیا اور یون گمان باطل
کیا کہ توپیں فقط ہماری چشم نمائی کو سر ہوتی ہین کہ باشارہ امیر ہمکو
یہان سے نکالا چاہتے ہین اسی سوچ مین تہے کہ فوج حریف قریب
آپہنچی اور توپ و بندوق کی باڑ پڑنے لگی امیر معائنہ اس حال سے
غضبناک ہوکر بولے کہ لو یہ ثمرہ تمہاری کوتاہ فہمی اور نزاع و ہمی کا
ہے اب میری سازش اونسے تمکو خوب معلوم ہوگئی اور اس تنگ وقت
مین کہ اجل و امن گیر اور ننگ گریبان گیر ہے سب اپنی بدگمانی سے نادم
و پشیمان ہوے اور چار و ناچار جنگ پر آمادگی کے اتفاق سے
صف بندی کے وقت فیل نشان نے لشکر امیر مین شوخی
اور مستی اسقدر کی کہ فیلبان کے قابو سے خارج ہوکر اپنے لشکر
والونکو کشتہ اور زخمی کرنے لگا ہرچند سوارون نے نیزہ و سنان سے

اور سے مجروح کیا لیکن بر سر راستی نہ آیا امیر نے کہ یہ امر تقدیر سے
تائید بخت حریف کے جانکر صبر فرمایا اور بعد فاتحہ ظفر صف میمنہ پر جمشید خان
اور محمد سعید خان اور قطب الدین خان اور منور خان وغیرہ رسالہ
داران آفریدی کو مقرر فرمایا اور میسرہ پر سردار شاہ خان اور پیرو خان
محمد سعید خان وغیرہ ناموران رامپور کے سپرد کی اور سواران یکہ
اور پیادہ ہای ہمراہی الف بیگ وغیرہ کو اپنی ہمراہ مقدمہ
لشکر مین کہڑا کرکے لڑائی شروع کی جو نالہاے عمیق سد راہ
تھے تدبیر یورش موافق نہ پڑی اور جوہر شجاعت عیان نہوا اسی
عرصہ مین سواران پنجابی فوج حریف کے پا پیادہ ہوکر ایک بڑے
نالے مین آ بیٹھے اور بار بندوقون کی فوج میسرہ امیر پر مارنے
لگے امیر قابو پاکر فی الفور اپنے سواران میسرہ مین آ گئے اور
منگلی خدمتگار کو حکم دیا کہ یورش ان سوارونکی نالے کیطرف
کرا کے حریف کو دست برد سے باز رکھے خدمتگار مذکور نے

دلیرانہ میدان مین اگر سوارونکو اوازدی اور زدوخورد پر
دل بڑہایا سوارونکی رگ شجاعت جوش مین آئی یکبارگی متفق
ہوکر اوس نالہ کی طرف حملہ کیا کچہہ دیر تیغ آزمائی رہی فوج
دشمن اکثر مقتول اور باقی فراری ہوے دلیرونے تعاقب
نچہوڑا لشکر بدخواہ مین جاکر داد شجاعت دی اسیحال مین
اسپنے تنہا گہوڑا دوڑا کر دلاوران آفریدی کو مقام
میمنہ سے حریف پر حکم یورش دیا وہ مثل برق تپان
قلب دشمن پر جا پڑے اور طعن و ضرب سے بخار فاسد دشمنونکے
سر سے نکال دیے اس معاملہ کے معائنہ سے دس بارہ
ہزار دشمن کہ مسلح اور آمادہ ایک جانب کہڑے ہوے تہے
اپنی فوج کو مغلوب اور دلیران امیر کو غالب دیکہکر جلو ریز
امیر پر حملہ آور ہوے اتفاقاً اوسوقت پہر فیل نشان
شوخی کرکے لوٹا اور اپنی فوج مین تہلکہ برپا کرنے لگا

اسوجہ سے جب لوگونمین تزلزل پڑا دشمنون نے قابو پاکر نالہ سے اوتر فوج
امیر مین آپہونچے دلیران فوج ظفر موج کہ ہنگامہ فیل سے متفرق ہوگئے
تہے سواران حریف کے آجانے سے مضطرب ہوکر بیجنگ آوارہ دشت فرار
ہوئے فقط پچاس سوار جماعت یکہ سے اور ستر پیادے ہمراہی نصیب بیگ
کے اوس تنگ وقت مین شامل حال اسپ کے رہے اور دلیرانہ اونکی کثرت سے بے
پرواہ ہوکر آگے بڑہے اور نیزہ جانستان اکثر دشمنونکو خاک ہلاک پر گرایا
لیکن جب طعن و ضرب انبوہ سے نہایت ہوئی تو چند نے جان تلف کر دی اور اکثر
مجروح ہوکر عرصہ نام و ننگ سے یکسو ہوئے فقط چہ سات سوار مثل جمشید خان
والہ داد خان اور علی محمد خان وغیرہ رفاقت امیر مین رہ گئے اوس ہنگامہ مین کہ نمونہ
محشر تھا کثرت انبوہ سے ایکدوسرے پر گرتا تہا ایک سوار حریف نے جمشید خان پر نیزہ اوٹھا
کر حملہ کیا اور زرہ توڑ کر سینہ جمشید خانکو خستہ کیا مگر اوس دلاور نے باستقامت تمام وہ سکے
نیزہ کو ہاتہ سے پکڑکر اپنے سینہ سے نکالا اسیحالین ایک اور زرہ پوش نے
امیر پر نیزہ سے حملہ کیا مگر امیر دلاور نے چستی

کرکے اوسنے پہلے اپنا برچھا اوسکے مارا لیکن نیزہ امیر کا اوسکی
زرہ مین پہنسکر دست تہور پرشت سے گر پڑا امیر نے اوسکا
نیزہ پکڑ کر کہینچ لیا اور دشمنون پر حملہ آور ہوکر اکثرونکو کشتہ اور خستہ
کیا اور بباعث متفرق ہوجانے اون پانچ سوارونکے بہی اسی مقام
صبر گذا مین حفاظت الٰہی پر قوی دل ہوکر تنہا تہوڑی دور ہمراہ سواران
حریف کے چلے پہر قابو پاکر کہ کثرت انبوہ سے دشمن خویش و بیگانہ
کو نہ پہچانتے تہے جدا ہوے القصہ امیر نے اپنے متفرق لوگون کو
کہ سراسیمہ تہے جمع کرکے دل بڑہایا اور پہر حریف پر حملہ آور ہوے
اور اونکو ہٹاکر جو توپین گہاٹ مین رکہی تہین قابو مین کرلین اور
عبور گہاٹ کرکے شامل پہر ہوکر کنارہ دریا جہاں پر قریب تیجکی
کے ڈیرہ کیا اور سرداران آفریدی اور رامپوری جب لشکر
حریف مین سے لوٹے تو بسبب برہمی جنگ اور تفرقہ سپاہ کے
مقام گاہ پر آسکے اور وہ فیل نشان کہ بدمستی سے نہ ہٹا

اور ایک غبارہ کہ ٹوٹ کر گھاٹ سے نکل سکا وہین رہگئے اور اس
جنگ مین تردد مردانہ کرکے حافظ کریم اللہ خان اور عظیم خان
اور کرم علیخان اور نواب سمندخان اور محمود خان وغیرہ سرداران
فوج امیر نے گوہر جان کو نثار نام ونگ کرکے مجروح اور مقتول ہوے
لیکن شمار کشتہ اور زخمیون فوج حریف کا بہت زیادہ تھا آخر امیر
دلاور بخیال فراہم کرنے جماعت پنڈارہ اور ہمراہ لینے وزیر محمد خان
مختار کار بھوپال کے تیجگڑھ سے اوٹھکر براہ دیوری کورجھام متصل
میر اپور علاقہ بھوپال کے ساحل نربدا پر پہنچے وہانسے باتفاق وزیر
محمد خان کہ بھوپال سے آکر شامل حال امیر دلاور کے ہوے تھے
فقط جماعت سواران جانباز اور دو ضرب توپ کے بعد عبور
نربدا براہ دیگر احمال واثقال چھوڑ کر ایک منزل طرف لشکر دشمن
کے کوچ کیا اس منزل مین سواران پنڈارہ بھی آملے غرضنکہ
فوج خاص امیر دلاور وجماعت وزیر محمد خان اور سواران

پنڈارہ ہمگی قریب ستر اسی ہزار سوار و پیادہ کے ہو گئے پہر
ایکمنزل اور بڑہکر پنڈاروں کو اشارہ کیا کہ اول جاکر فوج ناگپور کا محاصرہ
کریں وہ حسب ارشاد کاربند ہوئے پہر امیر نے بہی بعد ایکدو روز کے
لشکر دشمن سے تین کوس پر جاکر بارادۂ جنگ مقام کیا وزیر محمد خان نے
کہ مرد کار آزمودہ و جنگ دیدہ تہا امیر سے کہا آج مقابلہ کرنا میری
صلاح نہیں قرائن حال لشکر حریف سے یون واضح ہوتا ہے کہ یہ
لوگ خائف و ہراسان ہین شاید یہ کلنگ بسبب غلبۂ ہراس کے خود
کوچ کر جاوینگے ورنہ ہمکو بہر حال اختیار جنگ باقی ہے امیر نے
کہا مین بہر حال خداوند کریم کی کارسازی پر متوکل ہون مجکو بہر طور
انسے مقاتلہ منظور ہے جب امیر نے توقف روا نہ رکہا تو وزیر
محمد خان نے پشت فوج حریف سے کہ میدان وسیع تہا واسطے
مقابلہ کے صلاح دی لیکن امیر نے موافق مانسنگہ جماعہ دار
ہرکارون کی صلاح کے کہ اوسنے برخلاف اسکے ظاہر کیا تہا

کاربند ہو کر بیتیں ردے فوج حریف سے لڑائی شروع کی اور
جمشید خان اور فقیر محمد خان اور قطب الدین خان اور محمد سعید
خان اور خدابخش خان وغیرہ سرداروں کو بطرف میمنہ مقرر فرما کر
صف میسرہ کو سرداران رامپوری اور افغانان قوم مڑابند سے
استحکام دیا کہ نامی سردار اونکی مثل عمر خان اور دلدار شاہجہان کے
تھے اور میر محمد خان کو مع اونکی جماعت اور شہامت خان وغیرہ
چند رسالہ داروں کے مع ہزار پیادہ کے چھ توپوں سے مقدمۃ الجیش کیا
اور خود بدولت فوج خاص ہمراہ لیکر سواری قبل قلبگاہ میں کھڑے
ہوئے اور سواران پنڈارہ کو واسطے انسداد راہ گریز کے پشت فوج
حریف پر نامزد کیا ادھر سے صدق علیخان اور سکھارام اور ناہسا
گھاٹگیہ مختار فوج ناگپور نے قلعہ کو پس پشت اور نالہائے عمیق پیش رو
سدراہ مقرر کرکے بتاحت پیادگان کو ساتھ ہمیشہ ضرب توپ
مع فرقہ سکھان و نور خان پنجابی و دیگر راجہائے ضلع گوند

اور میسرہ مین مسلح قایم کیا اور قلبگاہ مین فوج خاص مرہٹون کی
ہمراہ لیکر آمادہ جنگ ہوا اول سکھون نے آڑ سے نالہ و غار کے بندوقین
مارنا شروع کین اور امیر کی طرف سے ایک توپ فیر کے وقت پھٹ
گئی اور دوسری توپ صدمہ گولہ حریف سے چرخ پر سے گر پڑی
اور جمشید خان وغیرہ سردارون نے جو جرأت حریف معائنہ
کرکے حملہ رستمانہ کیا تو بسبب کثرت نالہ و غار و راہ ناہموار دشمن
کے قریب تک نہ پہنچے تھے کہ متواتر توپون کے چھرے پڑنے سے
خستہ و مجروح ہوکر لوٹ آے اور فقیر محمد خان رسالدار سخت زخمی
ہوکر گھوڑے سے گرے اور اسیطرح جب میسرہ کے رامپوری سردارون نے
حملہ پر گھوڑے اوٹھاے تو باعث خرابی راہ ناہموار اور بہم
چھرے توپون کے بڑھنے کا قابو نہ پایا اور پیچھے کو لوٹے مگر وزیر محمد
خان مقدمہ مین بجال خود اپنے مقام پر قایم رہے اوسوقت
امیر سواری فیل سے خانہ زین مین آے اور پچاس سوار سے کہ اوسوقت

رفاقت گزین تہے دشمن پر حملہ کیا اور جب تک کنارہ نالہ پر پہنچین
شدت صدمات جبرۂ انواب سے وہ سب متفرق ہوے اوسوقت میر
عبداللہ نامی وکیل کوٹہ نے کہ تنہا ہمرکاب رہگیا تہا عرض کی کہ یکہ تازی
سے عقدۂ جنگ وا نہین ہوتا سعی تنہا بے سود جان عزیز کو رائگان کرنا
ہے صلاح دولت معاودت مین ہے امیر اونکی عرض سے عنان
کش ہوکر تدبیر سوچتے تہے کہ ایک گولہ پیام اجل وکیل موصوف کا
لایا اور بالاے زین سے فرش زمین پر مردہ گرایا اور متصل اوسکے
دوسرے گولہ نے اسپ خاصہ امیر کا کام کیا چونکہ بفضل آلہی شامل
حال تہا کچہ آسیب بدن مبارک تک نہ پہنچا حسب تقدیر قریب دو صد دلاوران
سپاہ خاصہ کے وہان آنکلے اور اپنے آقا کو تنہا دیکہکر گہوڑے
پر سوار کیا اور دشمنون کو جو نالہ سے وار بڑہ آے تہے دبا کر ہٹا دیا
اور ہر چند اونہونے اوس روز تن تنہا حملہ رستمانہ کیے اور چند حریفونکو
کشتہ و خستہ کیا لیکن چونکہ اس یکہ تازی مین خوف جان امیر کا تہا

لہذا الحمد سعید خان وغیرہ ہوا خواہون سے بمبالغہ تمام باگ پکڑ کر میدان
سے لوٹایا اور موضع ہیراپور علاقہ بھوپال مین کہ بنگاہ و مقام گاہ تہا
آکر ایک ہفتہ وہان مقیم رہے اور فقیر محمد خان رسالدار کہ بباعث زخم
سخت کے میدان مین رہگئے تہے اور حریف اونکے ظاہر حال سے مرسپاہ
سمجہکر اوٹہالے گئے اور علاج جراحت بخوبی کیا بعد کو نہ صحت سے
آکر شامل لشکر فیروزی کے ہوئے القصہ امیر نے مغلوب حریف
کے فقط محاصرہ پر منحصر رکہکر پہر مع جماعت سواران خاص اور
لشکر پنڈارونکے معاودت فرماکر دشمن کا ایسا محاصرہ فرمایا کہ وہ
بجان تنگ ہوئے اور پنڈارون نے تمام ملک ناگپور کی لوٹ
وغارت شروع کی اور ایک ہفتہ ایسا سخت محاصرہ کیا کہ سکہارام
نے جان بری اوس تہلکہ سے محال جانکر رگہوجی راجہ ناگپور سے
استعانت کی اور کنپ کپتان کلوس صاحب اور فوج پیشوا کو
پونان سے اور فوج نظام علیخان والی حیدرآباد کو کہ زیر رایت

سبحان نامی ایک سردار سکہ سے اور ایک کپتان انگریزی بنیہ تلنگہ
سے اپنی کمک اور جان بری کو بلوایا اور دولت راو سیندہیہ نے
بہی جہبیسر کہ قیام گاہ اوسکا تہا ایک کپتان اپنا امداد ناگپوریون کو
بہیجا اتفاقا اسی ایام مین بائیصاحبہ زوجہ ہولکر نے دہرمان نام اپنے
چیلہ سے کہ بباعث علالت مزاج ہولکر کے مختار کار ہوکر امیر اور افسرونکو
موافق اپنا کر لیا تہا اور بائیصاحبہ کو بطور نظر بند کرکے اپنا مطیع کیا
چاہتا تہا نہایت تنگ اگر خطوط متواترہ موکدہ بقسم طلب امیر مین
بہیجا اور لکہا اگر تمکو ابقا اس ریاست کا اور پاس میرے ننگ وناموس
ملحوظ ہے تو جسطرح ہو اپنے ضروریات ترک کرکے ا دہر روانہ ہو امیر نے
خیال کیا کہ امداد حریف کو ہر طرف سے فوج پر فوج چلی آتی ہے اور
گہر مین کہ مدار آسایش ہمارا ہے یہ فساد برپا ہوا اب وہان نہ جانے مین
قباحت عظیم دیرپان چیلہ سے متصور ہے لہذا انزاع ناگپور سے دست
بردار ہوکر بہیراپور مین آسے اور وہان سے بہیر وغیرہ کو سپرداری

مرزا مہر بیگ نامی ایک معتمد کے براہ السیین سارنگپور کیطرف روانہ
فرماکر خود بدولت جریدہ سواروں سے ہمراہ وزیر محمد خان کے
بھوپال آئے پھر وہاں سے براہ بھیلسہ سرونج پہنچے اور بہیر کو مع احمال
واثقال جدا کر نہیں یہ منظور تھا کہ جو یہ افواج کمک صدق علیخان کو
ہر طرف سے آئے ہیں درپے میرے ہونگے اور بہیر وغیرہ انکی
تردوات شبانہ روز سے محفوظ رہینگے اور ہنوز امیر سرونج میں
تھے کہ کپتان کلوس صاحب مع بقیہ فوج ناگپور تعاقب میں ایک
منزل سرونج سے موضع بہونراسہ پر آپہنچا امیر نے وہاں سے
شبا شب روانہ ہوکر سارنگپور میں کہ مقام گاہ لشکر فیروزی اثر
تھا داخل ہوئے اور کلوس صاحب نے مع ہمراہیوں کے سرونج میں
آکر استیلا عمل کیا اور منور خان عامل سرونج پر جو بیٹری کے جنگل میں مع
ہمراہیوں کے پناہ جو تھا شبخون ڈالکر اکثر لوگونکو مقتول و مجروح
کیا اور چونکہ امیر بمقتضائے مصلحت وقت حریف کے قابو سے نکل گئے تھے

لہذا کلوس صاحب نے براہ فریب کہ جنگ مین اکثر حکا نرسے سجانخان
نامی سردار فوج حیدرآباد کیطرف سے امیر کو خط لکہا خلاصہ مضمون اوسکا
یہ تہا کہ رزمگاہ سے روگردانی آئین مردانگی سے بعید ہے امیر نے
ملاخطہ خط فرماکر کمال فراست اور مہارت سے اوسمین فریب حریف
معلوم کیا اور براہ دوراندیشی جواب لکہا کہ تم ابہی اپنے ملک سے بہت
دور نہین آے اور تگ ودو مین کچہہ تکلیف نہین دیکہی مین چاہتا ہون
کہ تمہاری جفاکشی دیکہون اور چارسو حیران و پریشان پہر آون
پہر موقع دیکہکر جوہر مردی آشکار کرون غرضکہ بعد ملاحظہ جواب خط
کلوس صاحب وغیرہ تعاقب سے دست بردار ہو کر مع اپنی فوج کے
واپس چلے گئے اور امیر سارنگپور سے کوچ کرکے دو تین دن مین
موضع ساوری علاقہ میواڑ مین آے وہان بابو سیندہیہ سردار
دولت راو نے کہ جاود مین دو تین منزل مع اپنے کنب کے
مقام گاہ امیر سے تہا آکر ملاقات کی اور امیر سے استفسار ارادہ

کیا کہ کس غرض سے یہان توجہ فرمائی ہے امیر نے طلب
بائیصاحبہ اور تدارک دہرمان چیلہ بسبب حرکت بیان کیا اور فرمایا اب
تم اپنے ارادے سے مجکو آگاہ کرو بائیو سیندھیہ نے کہا مجکو
تمسے کچہہ پرخاش نہین فقط یہ چاہتا ہون کہ تم ہمارے علاقہ سے
کوچ کر جاؤ امیر نے وہان سے کوچ کرکے موضع جمیرپور پرکہ قریب چتوڑ ہے
مقام کیا اور لشکر ہولکر کے قریب جا پہنچے یہہ واقعہ سنہ یکہزار دوسو ۲۴ مین ہوا

داستان محاصرہ کرنا امیر کا دہرمان چیلہ کو اور موافق کرنا جملہ افسران سپاہ ہولکر کا ساتھ اپنے اور مارا جانا دہرمان کا تدبیر امیر سے پھر کوچ کرنا امیر کا شامل فوج ہولکر طرف کانکرولی علاقہ میواڑ

جب امیر ساتھ فوج خاص اور سواران پنڈارہ کے موضع جمیرپور پر

علاقہ میواڑسے کہ مقام راجہ جیذن سنگہ کا تہا پہنچے تو نواب
افتخار الدولہ عبد الغفور خان کہ اونکو دہرمان جیلہ نے نکلوا دیا تہا
شرفیاب خدمت ہوے اور حال نمکحرامی جیلہ مذکور مفصل بیان کیا
تب امیر نے تمام سردارونکو بلاکر کہا کہ اسوقت مین کہ خزانہ موجود
نہین اور حال ریاست کا فساد دہرمان سے ابتر ہو رہا ہے جسکو
میری رفاقت اور فقر و فاقہ منظور ہو وہ ساتہہ دے اور جسکو
زن و فرزند اور عیش و آرام مطلوب ہو وہ یہین سے بخوشی رخصت
ہو جاوے یہ سنکر اول محمد سعید خان نامی ایک سردار کہ ساکن
افضل گڈہ کا تہا بولا کہ ہم اسوقت مین آپ سے جدا ہونا ننگ
افغانی سے بعید جانتے ہین اب ہمارے رنج و راحت وابستہ
آپکے ساتہہ ہے ہمکو رفاقت اور محنت مین کچہہ عذر نہین پہر اور
سردارون نے بہی اونکی یہہ بات سنکر متفق اللفظ و المعنی
ہوکر جواب دیا اور سر نو عہد رفاقت محکم کرکے فاتحہ خیر پڑہی

امیر نے بقیہ لشکر جمیر پور مین چہوڑ کر محب اللہ خان لنگ کو واسطے

طلب کمک مختار الدولہ کے جو مارواڑ مین تہا روانہ کیا اور میر صدر الدین

کو واسطے فہمایش دہرمان جیلیہ کے رخصت کیا اور خود مع اپنے

سوارون اور پنڈارون کے جاکر فوج ہولکر کا محاصرہ کرکے

راہ رسد وغیرہ کی بند کی اور یہان تک تنگ کیا کہ وہ کہانے پینے

سے عاجز ہوے اور پنڈارون نے باوجود محاصرے کے

مواضع گرد وپیش کی غارت شروع کی اور ہمیشہ اونٹ اور بیل

لشکر ہولکر کے پکڑ لانے لگے آخر دہرمان نے تنگ آکر امیر سے

کہلا بہیجا کہ تم یہان کس غرض سے آے ہو امیر نے کہا مین

صرف مہر جی ہولکر کی علالت سنکر دیکہنے آیا ہون کہ ملکر اپنی

خاطر محبت ذخائر کو تسلی دون اوسنے جواب مین کہلا بہیجا کہ

حالت مرض مین کسیکی ملاقات ہولکر سے نہو گی امیر نے معلوم

کیا کہ فہمایش اوسکی بسہولت نہوگی اور محاصرہ سخت کرکے

جنگ توپ و تفنگ شروع کی وہ نمکحرام جب نہایت تنگ ہوا تو بہانپورہ
کو کہ مقام محفوظ تھا جانا چاہا بنا بران پہر رات رہے کوچ کیا اور کمپو نیکا
قلعہ باندہ کر سوارون اور پیدل وغیرہ کو درمیان لیکر روانہ ہوا امیر نے
جانا اگر یہ بہانپورہ پہنچ گیا تو پہر اسکا تدارک دشوار ہو گا لہذا آمادہ ہو کر اوسکا
محاصرہ کیا اور سد راہ ہو کر توپ و تفنگ سے اوسکو گوشمالی دی چنانچہ
وہ سختی محاصرہ سے بہزار خرابی اوسدن تین کوس چلا اور اوسیدن
بخشی لشکر ہولکر دو ہزار سوار سے رفاقت دہرمان سے جدا ہو کر شامل
لشکر امیر کے ہوا اور چونکہ دہرمان نمکحرام نے اپنے لشکر والونسے
کہدیا تھا کہ آنا امیر کا فقط بارادہ متصرف ہونے ریاست اور محلات
ہولکر کے ہے لہذا مردمان لشکر اوس سے موافق ہو کر امیر سے
بر خاش جو ہوے تھے ورنہ کسیکو اوسکی رفاقت منظور نہ تھی جب
اونہون نے کسا بانام بخشی لشکر کو کہ مرد معتمد تہا امیر سے موافق
ہوتے دیکہا تو باہم گفتگو کی کہ اگر امیر بارادہ فاسد آئے ہوتے

تو بجستی کہ ریاست ہولکر کا خیر خواہ ہے اونکے ساتھہ کیون ہوجاتا پہر
وہ سب باہم مشورت کرکے باتفاق بائی صاحبہ زوجہ ہولکر کے پاس
آئے اور عرض پرداز ہوئے کہ آپ بے اندیشہ ہوکر ہمسے واجبی امر
ظاہر کردین کہ آنا امیر کا یہان بارادہ خود ہوا ہے یا حسب اشارہ
آپکے بلوائے ہوئے ہین یہ سنکر ہرچند بائیصاحبہ نظر بند تہین مگر دل
قوی کرکے بولین کہ خود مینے امیر کو کہ بجائے میرے فرزند کے ہے
واسطے تدارک دہرمان کے بلوایا ہے اور اوس نمکحرام نے
جو تمکو فریب دیا ہے وہ بالکل غلط اور باطل ہے الغرض سپاہ وفادار
ہولکر نے بائیصاحبہ سے یہ سنتے ہی دہرمان کو جا گہیرا اور اوسکو اور سوبہارام
داروغہ توپخانہ کو پکڑ کر مشکین باندہ کر روبرو بائیصاحبہ کے حاضر کیا
اور عرض کی کہ یہ دو نو نمکحرام مقید حاضر ہین بندوبست ہمارے خرچ کا
فرماکر جو سزا انکو چاہین دین ہرچند اوسوقت بائیصاحبہ کے پاس
کچہہ نہتہا مگر براہ دانائی فرمایا کہ کلکو تدبیر تمہارے خرچ کی کیجائیگی

اور تھا ان ہتھوں اور گھوڑوں کو اپنے پاس قید رکھے وہ اور اوسیوقت آدمی
رات کو اپنا وکیل امیر کے پاس بھیجا اور خبر وہ قید دونوں ہتھوں کا
گھوڑوں سے بند وبست خرچ سپاہ کے جو قرار کیا تھا اشارہ فرمایا امیر
یہ خبر سنکر خوش ہوے اور سرداران سپاہ کو جمع کر کے کہا کہ بعنایت
الٰہی دونوں کام بے محنت مشقت کے بکر بست گئے مگر پچاس ہزار روپیہ
واسطے خرچ سپاہ ہولکر کے بالفعل ضرور ہے کیا اسکے کسیطرح اونکی
فہمایش ممکن نہیں سب نے عرض کی کہ جان و مال ہمارا سرکار پر تصدق
ہے کسیطرح ہمارا حال آپ سے پوشیدہ نہیں امیر نے کہا یہ کام
ضروری ہے اور یہ آسان اسکی تدبیر ہے کہ فی سوار دو دو روپیہ
اسیوقت تجویز کر دو سب نے اس بات پر راضی ہوکر اوسیوقت
ساٹھہ ہزار روپیہ جمع کر دیے اور جسکے پاس نہ تھا اوسنے شرم
سے کچھہ بیچ کر دیا امیر نے اوسمیں سے کچھہ واسطے سپاہ کے
رکھکر باقی کو بائیصاحبہ کے پاس بھیجدیا بائیصاحبہ نے مدد خرچ

سپاہ کو دیکر اون دونوں ٹکڑوں کو امیر کے پاس بھیجوا دیا امیر نے
اونہیں مردان ہولکر سے جو اوسکو مقید لاے تھے جبراً سے ٹکڑوں میں
مروا ڈالا اور خاطر جمع ہوکر ہولکر سے ملے من بعد بائیصاحبہ دلجمعی فرما کر
انتظام ریاست میں مشغول ہوئی اور پرگنات جاورہ اور سنجیت اور تال اور
وغیرہ جاگیر صاحبزادہ وزیر الدولہ میں بائیصاحبہ سے لیکر واسطے بندوبست کے
سپرد نواب افتخار الدولہ محمد عبد الغفور خان کے کی پھر طرف میواڑ کے
کوچ کیا دولت راؤ سیندہیہ نے یہ حال ریاست ہولکر کا سنا اور
توجہ امیر سے بطرف میواڑ خیال کیا کہ مینے سابق کمپنو اپنا جنگ ناگپور میں
بمقام جاوہ امیر سے لڑنے کو روانہ کیا تھا مبادا وہ اب مجھسے عوض
اوسکا لیں لہذا اندیشہ مند ہوکر اجمیر سے کوچ کرکے گوالیار کے قلعہ
کو کہ مقام استوار تھا چلا گیا امیر نے بھی پنڈاروں کو رخصت کرکے
مع فوج خاص اور فوج ہولکر کے بکوچ متواتر آکر قریب موضع کانکرولی
کے ڈیرہ کیا وہیں کرنیل موہن سنگھ اور اخوندزادہ محمد ایاز خان

مع کنبہ اور رسالہ کے جو پرگنات جاگیر صاحبزادہ بلند اقبال پر تھے بنزلع
بیاہمی علاقہ جودہپور سے اگر شرفیاب ملازمت امیر کے ہوے اور مولف
امیر نامہ فارسی بہی وہین بہمراہی کرنیل موہن سنگہ کے آکر داخل فوج ظفر
موج ہوا اور چونکہ از روے دیدار صاحبزادہ بلند اقبال محمد وزیر الدولہ
بہادر کی زیادہ تہی شقہ اونکی طلب مین روانہ کیا کہ شیر گدہ سے آکر اپنے
دیدار سے امیر کو خوشوقت کرین اور راجہ بہادر لعل سنگہ کو مع کنبہ بطرف
اودے پور رخصت کیا پہر بعد چند روز اپنی فوج کو شامل فوج ہولکر
چہوڑکر جریدہ اودے پور کو گئے اس عرصے مین صاحبزادہ موصوف
بصدر بہی راجہ کوٹہ سے دو ہاتھی مع ساز نقرہ پیشکش لیتے
ہوے اودیپور مین امیر سے جاملی یہ واقعہ سنہ ایکہزار دوسو چہبیس مین ہوا

ملاقات امیر کی راجہ بہیم سین والے اودیپور سے
اور مقرر کرنا نوکری ایک کمپنی کی اور حصہ چہار آنہ

تحصیل ملک میواڑ سے اور فتح کرنا قلعہ ڈہولہ کا بعد محاصرہ کے اور دہرنا افغانونکا پہر کوچ کرنا طرف جیپور و فیصلہ وہانکے معاملہ کا پہر محاصرہ کرنا قلعہ لاوہ کا

جب امیر نے رانا بہیم سین راجہ اودے پور سے ملاقات کی تو اوس سے
واسطے بندوبست اوسکے ملک کے فرمایا کہ اگر نوکری ایک کمپنی کی مع چہار آنہ
تحصیل ملک میواڑ کی دینا مقرر کرو تو انتظام اور محافظت تمہارے
ملک کی کہ ورد و ہر فوج سے خراب رہتا ہے میرے ذمہ ہے رانا
نے یہہ غنیمت جانا اور امیر سے واسطے استحکام رسوم برادری کے
پگڑی بدلی اور چہار آنہ تحصیل ملک مع نوکری ایک کمپنی کے امیر کو دینا
مقرر کی امیر نے اوسکی ہر طرح دلجمعی کرکے صلاح دی کہ جب تک
تمہاری لڑکی زندہ ہے جہگڑا اوسکی نسبت کا راجہ مانسنگہ سے

دور ہوگا بہتر ہے کہ تم اوسکو کسی حیلے سے مار ڈالو کہ رفاہ عالم حاصل ہو
ورنہ مین بزور اوسکی شادی مانسنگہ سے کردونگا رانا نے کہا مجکو اوس
سے شادی ہرگز منظور نہین اور بزور تمہاری شادی کرنیمین زوال
آبرو میرا ہے لیکن اگر اقرار مجکم کرو کہ موضع کہالی راؤ مانسنگہ سے
مجکو دلوادوگے تو مین بعد تمہارے چلے جانے کے تدبیر سے
جسمین بدنامی نہو اپنی لڑکیکا کام تمام کرونگا امیر نے اوس شرط
کو قبول کیا اور بعد روانگی امیر کے رانا نے اپنی لڑکیکو کہانے مین
زہر دیا اتفاقاً وہ کارگر نہوا لڑکی جب اس حال سے واقف ہوئی
باپ سے کہلا بہیجا کہ جب میری جہت سے تمہارے ملک مین خرابی
ہے تو آپ کچہہ تردد نکرین مین خود اپنی فکر کرتی ہون پہر
نہادہو کر لباس و عطر سے آراستہ ہو جام زہر پی لیا اور جان
راہی ملک عدم ہوئی امیر نے یہہ سنکر جو اقرار دلانے ضلع
کہالی راؤ کا رانا سے کیا تہا اسباب مین انوپ رام وکیل

جودہپور سے کہ ہر کاب تہا گفتگو کی اور کہا چونکہ راجہ جودہپور
میرے کمپو کے رہنے سے اپنے ملک مین ناراض ہے تو اگر تم
دس لاکھ روپیہ نقد سالانہ مجکو دیا کرو تو مین اپنی سپاہ کو ملک
جودہپور سے طلب کرلون وکیل نے فرمودہ امیر کا قبول کیا اور
حسب الحکم امیر کے نواب مختار الدولہ مع اپنے کمپ جودہپور سے
روانہ ہوکر علاقہ جے پور مین آے اور کرنیل موہن سنگہ اور
محمد آباز خان کہ جاگیر صاحبزادہ بلند اقبال کے بندوبست کو
علاقہ جودہپور مین تہی مع کمپ دو رسالہ کے مواضعات جاگیر کو
سپرد اہالیان راج کرکے براہ کشن گڈہ بوندی پہنچے اور کشن سنگہ
راجہ بوندی واسطے سرکوبی اوسکے ایک قریب بلونت سنگہ نامی کے
کہ قلعہ میوان بزور لیکر مصدر فساد اوس ملک مین تہا نوکری مقرر
کرائی اور نواب جمشید خان عامل نیماہیڑہ ہوکر امیر کیطرف سے
واسطے انتظام ملک میواڑ کے مقرر ہوئی اور بایٔصاحب مع اپنی فوج کے

بطرف بہاپورہ روانہ ہوئین اور امیر نے قلعہ ڈھولہ علاقہ شاہپورہ
کو محاصرہ کرکے چار ماہ مین مفتوح کیا اور انہین دنون سواران یکہ
سو خیل نے واسطے طلب تنخواہ کے فساد برپا کرکے بیشتر دروازہ قلعہ
ڈھولہ کا بعد فتح امیر مع متعلقون کے مقیم تہے دہنا دیا اور کسیطرح فہمائش سے
راضی نہوے امیر نے اونکے دباؤ کے لیے راجہ بہادر کو مع کمپ بلوایا
اوسنے عذر نوکری رانا کا پیش کرکے حضوری سے پہلوتہی کی امیر نے
یہہ عذر بیجا اوسکا ناپسند ہوا رانا کو لکھکر اوسکو نوکری اوس ملک سے
موقوف کرایا اور راجہ بہادر لاچار ہوکر ضلع جے پور مین نواب
مختار الدولہ کے پاس چلا گیا امیر بہ سبب ہمراہی متعلقون کے
باوجودیکہ ایک پلٹن ڈیوڑہی کی اور چند نامی سردار مثل جمشید خان اور
محمد سعید خان اور غلام حیدر خان اطاعت آقا مین اور مخالف
اہل دہنا تہے مگر امیر نے مفسدونکی دلشکنی زور دہی سے
مناسب نجانی اور تہما سمجہانے گئے اون کو تہ اندیشیون سے

صاحبزادہ بلند اقبال کو بناچاری تنہا پاکر امیر کو نظر بند کیا اسے
مع متعلقان وغیرہ روانہ ٹونک فرمایا اور خود اوسی حالت دھر مین
کشن گڈہ آے اور تاراجی اوس ضلع سے ستر ہزار روپیہ زر معاملہ
راجہ کشن گڈہ سے لیا پھر راجہ شاہپورہ وغیرہ سے معاملہ لیتے ہوے
سمیدی ضلع بوندی مین پہنچے وہان سے کمنیدان موہن سنگہ
اور رسالہ اخوندزادہ محمد آیاز خانکو کہ نوکری راجہ بوندی سے موقوف
ہوگئے تھے ہمرکاب لیکر اور کچہہ زر معاملہ راجہ بوندی سے بھی وصول
کر کے ضلع جیپور مین قریب توڈری اور چاند سین کے پہنچے اور راجہ
اونیارہ اور الیسردہ سے معاملہ لیکر نوائی پر مقام کیا اور بارادہ محاصرہ
جیپور کے شقہ طلب نواب مختار الدولہ کو کہ مع کمنیدان موضع
وغیرہ مین انتظام تھانجات کرتے تہے روانہ کر کے خود با فوج
اور کمنیدان موہن سنگہ کے چاکسو پر پہنچے اور وہین معرفت میگہ سنگہ
وغیرہ کارپردازان جیپور سے زر معاملہ بارہ لاکہہ پر فیصلہ فرمایا

اور ہیرا چند سیٹھ علاقہ کمنپ مختار الدولہ سے نقصان زر حاصل کیا
اور جب وہ ذمہ دار ایصال زر ہو گیا تو بجمع خاطر علاقہ جیپور سے
کوچ فرما کر سرحد کشن گڈھ پر ڈیرہ کیا اور مختار الدولہ کہ حسب الطلب
روانہ ہوئے تھے حال فیصلہ جیپور سنکر باتفاق راو چتر بھوج دیوان
معزول جیپور کے جانب ٹونک گڈھ اور کہتیری کے کوچ کر گئے ان دنون
حسب اتفاق منافقت باہمی جیپور سے میگہ سنگہ مختار کار معزول ہو کر
اپنے مقام کو گیا اور مقدمہ جیپور کا خراب ہوا اسی درمیان میں ہولکر
صاحبزادہ وزیر الدولہ بہادر کو مع متعلقون کے ٹونک سے شیر گڈھ
کو روانہ کیا اور خود کشن گڈھ سے موضع بیجارہ پر علاقہ جیپور سے
قریب جوبی بانڈی کے ڈیرہ کیا اور نواب مختار الدولہ بھی بعد
فتح قلعہ ٹونک گڈھ اور وصول معاملہ کہتیری وغیرہ کے حسب الطلب
لشکر ہولکر قریب لشکر مقیم ہوئے اور چونکہ وہ سپاہ کو قریب آٹھ
مہینے کے ہو گیا تھا ہنڈوین دس لاکھ روپیہ کی جو مانسنگہ نے

بابتہ جاندا د جو ہیو ر کے بہیجی تہین دہرنہ والونکو دیکر جہگڑا پاک
کیا اور جب امیر اس تردد سے خلاص ہوکر کمپ مختار الدولہ مین
گئے تو سلامی خوشی مین اسقدر توبین بلند آوازہ ہوئین کہ جلیوبر
والے وہ غوغا سنکر تمام شب فکر و تردد مین رہے اور صبح کو خبر
رہائی امیر کے دہرنے سے سنکر دینا رام بوہرہ کو واسطے درستی سوال
و جواب کے امیر کے پاس بہیجا اور جب امیر نے اوسے لیت و لعل پایا
تو سانگانیر پر آکر جلیپور والونکو زور ملک گیری دکہایا اور وہانکی سپاہ
کو بیس پا کرکے دینا رام بوہرہ کے باغمین قریب شہر ڈیرہ فرمایا
اہلکاران راج خوفناک ہوے اور بر سر معاملہ آکر معرفت دینارام
کے کہ رکاب دولت مین حاضر تہا دس لاکہہ روپیہ دینا قبول
کیا امیر نے اونمین سے چہہ لاکہہ روپیہ تنخواہ کمپ مختار الدولہ مین
دی اور تنخواہ جمشید خان اور دارا شاہ خان اور خیر محمد خان
بغیرہ کو جو شامل دہرنہ والونکے ہوے تہے ذمہ داری مختار الدولہ

کی کرادی اور وہان سے کوچ کر کے موضع لاوہ علاقہ جلیوپر پر آئے
اور چونکہ امیر کا ارادہ اول دن یورش کا تہا مگر مختار الدولہ بخیال اسکے
کہ یورش سے جب مکان غارت ہوگیا تو وصول کچہہ نہوگا مانع ہوے
پہر اسیلئے فوج خاص کو بسرداری وارا شاہخان کے واسطے تحصیل
ملک میواڑ بہیجا اور خود بدولت دو ہزار سواران یکہ سے وہین رہے
اور جمشید خان وغیرہ آفریدی ابہی واسطے حصول تنخواہ حاضر حضور رہے
غرضکہ مختار الدولہ نے لاوہ کا محاصرہ سخت کر کے دو تین بار یورش
کی مگر استحکام حصار اور عمق خندق سے کاربراری نہوئی اور مدت
محاصرہ دراز ہوئی اسے عرصے مین راے داتارام جو واسطے
سبیل زر تنخواہ کمنپ مختار الدولہ اور اہل دہرنے کے جود ہپور گیا
تہا فائز المرام ہوکر لوٹ آیا اور متصل اسکے خبر وفات راجہ جسونت راو
ہولکر کی گوش زد امیر کے ہوئی لالہ بساون لعل مؤلف امیر نامہ فارسی نے
کہ اون دنون کمنپ راجہ موہن سنگہ کے کاروبار کو حضور مین حاضر تہا

قطعہ تاریخ فارسی وفات راجہ موصوف کا یون لکھا ہے قطعہ

راؤ جسونت بہادر مہ لکر	کہ نیاید صفت او بسخن
چون ز دنیا بجز افسوس ندید	چشم پوشید ازین دار محن
مردم چشم جہانے پوشید	جامۂ رنگ سیہ زین شیون
پئے تاریخ وفاتش شادان	کرده از چشم اشارت بامن
گفت تاریخ بعینہ فی الحال	بجنان رفت بیک چشم زدن

اور چونکہ انہین ایام مین کریم خان پنڈارہ فوج دولت راؤ سیندھیہ سے شکست پاکر دو سو سوارون سے امیر کے پاس پناہ خواہ ہوا بعد دریافت اوسکی خبر کے دولت راؤ سیندھیہ اور انا ظالم سنگھ اور اہلیہ ہولکر نے بمقدمہ اوسکی روانگی مین قید کر کے امیر کو لکھا مگر امیر نے پناہ گزین کا پکڑا دینا جوانمردی سے بعید جانکر تحریرونکے جواب مین لکھا کہ اب جو کریم خان ہمارے پاس ہے اس سے کسیطرح کا فساد برپا نہوگا

اسکی طرف سے آپ سب خاطر جمع رکھیں ہر چند صلاح خیر خواہان
دولت کی اوسکے پکڑ دینے مین تھی لیکن امیر نے برخلاف سبکے
اوسکی تسلی فرماکر ہمراہ رکھا اور جب وصول زر معاملہ جیپور مین تاخیر
ہوئی تو جمشید خان وغیرہ امرا نے مختار الدولہ کو کہ ضامن وصول
زر تنخواہ اونکی کے جاگیرداد آمدنی جیپور سے ہوئی تھی پکڑ کر کوئی
دقیقہ ایذا رسانی کا فروگذاشت نکیا جب امیر نے فہمائش بے سود
دیکھی تو اونکے کمپ سے تمام کر اپنی فوج مین جانا چاہا مگر [illegible]
کہ کہیں اہل کمپ یہ گرفتاری مختار الدولہ کی میری رضا سے گمان
نکرین بنابر قطع کرنے اس گمان کے جانا اپنے لشکر کا موقوف
کرکے مختار الدولہ کی خوجین فیض اللہ خان بنگش کے خیمہ مین
شب باش ہوے مردمان کمپ نے وقوع اس امر کا باشارہ
امیر سمجھکر چارون طرف ڈیرہ امیر کے توپین لگادین اور کہا
جب تک رہائی مختار الدولہ کی نہوگی ہم آپکو یہان سے کہین جانے

نہ دین گے اور دو روز تک مصدر شور و شش رہے آخر جمشید خان
اور محمد سعید خان وغیرہ کہ مصدر فساد تھے اس بات پر راضی ہوے
کہ اگر راے داتا رام اور محمد ایاز خان بھانجے مختار الدولہ کے اور
جواہر سنگھ گماشتہ ہیرا چند سیٹھ کمپنی کا بطور اول ہمارے
پاس ہین تو ہم مختار الدولہ کو رہا کر دین گے جب اسیری
کوئی صورت اونکی رہائی کی بجز اون مین دینے ان تینون آدمیونکے
نہ پائی تو ان تینون کو جمشید خان وغیرہ کے پاس واسطے نظر بند
رکھنے کے تا حصول زر بجاے مختار الدولہ کے بھیج دیا اور مختار الدولہ
رہا ہوے اور انہین دنون واسطے وصول تنخواہ کے سپاہ
راجہ موہن سنگھ نے بلوا کیا اور باشارہ اخوندزادہ محمد ایاز خانکے
راجہ مذکور کو موضع تودری مین مقید رکھا اور چونکہ اخوندزادہ
صاحب اور راجہ مذکور مین سابق سے نفاق تھا لہذا اخوندزادہ
صاحب کے کہنے سے راجہ مذکور کو نہایت تنگ کیا چونکہ اون دنون

منشی بساون لال مولف امیر نامہ شہر فارسی وزنگے کمپ کے کاروبار کو
حاضر خدمت امیر تہا کہہ سنکر امیر سے رہائی کرائی اور راجہ
مذکور نے افسری کمپ سے استعفا دیکر رفاقت مختار الدولہ کی
قبول کی اور وہ کمپ تفویض آخوندزادہ صاحب کے ہوا خورشید جان
اور محمد سعید وغیرہ بطرف نیماہیرہ کوچ کر گئے پہر امیر ہمراہی رہوان
خاص اور کریم خان پنڈارہ سے کوچ کرتی ہوئے ٹونک و
اندرگڈہ ہوکر کوٹہ پہونچے او ظالم سنگہ سے ملکر بہانپورہ گئے
اور رسم ماتم پرسی جسونت راؤ ہولکر کی اوسکی زوجہ سے ادا
کی اور چند روز وہان رہکر مشغول اوسکی تسلی کے ہوئے پہر
کریم خان سے فرمایا کہ تم بہی چند روز لشکر ہولکر مین بائیصاحبہ
کی خدمت مین رہو مین نامدار خان وغیرہ تمہارے قریبون کو
ہمراہ لیجاکر راجہ ذرجن سال کہیچی سے ملادونگا اور چونکہ اوسکو دولت او
سیندہیہ سے عداوت ہے تم سب اوسکے ساتہہ ملک سیندہیہ کو

تاخت وتاراج کرکے اپنی شکست کا عوض لینا کریم خان پنڈارہ اس بات
سے خوش ہوکر وہان آیا اور امیر نے اوسکو افتخار الدولہ محمد غفور خان کے
پاس بطور نذر بند چھوڑکر معہ نامدار خان اور شہامت خان عزیزان کریم خان
وغیرہ کے روانہ ہوکر شیرگین پہونچے جب راجہ درجن سال وہان امیر سے
ملنے آیا تو امیر نے اون پنڈارون کو اونکے سپرد کرکے فرمایا کہ مین انکو تمہارے
سپرد کرتا ہون کہ تم دونون باہم متفق ہو دشمن پر قدرت حاصل کرو پھر ایک
خط بنام وزیر محمد خان سفارش پنڈارون مین لکھکر اونکو بطرف بہوپال
روانہ کیا اور محمد سعید خان کو خطاب شمس الدولہ ظفر جنگ اور سرور خان کو سرفراز
الدولہ تیغ جنگ عنایت فرماکر پرگنہ سرونج کا عامل مقرر کیا اور وہان کے عامل
سابق منو خان کو روبرو اپنے طلب فرمایا اور چونکہ سپاہ مختار الدولہ محمد
شاہجہان کی محاصرہ لادہ مین مصروف تھی اور فوج جنسی ہولکر کی
اور کمپنی موہن سنگہ بافسری اخوند زادہ صاحب بہادر کے ضلع راجا واڑی
علاقہ سبحے پور مین مقیم ہوکر گردونواح سے تحصیل زر معاملہ کیا کرتے

سے تھے اہلکاران جے پور نے اداے زر مقررہ معاملہ مین تاخیر کر کے
وکیل مختار الدولہ سے کہا کہ جبتک فوج جنبی ہولکر اور کمپنی اخوندزادہ جناب
علاقہ جے پور سے نکل نجاویگا ہمسے سبیل زر باقی کا نہین ہو سکتا
لہذا مختار الدولہ واسطے ملانے جنبی اور کمپنی کے ساتہہ گئے کہ ناگاہ فوج
جے پور بسر کردگی ٹہاکر چاند سنگہ کے جنبی اور کمپنی سے آکر صف آرا ہوے
راجہ لعل سنگہ بہادر مختار کار مختار الدولہ کہ لاوہ کو بعد محاصرہ شدید قریب
فتح کے لیا تہا یہ ہنگامہ سنکر اہل قلعہ سے اسّی ہزار روپیہ معاملہ کے لیکر فوج
اوٹہا کر جنبی اور کمپنی کی مدد کو پہونچا اور فوج جے پور کو گوشمال دیکے ہٹا
دیا اور انہین دنون فوج ناگپور نے علاقہ گڑہ کوٹہ مین آکر راجہ مردن سنگہ
پر زور دیا اور راجہ موصوف نے بسبب معرفت سابقہ کے امیر سے امداد چاہی
امیر شیرگڈہ سے کوچ کر کے شاہپورہ مین لشکر ہولکر سے جا ملے وہان
مانسنگہ جماعہ دار سرکار کو نکو خطاب راجگی سے سرفراز فرما کر ہمراہ دستہ خاص کے
سپاہ آراستہ دیگر راجہ نند گوبی گک کو بہیجا اور وہان کا بندوبست کر کے

شیر گڈہ لوٹ آئے اور جب نواب جمشید خان کو اون لوگون نے
جو یرغمال مین تھے کچھہ وصول نہوا تو امیر سے اگر عرض کی کہ
ہمکو جو کچھہ سرکار سے عنایت ہو قبول ہے ہم انکو رہا کر دینگے
لہذا امیر نے اونکو لاکھہ روپیہ کوٹہ سے دلا کر اون لوگونکو رہائی
دلائی اور رائے داتا رام کو اپنے پاس رکھا اور کوٹہ جا کر رانا
ظالم سنگہ سے ملاقات کی اور وہین خبر وفات دار اشاہجانکی
جو مختار فوج خاص امیر کے تھے وقت یورش کدم گڑہی پر علاقہ
میواڑ سے سنکر روانہ ہوے اور ماندل گڈہ مین لشکر سے آملے
وہان سے فوج کو بسرداری احمد خان اپنے بہانجے کے واسطے تحصیل
ضلع شاہپورہ کے مقرر فرما کر جریدہ اجمیر شریف مین واسطے زیارت مزار
فیض بار حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ العزیز کے آئے اور اخوندزادہ
محمد ایاز خان سے کہ مع کمپو وہان مقیم تھے ملکر پچیس ہزار روپیہ تنخواہ
اوس سپاہ کے بنام راجہ کشن گڈہ حوالہ اخوندزادہ موصوف

کر کے اودہر روانہ کیا اور بابو سیندہیہ کے دولت راؤ سیندہیہ کی
طرف سے اجمیر کا حاکم تہا ملاقات کی پہر مع رسالہ خوندزادہ موصوف
حسب الطلب راجہ جودہپور کہ باکید ظہور مین آئی تہی تین دن مین جودہپور
پہونچے چنانچہ وقوع ان امور کا سنہ ایکہزار دو سو ستائیس ہجری
مین ہوا

پہونچنا امیر کا جودہپور مین اور ملاقات وہان کے راجہ سے اور لڑنا فوج جیپور کا کمپو مختار الدولہ سے اور آنا امیر کا واسطے مدد کے بطور یلغار اور شکست دینا اونکو پہر باہم شادی مین ہونا راجہ جیپور اور جودہپور کے

جب امیر قریب جودہپور پہونچے
تو راجہ نے استقبال کر کے قریب شہر باغ اوتارا پہر بعد دو تین
دن کے خلوت مین کہا کہ بخشی سنگی اندراج مجہسے منحرف ہوا ہے
اور زر کثیر کو خورد برد کیا ہے چاہتا ہون کہ تمسے اوس کو
قید کراؤن اور اوس سے جرمانہ قرار واقعی لیکر اوسکی جگہہ شیو چند

بہنڈاری کو کام دو دن امیر نے فرمایا مشہور ہے کہ کار
بنجاری بنور نہ کیا جانے وہ اگر در حقیقت تمہارا مخالف ہے مگر
پہردانا ہے جو اوس سے کام نکلینگے اوس سے محال ہین
راجہ نے عندیہ امیر کا سمجھکر اوسکو بحال رکہا اس عرصہ مین
کمنپ راجہ بہت دس کہ لاوہ سے اوٹھکر واسطے تدارک فوج جے پور
کے اودہر متوجہ ہوا تہا بنا بر عدم وصول تنخواہ کے مصدر فساد ہوا اور
فتور عظیم برپا کیا اور یہ صلاح کی کہ توپین وغیرہ سامان راجہ بہرت
پور کو دیکر زر تنخواہ اوس سے حاصل کرین اور اس عزم سے راجہ بہادر
کو قید کر کے بطرف بہوسا ور علاقہ بہرت پور کے روانہ ہوے بیجا
سنگہ نواب مختار الدولہ محمد شاہ خان تہوڑی سپاہ سے مع کرنیل مہتاب خان
وغیرہ سرداروں کے ٹونک مین آگئے کہ یکایک ٹہاکر چاند سنگہ نے
قابو پاکر بہ بہانہ فوج بندی کے مالپورہ جیپور سے نکلکر بمقابلہ مختار الدولہ
مین ٹونک پر حملہ آور ہوا چند بہیہ ہنگامہ آرا ہوے مگر جو کہ فوج حریف

کثیر اور سپاہ امیر قلیل تہی جہہ سے برآ نہو سکے لہذا مع محمود خان
عامل ٹونک اور کرنیل جہتا خان اور میان اکبر محمد خان وغیرہ
سردارون کے قلعہ امیرگڈہ مین پناہ گزین ہوکر ہرکارہ بہ سریع امیر کو
باستدعا کے اعانت حضور امیر مین اور باپو راجہ بہادر لعل سنگہ روانہ کیا
اور چاند سنگہ نے شہر سے لوٹ کر قلعہ سے مورچہ جمایا اس جہت
تمام پرگنہ ٹونک پہر گیا اور راجہ کشنگڈہ بہی اسقدر بہ شور و شغب ہوا کہ
اخوندزادہ محمد ایاز خان کو جو وہان چہ سو سوارون کے واسطے وصول
زر تنخواہ کے لشکر حضرت اجمیر مین چہوڑ کر آئے تہے شب کو بوقت خواب
حملہ آور ہوکر قتل کرنا چاہا مگر دلیرونکی تلوار نہ اوٹہا سکا مردم بد
سگال اوسکے پست پا ہوئے امیر نے بہ سماجت راجہ مانسنگہ امرکو نصیحتا
واسطے مدد مختار الدولہ کے روانہ کیے اور واسطے وصول زر کے
مانسنگہ سے گفتگو کرکے اس مہم پر رخصت ہونا چاہا ہنوز یہ مشورت
مین راجہ بہادر موضع بہسا وہین بہ خبر سنی مہراجہ کو فہمایش

کرکے بطرف ٹونک کوچ کیا اور ہنوز داخل ٹونک نہوے تہے کہ اونکا آنا سنکر چاند سنگہ خوف زدہ ہوکر جے پور بہاگ گیا اور جب فوج امیر قریب ٹونک پہونچی تو پہر چاند سنگہ مع سپاہ جے پور سے آکر مقابل ہوا مگر راجہ بہادر نے اوسکو شکست دی پہر مختار الدولہ نے ٹمپو سے ملکر وعدہ عطاے تنخواہ سے اسکو خوش کیا اور موضع لانبہا علاقہ جیپور کو کہ قریب ٹونک ہے لوٹا من بعد علاقہ جی پور مین جاکر تحصیل شروع کی لہذا چاند سنگہ نے پہر سپاہ ہمراہ لیکر سد راہ فوج امیر کا ہوا اور بے صف جنگ پس ماندہ بہیر وغیرہ کو لوٹنے لگا امیر نے راے آدتا رام کو بسبب علالت جودہپور مین چہوڑ کر منشی بہوانی پرشاد کو ہمراہ لیکر جلد تر طرف جے پور کے عزم فرمایا اور موضع لکوانی علاقہ اجمیر مین کہ لشکر فیروزی اور محمد سعید خان عامل سرونج حسب الطلب وہان مقیم تہے پہونچے پہر وہان سے مع فوج خاص کوچ کرکے موضع سالی ساکہون مین علاقہ جیپور سے

اگر مختار الدولہ کے کمپو سے شامل ہوے چاند سنگہ یہ سنکر سراسیمہ
بجے پور کو بہاگ گیا غرض امیر نے چند روز وہان قیام فرما کر
مختار الدولہ سے مشورت فرمائی کہ راجہ کشن گڈہ نے ہنگامہ
آرائی بجے پوریون کی اخوندزادہ محمد ایاز خان سے از رو عداوت و
نفاق پیش آیا ہے تدارک اسکا ضروری ہے مختار الدولہ نے بہہ
صلاح پسند کی کہ سیاست موجب عبرت ریاست کا ہے پہر امیر نے
فوج کو حکم کوچ طرف کشن گڈہ کے دیا اور خود بدولت نے موضع
رائین علاقہ کشن گڈہ کو کہ لالمال نہالوٹا اور اسی ہزار روپیہ
معاملہ کے راجہ سے وصول کیے اور محمد سعید خان عامل سرونج کو واسطے
بندوبست اس مقام کے رخصت کیا اور مختار الدولہ کو مع کمپو قلعہ
موواڑہ سرحد جیپور پر متعین فرما کر خود بدولت نے با فوج خاص
اور جماعت منو خان کے راج محل کو آکر فتح کیا ادہر مختار الدولہ نے
قلعہ موواڑہ کا ایسا محاصرہ کیا کہ لوگ اسکے امان خواہ ہوے جناب

سلامت لیگئے اور بالکل سامان وہان کا فوج امیر کے ہاتھہ لگا
پھر امیر نے بعد فتح راج محل کنارہ دریای بناس پر مقام فرمایا اور
مختار الدولہ نے مع کنپ وہان آکر سعادت ہمرکابی حاصل کی تب
امیر نے وہان سے کوچ فرماکر براہ چاندا اور اجمیر کے زرمعاملہ
لیتے ہوئے قلعہ بچون علاقہ جیپور سے جاکر مورچہ لگایا اور اول
یورش مین اوسکو مفتوح کیا اور وہان سے مختار الدولہ کو مع کنپ بطرف
جونیر روانہ فرماکر خود بدولت مع کنپ کلان اور کنپ راجہ بہادر
کے موضع کالک علاقہ جیپور سے آکر معاملہ وصول کیا جو بے تقرری
تہانونکے تحصیل زرمحالات جیپور سے محال تھی لہذا مختار الدولہ
کو واسطے بندوبست علاقہ جیپور کے حکم فرماکر بطرف منڈوت
رخصت کیا اور دوندیخان حاکم کمونہ کو کہ جلاوطن ہوکر لشکر امیر مین
آیا تہا قلعہ منڈون وہمحمدگڈہ کا محافظ مقرر کیا اور راجہ بہادر اور
میان اکبر محمد خان کو مع اونکے علاقون کے واسطے درستی تہانجات

لعل سونسهه و نوائی وغیره کے نامزد فرمایا اور کرنیل مہتابخانکو
معہ اوسکی جماعت کے طرف شیخاواٹی بھیجا اور علیشیدہ کو مختار کا
کنپتان راجہ موہن سنگھ کا کرکے ہمراہ نواب جمشید خانکے بطرف میواڑ
رخصت کیا اور منور خان کو مع داؤد خان حسب الطلب راجہ جیسنگھ
سسیرواکہ بندوبست ضلع کہنڈیلہ پر متعین فرمایا پہر خود بدولت
نے بہی مع فوج خاص بعد چند روز کے بطرف شیخاواٹی کوچ کیا
اور چونکہ کرنیل مہتابخان نے اوس ضلع مین پہلے سے جاکر واسطے
وصول زر معاملہ کے بشرط عدم مداخلت ملازمان امیر کی امور مالی اور
ملکی مین کرلی تہی لہذا امیر کے وقت رونق افروزی اوس
پرگنہ کے عرض کیا کہ اگر کسی سے یہان دست درازی کسیطرح عمل
مین آئے تو کچہ مال وصول نہوگا کہ اول سے اقرار باہمی ہمارا
ہوچکا ہے اور آپ کو خیال میرے ساختہ پرداختہ کا ضرور ہے
بنابران امیر نے برات تنخواہ فوج خاص کی بنام کرنیل مذکور کے

لکھکر سب کو غارتگری اوس ضلع سے ممانعت بتاکید کردی اس
عرصہ مین راجہ بہادر نے علاقہ جیپور مین جابجا تہانے قایم کیے اور
خود تہوڑے آدمیون سے بطرف پہاگی علاقہ جیپور کے تحصیل زر کو گیے
اور جب سنا فوج جیپور پہر مقابلہ کو فراہم ہوئی ہے لہذا واسطے محافظت
مقامات مفتوحہ کے موضع چنڈلائی مین داخل ہوے اور چاند سنگہہ بہی
مع فوج آکر ہنگامہ آرا ہوا اور چند روز باہم لڑائی رہی اور مختار الدولہ
سے امداد راجہ بہادر کی بسبب عدم تندہی دو ندیخان کے نہو سکی
لیکن میان محمد اکبر خان مع اپنی جماعت کے لعل سوٹہہ سے آکر شریک
راجہ بہادر کے ہوے اور مشورت کی کہ صبح کو یہان بہیر وغیرہ چہوڑ
کر کوچ کرنا چاہیے چاند سنگہہ نے اونکو آمادہ کوچ دیکہکر جانا مغلوب
ہو کر جنگ سے طرح دیتے ہین مقابل آکر توپ و تفنگ سے لڑنے
لگا لیکن راجہ بہادر نے اپنی پامردی کے حملات کر کر اوسکو میدان سے
ہٹا دیا اور اسپر شبخون والی سے پینکر بہ یلغار موضع کالک مین آئے

اور محمد عثمان خان کو مع اونکی جماعت کے واسطے گوشمال چاندسنگہ
روانہ کیا جب یکبارگی چندلائی کے قریب پہونچے تو چاندسنگہ جیپور کو
فرار ہوا اور سپاہ امیر فتح یاب ہوئی امیر نے سنگی اندراج بخشی راجہ
مان کو کہ حسب الاشارت اپنے راجہ کے امداد راجہ بہادر کو امیر کے پاس
آیا تہا بطرف جودہپور رخصت دیکر خود بدولت موضع چندلائی مین پاس
راجہ بہادر رونق افروز ہوے اور سپاہ کو انعام سے خوشحال و مالامال
کیا اور جب مختار الدولہ نے ہندون سے آکر سعادت قدمبوسی
حاصل کی تو امیر نے پہر شیخاوائی مین جاکر قلعہ بہرواس کا
محاصرہ کرکے لاکہ روپیہ معاملہ کے لیکر مع کمپ کرنیل مہتانجان
کے قریب جیپور بفاصلہ پانچ کوس کے آکر مقام کیا اور چونکہ
سنگی اندراج بخشی جودہپور کا اون دنون جےپور مین واسطے
فیصلہ دونون راجون کے آیا ہوا تہا اور مصر شیونراین کاربرداز
جیپور نے بعد معزولی پہر اہلکاری جےپور کی پائی امیر نے

اور تین پلٹن لیکر گئے جب قریب روپ نگر کے پہونچے مان سنگہ
استقبال کرکے ہمراہ لیگیا اور اپنے سے قریب ٹہرایا اور جگت سنگہ والی
جیپور سے واسطے استقبال اور برہما امیر کے گفتگو کی بعد دو دن جگت سنگہ
نے استقبال اور ایک نشست باہمی ایک مسند پر منظور کی اور امیر کو طلب
فرماکر مراتب تعظیم وتکریم ادا کیے اور ایک مسند پر ساتہہ مان سنگہ اور امیر
کے بیٹہکر داد عشرت دی دوسرے دن جگت سنگہ نے امیر کے دیرہ میں
بزم یکجہتی آراستہ کرکے گفتگوے محبت آمیز شروع کی کہ
حال مہاراج مان سنگہ کے ماننے سے مثل شیر وشکر کے ہوا تہا
مگر تمہارے ملاقات سے شکر آمیز ہوا امیر نے بہی کلمات
موافقت کہکر رخصت کیا القصہ بعد شادی طرفین
کے دونوں راجہ اپنے اپنے ملک کو روانہ ہوے اور امیر جیپور
تشریف سے رخصت ہوکر اپنے لشکر فیروزی اثر میں پہونچے نامہ
لکہنا شاہ شجاع الملک حاکم کابل کا

معرفت ان دونون کے بارہ لاکہہ پر فیصلہ کرکے چاند سنگہ کو
اہلکاری جیپور سے معزول کرایا اور راے داتارام کو واسطے حصول
نشان مہاجنی کے جیپور بہیجا اور برات باقیات سنپا کی اوس
جائداد پر تحریر کرکے مختار الدولہ کو واسطے برخاست کرنے تہانجات
کے علاقہ جیپور کہ وصول زر معاملہ اسپر موقوف تہا بطرف
ہنڈون روانہ کیا اور خود بدولت مع کنگ نیل مہتاب خان وغیرہ
کے بوندی مین پہونچکر لشکر کو وہان چہوڑا اور خود جریدہ چند روز کو
شیرگڈہ جاکر لوٹ آئے چونکہ تجنتی اندراج بعد فیصلہ نسبت طرفین
جودہپور گیا تو راجہ جودہپور واسطے شادی کے ہمشیرہ راجہ جیپور سے
اور راجہ جیپور واسطے شادی کے دختر راجہ جودہپور سے
روانہ ہوے اور روپ نگر مین آکر ٹہرے اور حسب دستور شادی دونون
راجون کی آراستہ ہوئے راجہ مان سنگہ نے بنظر برادری و یگانگی امیر کو
واسطے شریک ہونے بزم شادی کے طلب کیا امیر دو ہزار سوار چیدہ

امیر کو بنابر طلب با قرار عطار صوبہ ملتان کے اور بعد
اسکے آنا نامہ روجہ نصیر خان بلوچ حاکم سیستان
کا بطلب امیر اپنا ولی عہد کرنیکو اور عدم منظوری
امیر کی واسطے جانے ان دونون طرفون کے
بجہت عدم سازگاری مختار الدولہ کہ جادہ خیرخواہی
سے منحرف ہوا تہا پہر جانا امیر کا ساتھ لشکر ہولکر کے
پہر لوٹ آنا طرف جے پور کے جب امیر جے پور جودہپور کے
جہگڑون سے فارغ ہوکر بوندی مین اپنے لشکر سے جاملے تو فرمان
شجاع الملک بادشاہ کابل کا بطلب امیر برا اعانت شاہی بتنازع
محمود شاہ مین صادر ہو وارد ہوا اور اونہین دنون نامہ نامی روجہ
نصیر خان بلوچ والی سیستان کا بہی بباعث شہرت دلیری اور
ملک گیری امیر کے آیا چونکہ اوسکی کوئی اولاد لایق وارث ہونے
کے نہ تہی عقل و دلاوری امیر کی سنکر اوسنے چاہا کہ طلب فرماکر اپنی

فرزندی مین رکہے اور وارث ملک سیستان کرے امیر نے
وقوع ان امور کا تائیدات غیبی سے سمجہہ کر بابتہ اوسطرف جانیکے
اپنے عمائد سے مشورت کی اور چاہا کہ مختار الدولہ محمد شاہ خانکو
کچہہ سپاہ سے بطور اپنی نیابت کے یہان چھوڑ کر پرگنہ ٹونک و
سرونج وغیرہ اونکے مصارف مین مقرر فرما کر ساتھہ بقیہ افواج ظفر
امواج کے مع توپ اژدر روپیا ور سواران نامی جیپور وجودہپور
کے بسمت کابلستان نہضت فرماوین مگر مختار الدولہ نے جب
اسباب مین در حقیقت برخلاف طریقہ خیرخواہی خیالات لاطائلات
پیش کرکے اوسطرف جانیسے روکا اور سنگی اندراج اور مصر
شیونراین کو مجوز اسکا نہ پایا لہذا عنان عزیمت اوسطرف سے
منعطف فرما کر مناسب وقت جواب ہیگر بوندی سے بعد عبور
گہاٹہ لاکہیری ہا ہیر و بنگاہ کو بسر کردگی محمد عمر خان رسالدار
کے واسطے تحصیل ضلع مالوہ کے معین فرما کر خود بدولت ہمراہ

جماعت سواران یکہ تاز کے درہ مکندرہ مین پہونچے اور
رانا ظالم سنگہ سے چند روز ملکر بہانپورہ مین داخل لشکر ہولکر کے
ہوئے ملہار راؤ ہولکر نے مع نواب مختار الدولہ محمد غفور خان کے کہ
اسیر کی جانب سے مدار المہام اوس سرکار کا تہا استقبال کرکے
اسیر کو برابر اپنے لشکر کے اوتارا اور اسیر نے زوجہ جسونت راو ہولکر
متوفی سے ملکر اصلاح امور اوس ریاست مین کوشش کی اور صاحبزادہ
بلند اقبال نواب محمد وزیر خان کو ٹونک سے اپنے پاس بلوایا بعد
چندے واسطے تدبیر مہم ناگپور کے شیرگڈہ مین تشریف لائے تہے کہ
منشی گشنداس نامی وکیل نواب کریم علیخان والی سندکا مع تحف و
ہدایا باستدعاے اعانت بہرہ یاب خدمت عالیہ کا ہوا امیر نے
اوسکے آنیسے مہم ناگپور کو موقوف رکہکر اوسکو بہیجا اپنے وکیل کا
ہمراہ اونکے وکیل کے تصور فرماکر اوسکے عقب مین خود بہی اوس
طرف تجویز کی اور لالہ جمنا پرشاد کو بعہدہ وکالت سرفراز فرماکر ادہر

روانہ کیا اور فقیر محمد خان رسالدار کو واسطے تحریک سلسلہ اتحاد
کے والی لکھنؤ کے پاس روانہ کیا غرض امیر نے مردم سپاہ
کو خرچ دیکر شیرگڈہ سے کوچ کرکے فوج خاص مین جو قصبہ پانچل پور
علاقہ مالوہ مین تہی داخل ہوے اور وہان سے یلغار کرکے بھسوڑ
علاقہ سیندہیہ کو غارت کرکے مع فوج خاص بھاپورہ مین آئے
اور شامل لشکر ملہار راؤ ہولکر کے ہوے اور شیرگڈہ سے صاحبزادہ
بلند اقبال کو پہر طلب فرما کر اپنے ہمراہ شاہ پوری مین لائے
اور یہین راے داتارام وصول زر معاملہ جے پور
کرکے حضوری سے شرف یاب ہوا اور پہر
وہان سے براہ ناصرین علاقہ جے پور دار الخیر اجمیر
مین داخل ہوکر زیارت مرقد منور حضرت خواجہ
بزرگ قدس سرہ العزیز سے برکات حاصل کین اور
بعد انفراغ رسوم زیارت سے سرحد جے پور

اور گشتنگڈہ پر دیرہ فرمایا اور چونکہ مصر شیوزاین کارپرداز جیپور نے
وقت حصول نیابت راج کے امیر سے اقرار ادائے نذرانہ علیحدہ
زر مقررہ معاملہ جیپور سے کیا تہا امیر نے اوسکی طلب مین تحریر
کی اور بجہت اوسکی تاخیر ارسال کے جب متواتر تاکید ہوئی تو مصر
مذکور دس بارہ ہزار سوار و پیادہ راجپوت ہمراہ لیکر آیا اور قریب
لشکر امیر کے اوترا اور بنابر اپنے اندیشہ باطل کے تین چار روز
ملاقات سے پہلو تہی کی امیر نے معلوم کیا کہ یہہ گمان خوف
سے لشکر اسلام مین نہین آیا اوسکی تسلی کو جریدہ خود بدولت
بسواری شتر باد رفتار بہ بہانہ سیر و گشت اوسکے خیمہ مین رونق افروز
ہوکر اوسکی تسلی بخوبی کی چنانچہ وہ دوسرے روز مطمئن ہوکر لشکر
امیر مین آیا اور ملازمت سے مستسعد ہوا امیر نے پہر ملاقات
و حکایات سے اوسکی خوب تسلی و طمانیت فرمائی لیکن وہ فنون
فریب کا اوستاد تملق و زمانہ سازی کرکے جیپور کو لوٹ گیا

اور نذرانہ موعود ادا نکیا امیر نے موضع کالک پور آکر مقام کیا
اور اوسی واسطے اداے زر مقرر کے متواتر تحریر کیا وہ مدہوش
کب خیال مین لاتا تہا امیر نے اپنے سپاہ متعینہ بوندی کو
بلوا کر عزیمت جیپور کی اور بفاصلہ پانچ کوس کے مقام کر کے
شہریون کو ہر طرح تنگ کیا جب مصر مذکور تنگ ہوا میر کے
معتمدونکو واسطے مشاورت مصالحت کے بلوایا امیر نے
بخشی بہوانی پرشاد اور لالہ گلاب راے کو جیپور بہیجا بعد
راے داتارام کو بہیجکر پونے دو لاکہہ روپیہ اوس سے
وصول کیا یہ واقعہ سنہ ۱۲۲۹ ہجری قدسی مین واقع ہوا
جانا مختار الدولہ محمد شاہنخان کا معہ سپاہ
جیپور سے میرتہ علاقہ جودہپور کو واسطے حصول
زر تنخواہ راجہ مان سنگہ سے اور داخل ہونا امیر کا
علاقہ بیکانیر مین اور بہیجنا راے داتارام کا جودہپور

کو واسطے درستی زر معاملہ مقررہ وہان سے کے
اور استدعا سنگی اندراج مختار ریاست میواڑ کی
واسطے خارج کرنے سپاہ مختار الدولہ کے
جودہ پور سے پہر بیمار ہونا مختار الدولہ کا اور آنا امیر
بیلغار اور فوت مختار الدولہ کا میرتہہ مین من بعد
جانا امیر کا جودہپور کو اور بازنا سنگی اندراج اور آس
دیونا تہہ کو بجہت اونکے نفاق و بدخواہی کے
پہر لوٹ آنا جیپور کیطرف جب مختار الدولہ مع سپاہ
جیپور سے موضع میرتہہ مین پہونچے اور واسطے وصول
زر تنخواہ کے علاقہ جودہپور مین زور دیا اور دخل فیض اللہ خان
بنگش اور میان اکبر محمد خان کا سانبہر وغیرہ مین کرادیا تو
امیر کشور گیر نے سپاہ جرار لیکر عنان عزیمت علاقہ بیکانیر
پر منعطف فرمائی اور بعضی گڑہیونکو فتوح کرکے تحصیل زر

اوس علاقہ سے شروع کی اور ہرچند اوس ریگستان
مین پانی خراب و دور اور ہوا ناسازوار نہی مگر یاوری طالع
امیر سے مردم سپاہ ریت مین جہان گڑہا کہودتے آب
شیرین و خوشگوار برآمد ہوتا اوس ملک والونے یہ دیکہکر
تعجب کیا اور کہا گنگا انکے ساتہہ دہرلی تلے چلتی ہے اور
اسی عرصہ مین جمشید خان اپنی جماعت سے علاقہ میواڑ سے
آکر جیپور مین شامل راجہ لچہمن سنگہ سیکر والہ کے ہوئے اور بشرط
دلادینے قلعہ کہندیلہ کے زروافر مقرر کرا کے مع راجہ کور
شیخاواٹی کے طرف گئے غرض جب مختار الدولہ محمد شاہجہان
مع سپاہ تیر تہہ وغیرہ علاقہ جودہپور مین گئے اور اپنے تہانے
جابجا بٹہائے تو سنگی اندراج کار پردازونکا نہایت تنگ ہوا
اور تین لاکہہ روپیہ امیر کو بشرط برخاست کرنے حملہ سپاہ کے
علاقہ جودہپور سے دینا مقرر کیے لہذا اسے واتا رام حسب الحکم

وصول زر معاملہ کو چہوڑ بیٹہ گیا اور اوسطرف سے خاطر جمع ہوکر
بآرزوے حصول ملازمت امیر لوٹ کر ناگپور مین آیا تہا کہ ناگاہ
امیر نے بحالت پرملالت علالت مختار الدولہ بہادر سنکر فوج
کو اوسطرف حکم کوچ دیا اور خود چار پانچہزار سوار سے یلغار فرماکر
قبل لشکر سیرتہہ مین پہونچے یار وفادار اور رفیق جان نثار کو
دم واپسین مین پایا سرہانے بیٹہکر سر نیاز آگین اوسکا
اپنی زانوے عطوفت پر رکہکر تسلی و دلجوئی فرمائی مگر بقول
حضرت خسرو علیہ الرحمہ ؎ بچہ یار زرفتہ باشند زجہان نیازمندے
کہ بوقت جان سپردن بسرش رسیدہ باشی ۔ چونکہ حیات مستعار
سے چند سانس بانتظار آقاے مہربان باقی رہین تہین ایک
دو باتین آہستہ کہکر قریب صبح صادق کے مثل چراغ صبح دامن
صرصر مرگ سے خاموش ہوگیا اور سب جاہ وحشم چہوڑکر تنہا سیاح
ملک آخرت کا ہوا سبحان اللہ سچ کہا ہے کسی نے

ہر روز یکے ز در در آید کہ منم	خود را بجہانیان نماید کہ منم
چون کار جہان بر و قرارے گیرد	ناگاہ اجل ز در در آید کہ منم

راے داتا رام ناگوری مین خبر آنے امیر کی میرتھہ مین سنکر حاضر
در دولت ہوا اور جودھپور سے جو ہنڈوین لایا تھا نظر امیر مین
پیش کین امیر نے تنخواہ سپاہ مین تقسیم کین اور پچاس ہزار
پیادہ اور بارہ ہزار سوار بنظر اعتماد اور لیاقت شعاری میان اکبر
محمد خان کے بعد وفات مختار الدولہ انکے سپرد فرما کر اقران و
امثال مین ممتاز و سربلند کیا اور راجہ بہادر اور کرنیل مہتاب خان
بقیہ سردار انکو دلجمعی فرما کر میان محمد اکبر خان کو واسطے تھانہ نشانی
علاقہ جیپور اور وصول زر تحصیل اوس ضلع کے چھوڑ کر اور بطرف
سانبھر وغیرہ فیض اللہ خان بنگش کو نامزد کیا اور صاحبزادہ بلند اقبال
وزیر الدولہ محمد وزیر خان بہادر کو مع متعلقون کے ضلع مالوہ مین چھوڑ کر
خود بدولت مع فوج فیروزی جودھپور کو روانہ ہوے جب قریب پہونچے

راجہ مان سنگہہ نے استقبال کرکے باظہار کمال بشاشت ہمراہ لاکر
تالاب شیخا وٹونپر اوتارا اور جو بسبب قابض ہونے سنگہی اندریخ بخشی
اور آسدیونا تہہ مرشد مان سنگہہ کے ضلع جودہپور مین اکثر نامی سرداڑ
اوس ریاست کے ناراض تہے اور تنگ آکر مجوز اوسکے استیصال
و بیدخلی کے رہتے تہے مثل کیمیری سنگہہ اور ہر سنگہہ اور بختاور سنگہہ اور
سلطان سنگہہ اور پرتاب سنگہہ وغیرہ کے سوانہون نے در پردہ امیر سے
سازش کرکے کہا کہ اگر کسیطرح کام ان دونون بغرز و نکا تمام کرین تو ہم
بعد اتمام اس امر کے تیس لاکہہ روپیہ آپکو دینگے امیر نے کہا جب
تک زوجہ راجہ مان سنگہہ اور ولی عہد اوسکے اس امر مین اشارت
نکرین فقط تمہارے کہنے سے اس امر مین مبادرت مجکو مناسب نہین
لیکن چونکہ ولی عہد اور رانی دونون اونکی طرفسے سوختہ و افروختہ
تہے اور بطور نظربند کے رہتے تہے امیر کے ارشاد کو امداد غیبی
سمجہکر اتمام اس امر کو بتاکید امیر سے دونون نے کہا امیر نے

سوچا کہ اگر سنگی اور ناتہہ دونون مثل سابق کے رسم اتحاد نہین
اور سبیل وصول زر کرادین تو انسے طریقہ جفا برتنا بیجا ہے
لیکن اون دونون کی چونکہ اجل قریب آگئی تہی لہذا امیر کی
طرف سے ہر لحظہ کو ورغلانے لگے اور سبیل زر بین لیت ولعل
کرکے اولٹا چند لوگونسے وعدہ مال وجاگیر مقرر کرکے بطور دغا
لشکر اسلام مین بدخواہی امیر کو روانہ کیا وہ تالاب مین ہوکر خیمہ
امیر کہ قریب آب تہا پہونچے حافظ حقیقی نے پہرہ والون کو
آگاہ کردیا دوڑ کر اونکو گرفتار کرلائے امیر نے یہہ معاملہ دیکہکر
کہا الحمد للہ شروع اونکی طرف سے ہوا پہر محمد سعید خان اور
قطب الدین خان وغیرہ رسالہ داران آفریدی کو خلوت مین بلاکر
کہا کہ سنگی اور ناتہہ سے وصول زر ناممکن ہے اور باقی سرداران مجبور
کے ہے انکا کام تمام کیسے کچہہ دنیا نہین کہتے اس امر کی تدبیر
کیا کیجئے وہ اون سب نے عرض کی ہم فرمان بردار ہین اگر حکم ہو تو

ابہی حرف وجود اونکا لوح عالم سے مٹا دین امیر نے اپنے تئین اونکو

مستعد پاکر دور اندیشی سے یہہ تدبیر سوچی کہ انوپ رام پنچولی وکیل

راجہ مان سنگہ سے تنہا بلا کر کہا کہ جبتک مین تنہا سنگی سے نملون

کوئی برآمد کار کیصورت نہین اور اندیشہ خاطر فرین بے باہم ملے

ہوے رفع نہین ہوتا اور سپاہی مجکو تنہا نہ جانے دینگے کہ تنہا قلعہ مین

سنگی سے ملنے جاؤن اور سنگی بہی بباعث گمان فاسد کے تنہا یہان

نہ آویگا سو یہہ تدبیر عمدہ ہے کہ تو آج رات کو رتہہ پردہ ڈالکر لا اور

ظاہر کرنا کہ والدہ غلامی خان وکیل کی امیر کے پاس آتی ہی مین

خفیہ اوسمین بیٹہکر تمہارے ساتہہ سنگی کے پاس چلونگا اور رفع

اشتباہ اوسکا کر آؤن گا وکیل ساوہ لوح نے اس امر کو راست

سمجہکر موافق اپنی مراد کے پایا اور سنگی کو جاکر یہہ مژدہ سنایا

سنگی نے فوز عظیم امیر کا تنہا آجانا جانکر رتہہ روانہ کیا اور اپنے

خیال خام مین جانا کہ امیر پر تنہائی مین قابو پاکر اونکا جہگڑہ

تمام کرونگا اور بازی چرخ پرفن سے بیخبر تہا کہ خود قضا اوسکے
سر پر آپہونچی ہے غرض جب انوپ رام پنجولی رتہہ لایا تو راے
داتا رام اخلاص انضمام نے آکر عرض کی کہ رتہہ کسواسطے طلب فرمایا ہے
امیر نے کہا فقط واسطے فریب اوس بدخواہ کے کہ باظہار دوستی
اونکو بیفکر کرکے دام اجل کا شکار کرون اور مجکو ہرگز تنہا جانیکا
خیال دشمنونمین نہین راے نے یہہ راے پسند کی اسی عرصہ مین
چند جوان مسلح شیر دشمن گذار کہ حسب اشارت امیر مقصود سے
مطلع ہوکر پس پردہ منتظر تہے باہر آکر امیر سے کہنے لگے
کہ یہہ جو آپنے بلباس زنانہ ہمارے پنجہ سے نکلنا چاہا ہے ایسے فریب سے
ہم کب بیخبر ہین اور اپنا دہر دینا اور امیر کو تنگ کرنا اوس کیل
کے روبرو ظاہر کیا امیر نے اون جوانون کی یہہ تقریر کیل کے
سامنے سنکر اوسکی کان مین کہا کہ اب راز میرا فاش ہوگیا مین
ان ظالمونکے ہاتھ سے چہوٹ کر تنہا وہان نہین چل سکتا

میرے نزدیک صلاح یہہ ہے کہ تم میرے چند معتبر رسالدارونکو
اپنے ہمراہ سنگی اور ناتھہ جی کے پاس لیجاؤ اور بعد درستی عہد و
پیمان سبیل وصول زر کرادو تا مین متصدیان فوج کو اوس اقرار پر
یہان چھوڑکر مع فوج کوچ کر جاؤن وکیل نے یہہ امر غنیمت جانا
اور دلمین کہا انکو لیجاکر بخشی اندراج اور ناتھہ سے ملاکر جھوٹا سچا
وعدہ کرادونگا اور بعد کوچ فوج کے جب بلا سر سے ٹلے گی
تو متصدیان مذکور کو لیت ولعل مین رکھکر مآل کار دیکھا جاویگا لہذا
وکیل مذکور صبح کو بعد اظہار اس راز کے بخشی اور ناتھہ سے لشکر امیر
مین واسطے لیجانے رسالداران مذکور کے آیا اور عرض کی کہ
اونکو میرے ساتھہ درستی مقدمہ کو روانہ کرین امیر نے
محمد سعید خان اور قطب الدین خان وغیرہ دس بیس رسالدارونکو
کہ سابق سے اسکام پر آمادہ کر رکھا تھا اوسکے ہمراہ کیا وے انکو اپنے
ہمراہ قلعہ پر اندراج اور ناتھہ کے پاس لیگیا غرض جب سعید خان

وغیرہ ہمراہ وکیل قلعہ جودہپور مین پہونچے تو سنگہی اور ناتہر سے
ملکر اول سوال جواب وصول زر مین پیش کیے اور باتین تملق آمیز
کرتے ہوے بعضے اون کے قریب پہونچے اور ایکبارگی اونکا کام
تمام کرکے اوس مکان کے بالاخانہ پر کہ محل استوار و محفوظ تہا
پناہ گزین ہوے ملازمان راج نے شور و غوغا اور آوازہ دار و گیر بلند
کیا اور اونپر کچہہ بندوقین مارین لیکن مکان کے محفوظ ہونے سے
اونکو کچہہ آسیب پہونچا ادہر امیر آمادہ تہے دست برد دلاوران
دشمن شکار لشکر چند ہزار سوار نیزہ گذار سے شہر مین داخل ہوے اور
قریب قلعہ جاکر کہلا بہیجا کہ اگر میرے کسی شخص کو کچہہ رنج پہونچا
تو اول شہر غارت و قتل سے خراب کرکے قلعہ پر یورش کرتا
ہون اوسوقت وہ چند نامی سردار جو دربردہ باعث اس فتنہ
کے ہوے تہے قلعہ مین جاکر راجہ سے کہنے لگے کہ ہم ہر طرح
فرمان برداری اور اطاعت صلح و جنگ مین حاضر ہین مگر آپ

وقت کہ لشکر افغانون کا مسلح شہر مین آگیا ہے عجب نہین
کہ صورت نزاع مین نہب وغارت سے شہر کو خاک سیاہ کر کے
قصد قلعہ کشائی کا کرین راجہ چونکہ دانا تہا سمجہا کہ اگر مین اسوقت
لڑتا ہون تو جنہون نے کتہ بلا برپا کی ہے وہ مجہپر کب صرفہ کرین گے
بظاہر اغماض نظر فرماکر بولا اسوقت میرے ہوش وحواس برجا
نہین تم جو مناسب جانو کرو جب اون سردارون نے حسب مراد حاکم
سے اجازت پائی ولاوران امیر کے قریب جاکر تسلی کی اور ہر
ایک شخص نے ہاتہہ ایک ایک سردار جودہپور کا پکڑ کر امیر کے پاس
آئے اور لوٹ کر داخل لشکر ہوے راجہ مان سنگہ نے اوسیوقت سے
حالت دیوانگی اپنی ظاہر کی اور خورد وخواب اور کلام وغیرہ جملہ عادات
مین تغیر ظاہر کیا وہی سردار مختار کار ہوے اور دس لاکہہ روپیہ
منجملہ بیس لاکہہ روپیہ موعود کے اوس وقت دیکر امیر مستدعی کوچ
کے ہوے باقی کیواسطے وعدہ پختہ کیا امیر نے مصلحت وقت

بہندکوچ کیا اور تحصیل زر کرتے ہوے براہ بسیل پور وبیر تہہ وغیرہ
ضلع کشن گڈہ مین آئے اور اوس علاقہ سے وصول زر کرکے
عملداری جیپور مین آئے وہان سے میان منو خان کو عمل
سرونج کرکے اوسطرف رخصت کیا اور فرزند گرامی محمد وزیر الدولہ
بہادر کو مع متعلقون کے مالوہ سے بلا کر براہ کوٹہ شیر گڈہ کو روانہ
کیا اور لالہ گلاب رائے ولد رائے داتا رام کو وطن کی رخصت دی اور
لالہ بساون لعل مولف امیرنامہ فارسی جو دو سال سے شہر
جیپور مین داتا رام کی طرف سے بطور وکالت مقیم تہا لشکر مین
آکر شرفیاب ملازمت ہوا اور نایب میر منشی مقرر ہوا یہ واقعہ
سنہ ایکہزار دو سو تیس ہجری مین واقع ہوا بیان دہرنہ
دینا افغانون کا اور بھیجنا لکھنا امیر کا دہرنہ سے اور
جانا شیخاواٹی مین واسطے تدارک شیام سنگہ اور
ابہی سنگہ شیخاوٹون کے جو لڑکر جمشید خان پر

غالب آئے تھے اور فرار ہونا اونکا مقابلہ
امیر سے اور لینا تین لاکھہ روپیہ کا اونسے
بطور مصالحہ پہر لوٹ کر محاصرہ کرنا جیپور کا ایک ماہ
تک آخر سے خوشامد دختر مان سنگہ محاصرہ موقوف
کرکے عزیمت کرنا طرف جودہپور کے جب امیر بعد
قتل اندراج اور ناتہہ کے جودہپور سے علاقہ جیپور مین آئے
اکثر افغانون نے اتفاق کرکے دہرنہ دیا اور نہایت تنگ
کیا لاچار امیر کو مقابلہ شیخاوتون مین کہ نواب جمشید خان
پر موضع شیخاواٹی مین بمیدان جنگ غالب آئے تھے امداد
سے درنگ و تاخیر ہوئی لہذا یہہ تدبیر سوچے کہ رحمان
چیلہ فیض اللہ خان بنگش کو خفیہ بلا کر کہا کہ تو کل چراگاہ مین
حفاظت نرگاوونمین جب جانا تو تو مین سر کرنا اور ہرکارہ
جلد میرے پاس دوڑا کر برملا کہلوانا کہ سواران رام گڈہ

نرگاوان توپخانہ کو پکڑ لیگئے حسب الایما چیلہ مذکور دوسرے

دن یہ تدبیر عمل مین لایا لشکری فتنہ پرداز آواز توپون کا

سنکر متردد ہوے کہ ناگاہ ہرکارہ چرائی نے اگر وہی خبر

ظاہر کی امیر یہ سنکر بحالت غضب اوٹھے اور اسپ بادپا پر

سوار ہوکر اوسکے تدارک کو ہمراہ سواران پایگاہ کے کہ سابق

سے حسب الحکم تیار کھڑے ہوے منتظر بر آمد امیر کے

تھے روانہ ہوے اور قریب دیہہ بہادر سنگہ چاپنداوت کے

جاکر ڈیرہ کیا اور بقیہ سپاہ کو طلب فرماکر دوکوس کے فاصلہ

پر اوتارا دوسرے دن کوچ کرکے اکثر سواران راجپوت کو

جو مصدر خلش رسد وغیرہ مین ہوتے تھے گوشمال دیکر گھوڑے

اونکے قرق کیے اور بعضونکو طعمہ تیغ بیدریغ فرماکر دو تین

دنمین موضع باجنا داس پر پہونچے نواب جمشید خان

کہ مقابلہ شیخاوٹونمین منصوب ہوے اوس مقام مین حریف اگر

مشرف فیاب ملازمت سے ہوے امیر نے چار گھڑی رات
رہے سے کوچ کیا اور برسم یلغار تیس کوس راہ طے
کر کے متصل کھٹو موضع کوڑی مین اوترے اور شیخاوٹان
مذکور وہان سے چار کوس پر مع چند پلٹن جیپور پڑے ہوے
تہے شیخاوٹون نے آمد شیر بیشہ شجاعت سنکر باوجودیکہ رکاب
دولت مین اوسوقت پانسو سوار سے زیادہ نہ تہے نہایت
خوف وہراس سے بمقابلہ فوج جمشید خان سے یکسو ہوکر
گہاٹہ مواسہ مین کہ مقام محفوظ تہا پناہ لی امیر نے یہ حال سنکر
صبح بعد ادائے نماز نے نیاز سوارون کو ہمراہ لیکر اوس گہاٹہ
کو جا گہیرا اور قافیہ حریفون کا تنگ کیا کہ نصف فوج آمادہ محاصرہ
رہتے اور نصفی انمین ضروریات مین مصروف ہتے لہذا شیخاوٹونکو
پریشانی کمال ہوئی اور نہایت تنگ اگر معرفت نواب جمشید خان
کے تقریر ادائے زر معاملہ شروع کی اور اول گیارہ لاکھ روپیہ کا

اقرار کرکے آخر کار عذر تہیدستی پیش کیا اور تین لاکھہ روپیہ دینا
مقرر کرکے اپنے تین معتبر آدمی بطریق یرغمال امیر کے سپرد کیے
اور نواب جمشید خانکو سفارشی کرکے امان خواہ ہوے لہذا امیر
محاصرہ سے دست بردار ہوکر لشکر مین آگئے اور بجیال وہرنہ
والون کے شبکو خفیہ لشکر سے برآمد ہوکر مع جواہر سنگہ و رحمانخان
کے کہ سابق سے حسب الارشاد کچہہ سپاہ لیکر جدا منتظر ٹہرے
ہوے تہے کنپر راجہ بہادر مین بمقام احبیت گڈہ پہونچے
اور وہان سے کچہہ زر معاملہ لیکر بہ تسلی و دلاساے سپاہ مشغول
ہوکر سبکو باہم شامل کیا اور تمام لشکر سے آگر مقام سیسرہ مین
اوترے وہان معلوم ہوا کہ ہنونت سنگہ چیلہ راجہ جگت سنگہ کا
فوج فراہم کرکے ضلع ہنڈون مین کرنیل مہتاب خان سے معرکہ آرا
ہوا کرنیل نے بہیر وغیرہ کو بطرف ہنڈون روانہ کرکے مع
الٰہی بخش خان چیلہ سرکاری اور مان سنگہ جمعدار سے معہ

دلاوران کارآگاہ مقابلہ کیا اول ہنونت سنگہ نے انکا کوچ کرنا
بنجیال خوف وہراس جانکر حملہ کیا مگر چونکہ مردمان کپتن کرنیل
رزم دیدہ آہن تن تھے اول اوسکو پیش قدمی سے بضرب
توپ وتفنگ روکا پہر کرنیل مع چند سرداروں کے اوسپر حملہ آور
ہوئے بعد زد وخورد اونکو شکستہ وخستہ کرکے میدان رزمگاہ
سے ہٹایا اور ہنونت سنگہ چیلہ زخمی ہوا اور چند میل تعاقب
فراریان کرکے نقارہ ظفر کو بلند آوازہ کیا اور اسباب بیشمار مع
اکثر بنادیق وتین ضرب توپ کے اولیاء دولت نے غنیمت حاصل
کی اور ظفرنامہ تحریر کرکے خدمت امیر میں روانہ کیا امیر نے
مرزا فتح سنگہ واسطے سرکرنے اتواپ کے حکم فرمایا اون
دنون راؤ راج چتربہوج دیوان معزول جیپور کا ہمرکاب دولت
مآب امیر کے تہا بامید اسکے کہ بانجی داس پروت مختار کار
سان جے پور کو خارج کراکے پہر مجکو اوسکی جگہہ مختار کار کرادین

اور اکثر سرداران جے پور مثل راو لچھمن سنگہ اور کشن سنگہ
اور راول بیری سال اور بہادر سنگہ وغیرہ مختار کاری پروہت
مذکور سے ناراض و دل برگشتہ ہوکر تقرری راو چتر بہوج
کی بجاے اوسکے چاہتے تہے لہذا ان سرداروں نے متفق
اللفظ والمعنے ہوکر امیر سے استدعاے امداد اس باب مین
کی لاچار امیر نے مع تمام افواج اپنی کے جیپور پر زور دینا چاہا
اور باتفاق افواج ظفر امواج کے کوچ کرکے جیپور سے تین کوس
پر موضع چہلانہ اور جگت پورہ پر مقام کیا پروہت مذکور نے
بہی واسطے مقابلہ کے سپاہ جیپور سے نکالکر برابر لشکر امیر کے
ڈالی اور بندوبست دروازون کا بخوبی کیا بعدہ چار روز کے دست
ہمت اپنا مقاتلہ سے کوتاہ دیکہکر وقت شب سپاہ کو اندر
شہر کے بلوایا اور استحکام قلعجات وفصیل مین مصروف ہوا
اور سرداران جیپور کو اطراف سے طلب کیا و فوج ناگہ وغیرہ کو

باجی کے باغ کی طرف ڈالکر مضبوطی بخوبی کی دوسرے دن امیر
نے کپتان راجہ بہادر اور سواران خاص کو ہمراہ لیکر مع تواپ باغ
بہت پر یورش کی اور بجملہ رستم دلاور باغ کو باغیوں سے خالی
کیا اور اپنا مورچہ مقرر کیا اور جاند سنگہ ٹہاکر مع جماعت اپنی راہی
ہوکر زیر فصیل پناہ گزین ہوا دوسرے طرف سے کرنیل مہتاب خان
نے حملہ کر کے ناگو نگو ٹہاکر باغ نسیان وغیرہ پر قابو کر کے وہان
اپنا مورچہ مقرر کیا چونکہ سپاہ امیر زیر فصیل پہونچی تہی اور گولہ اور
چہرہ توپ نے پور سے بسبب قرب اکثر لوگ ضایع ہوتے تہے
لہذا کرنیل موصوف نے امیر سے استعانت چاہی امیر زود تر امداد
کو پہونچے اور گڈہی والون سے بآواز بلند کہا کہ اگر اب تم ہماری
سپاہ پر توپین مارو گے تو ہم سب دل یورش کر کے تمہارا کام
تمام کرینگے وہ خوف زدہ ہو کر بارش گلولہا توپ سے باز رہے
پہر امیر نے کرنیل کی دلجمعی فرماکر اپنے مورچہ کی طرف عنان

پہیری اور بخوبی محاصرہ جیپور فرماکر اہالیان شہر کو نہایت تنگ کیا
مگر چونکہ مورچہ جمشید خان اور اخوندزادہ محمد یار خان کا بخوبی درست
و مستحکم نہوا تھا فوج نے جو شہر سے نکلکر اونپر حملہ آور ہوئے
اور قدم دلاوران امیر کا اوسطرف سے بباعث بے قابو ہونیکے
متزلزل ہوا امیر نے یہ حال دیکھکر بعد دعا بجناب باری عز اسمہ
اوسطرف توجہ فرمائی اور بدخواہ کو کہ قدم جرائت بڑہائے ہوئے
تھے پس پاکر کے رایت فتح بلند فرماکر اپنا مورچہ وہان قائم
کیا میان اکبر خان کہ بطرف ملارنہ مصروف تحصیل تھے حسب الارشاد
مع اپنے کیمپ کے حاضر ہوکر شامل محاصرہ ہوئے جب چوبیس دن
محاصرہ کو گذرے تو پردہت مختار کار جیپور نے سردارونکو جمع کرکے
واسطے غارت رسد وغیرہ لشکر امیر کے حکم دیا اور صف جنگ سے
پہلوتہی کرکے خلل انداز طمانیت ہوا امیر نے اوسکی حرکت نابجا
سے غضبناک ہوکر تمام فوج مین حکم دیا کہ سب یکبارگی متواتر شہر

پرگولے مارین اور مفسدونکو کہ سدراہ ہین خاک مذلت پر گرادین
غرض جب امیر نے متواتر بارش گولونکی جیپور پر ہر طرف سے
کی اور ہوا محل پر گولے پڑے تو رعایا جیپور پریشان ہوئی اور
راجہ جگت سنگہ نے چاہا کہ کہین جاکر پناہ گزین ہو لہذا اول
دیوان کو پیغام مصالحت دیکر امیر کے پاس بہیجا امیر نے جواب
دیا کہ بے تدبیر زر سپاہ میری فہمایش پر عمل نکرے گی اگر صورت
وصول زر معاملہ کردیجاوے تو مجکو تمسے کسیطرح عداوت نہین مگر
چونکہ خزانہ خالی اور ملک خراب تہا دفع بلا مین حیران و عاجز ہوئے
اور آمیر جانا چاہا مگر رانی جگت سنگہ کہ دختر راجہ جودہپور کی نہایت
باشعور و متحمل تہی شوہر کو بعد تسلی جانیسے مانع ہوئی اور امیر کو
براہ نیازمندی یہ پیغام دیا کہ میرا باپ مانسنگہ تمہارا بہائی وفا
دار ہے تم میرے عم مہربان ہوکر میرے ہوتے ہوے خرابی جیپور
کی مت گوارا کرو اور شرم و آبرو میری تمہارے ہاتہہ ہے امیر

عورت کے اس کلمے سے متاثر ہوے اور براہ رافت دلی اور عطوفت
مردانگی ردا وسکے سوال کا بلند حوصلگی سے بعید جانکر مورچہ ہر
طرف سے برخاست کیے لشکر گاہ مین آگئے اور اسی مدت مین
چند خطوط بابت بہ زوجہ جسونت راو ہولکر متوفی کے بہی بسفارش
واگذاشت محاصرہ جے پور اور ایفاے اوس ریاست مین آئے
امیر نے اوس تحریر کا بہی لحاظ فرماکر وہان سے کوچ کیا اور براہ سانگا
نیر قریب مادہو راجپورہ کے خیام دولت برپا کیے اور بسبب آجانے
موسم برسات وہین توقف مناسب جانا اور سپاہ کو کہ تنگی خرچ
سے پریشان تہی بیس ہزار روپیہ محمد خان عامل ٹونک سے
اور چالیس ہزار فیض اسد خان بنگش عامل سانبہر وغیرہ سے طلب
فرماکر تقسیم کیے یہ واقعہ سنہ ایکہزار دو سو اکتیس ہجری مین واقع
ہوا روانگی امیر کی جے پور کو اور مقرر کرنا افواج ظفر
موج کا واسطے تحصیل محالات علاقہ جے پور کے

اور جودہپور سے درستی زر معاملہ کرکے لوٹنا جیپور

کی طرف اور ذکر محاصرہ نادہورا جیپورہ کا اور جمع ہونا

تمام افواج امیر کا طرف [illegible] نماہ تک پہر

آجانا افواج انگریزیہ کا ہمراہ جنرل [illegible] اختر اور

جرنل ڈنکین کے علاقہ جیپور مین اور واقع

ہونا مصالحت امیر کا انگریزون سے جب بعد

مارے جانے سنگہی اندراج اور آسدیوناتہہ کے جودہپور مین راجہ

وہان کا بحالت دیوانگی امور ریاست سے عاطل و غافل ہوا

تو اوسکا فرزند بجاے پدر صدر نشین ہوا اور اوسنے اندراج

سنگہی کے بہائی گلاج کو قتل کیا اور باقی سردار وہان کے جو بلی

قتل سنگہی اور ناتہہ کے تہہ [illegible] کاروبار ریاست کے ہوے

تو اوسے زر مقررہ مین حیلہ و حوالہ کرنے لگے اور فیجراج [illegible]

[illegible] کو بعد اطمینان بلواکر دیوان کیا اس خفیہ غرض سے

اللہ بین صلے اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم ہی او سی رضامندی
موقوف سمجھی اور اوس محبوب حضرت باری کی محبت کو اصل
ایمان جانی اما بعد جب کشور ٹونک محمد آباد حرسہا اللہ تعالی
عن الحوادث والفساد حکومت سراسر عطوفت رئیس دریا دل گوہر
بار کرم طینت فرخ اطوار اختر برج امارت گوہر درج وزارت
زبدۂ دودمان نواب محمد علیخانی گلدستہ گلزار فیوضات سبحانی مہر پرور
عدالت گستر جناب ہمایون القاب امین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم
علیخان بہادر صولت جنگ دام اقبالہم وضاعف ظلالہم سی مسمولی
و آبا و اجداد اون کی داد و دہش سی کہ بستان خاطر امیدواروں کا

اور فن

کیا کہ مطالعہ ایسی چیزون کا ۔۔

زائد کرتا ہی اور سیر گذشتہ کی دکھاتا ہی اور تدبیر ملک داری

اور بچنا بری باتون سی اور سیکھنا بھلی باتون کا اوس سی حاصل

ہوتا ہے سو بنظر ان فوائد کی حکم عالی نی شرف نفاذ پایا

کہ کتاب امیر نامہ زبان اردو سلیس مین لکھا جاوی

تا کہ ہر شخص صاحب استعداد و بی علم اوس سی واقف

ہون اسواسطی یہہ نسخہ مرغوب طبایع زبان اردو سلیس مین

لکھا گیا اور چونکہ اس امیر نامی کی وقتین اول یہ کتاب تالیف

ہوئی ہی تو امید واری اللہ تعالی کی عنایت سی یہہ ہی

کہ اس حاکم کی عمر و اقبال اور دولت و اجلال مین برکت